حصہ ۳ سوئم

غمِ حسینؑ کا جو اہتمام کرتے ہیں
قسم خدا کی بڑا نیک کام کرتے ہیں

بیاضِ تسکینِ زہراؑ

مرکزی تنظیمِ عزا (رجسٹرڈ) کراچی کی
انجمنوں کے منتخب نوحوں کا مجموعہ

مرتبہ
محمد وصی خان

رحمت اللہ بک ایجنسی
بالمقابل بڑا امام باڑہ، کھارادر، کراچی ۷۴۰۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حسین ع — یا صاحب العصر و الزمان ادرکنی !!! — یا عباس ع

بیاضِ تسکینِ زہرا ؑ 3

منتخب

حصہ سوم

نایاب نوحوں کا مجموعہ

(ہر وہ کلام موجود ہے جو آپ چاہتے ہیں)

مرکزی تنظیم عزا رجسٹرڈ کراچی

مرتبہ

محمد وصی خان

تعداد ایک ہزار — قیمت روپیہ

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں)

ناشر

رحمت اللہ بک ایجنسی۔ ناشران و تاجران کتب

بمبئی بازار نزد خوجہ شیعہ اثنا عشری مسجد کھارادر کراچی ۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

یا صاحب العصر والزمان ادرکنی فی سبیل اللہ

گذارش

یہ بیاض کراچی کی مشہور نسائی اور مایۂ ناز انجمنوں کے کلام پر مشتمل ہے اس بیاض میں ان کلاموں اور سلاموں کو شامل کیا گیا ہے جو حصہ اول۔ اور دوم میں نہیں آسکے۔ بیاض حصہ سوم کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں خواتین کی انجمنوں کے بھی کلام شامل کئے گئے ہیں یہ بیاض بالکل نئے اور نایاب کلاموں کا عظیم مجموعہ ہے۔ امید کرتا ہوں کہ میری اس کوشش کو پیاری بہنیں ضرور پسند کریں گی۔ اور اپنے بھائی کے لئے دعائے خیر کریں گی۔

فقط :- وصی خان

نام کتاب — بیاض تسکین زہرؑا حصہ سوم

کتابت — سید محمد یوسف رضوی بنارسی

مرتبہ — محمد وصی خان

طباعت — سندھ آفسیٹ پریس کراچی

ناشر

رحمت اللہ بک ایجنسی۔ ناشران و تاجران کتب

بمبئی بازار نزد خوجہ شیعہ اثنا عشری مسجد کھارادر کراچی ۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا صاحب العصر والزمان ادرکنی فی سبیل اللہ
المدد المدد ۔ یا علی المرتضیٰؑ المدد!

مرتبہ بیاض تسکین زہراؑ حصہ اول، دوم اور سوم

محمد وصی خان

صدر محفل حیدری ناظم آباد۔ صدر پاکستان شیعہ مشن کراچی
سرپرست :۔ دستہ ناصران حسینؑ ۔ انجمن غلامان علیؑ
صدر انجمن ناصر العزا رجسٹرڈ ۔ انجمن یادگار حبیب ابن مظاہرؑ
انجمن علی اصغرؑ ۔ انجمن نشان حیدریؑ قدیم
انجمن گلدستہ حیدریؑ

نوحہ نمبر ۲

پیغامِ حسینیؑ

از قلم خادمِ اہلبیتؑ بابا سید صدا حسین جلالی

ماتم کی صداؤں سے زمانے کو ہلا دو
پیغامِ حسینؑ ابن علیؑ سب کو سنا دو
کیوں قوم کے چہرے پہ تھکاوٹ کی شکن ہے
کہتے ہیں یہی موسمِ خوشبو کے تقاضے
عباسؑ کے پرچم کو فضاؤں میں اڑا کر
سادات کے خیموں کا دھواں دیکھ رہے ہو
ممکن ہو تو اک رات ستاروں کو بجھا کر
مختار کی صورت جسے جینا نہیں آتا

دنیا سے ہر اک ظلم کے آثار مٹا دو
اس دور کے ہر شمر کو مٹی میں ملا دو
پھر عزمِ حبیب ابن مظاہرؑ کی صدا دو
ہر دشت میں زخموں سے نئے پھول کھلا دو
ہر قصر در بامِ امیہ کے گرا دو!
اولادِ ابو جہل کے ایوان جلا دو
اشکوں کے یہ موتی سرِ افلاک سجا دو
حمزہ بن کے اسے جھوم کے مرنا ہی سکھا دو

شبیرؑ کے غم میں کس واسطے چپ ہو!
مولاؑ کے عزادار ہو کہرام مچا دو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؐ

یا صاحب العصر والزماںؑ المدد

فہرست نوحہ جات

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر	انجمن کا نام
۱	اضافی سرورق	۱	
۲	گذارش	۲	
۳	فوٹو مؤلف	۳	
۴	پیغام حسینیؑ	۴	بابا صدا حسین جلالی
۵	دعائے برائے مومنین و مومناتؑ	۱۲	″ ″ ″
۶	تعارف بیاض	۱۳	مرزا علی سعید
۷	عرض نامہ	۱۵	محمد وصی خاں
۸	اے کاش یہ حال تمنا دکھائی دے	۱۸	انجمن ناصر العزا
۹	ظلم کیا کیا نہ ہوئے شاہ کے غمخواروں پر	۱۸	″ ″ ″
۱۰	بانو نے جب سنا علی اکبرؑ گزر گئے۔	۱۹	″ ″ ″
۱۱	زمانہ طالب بیعت ہوا ہے دیکھتے کیا ہو	۲۱	″ ″ ″
۱۲	جب سناں میں چھید ہوا کا سینہ علی اکبرؑ کا	۲۲	″ ″ ″
۱۳	ہائے کیسا غریب الوطن ہے	۲۵	انجمن حیدریہؑ ڈرگ روڈ
۱۴	کہتی تھی سکینہؑ جو چلی کرب و بلا سے	۲۶	″ ″ ″
۱۵	ہو نہیں سکتی ثنائے حیدر کرارؑ بند	۲۷	″ ″ ″

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ	نام انجمن
۱۶	غم سکینہؑ کو جو اشکوں کی گھٹا چوم رہی ہے	۲۸	انجمن حیدریہ ڈرگ روڈ
۱۷	تپش ہے تشنگی ہے کربلا ہے دیکھئے کیا ہو	۳۰	″ ″ ″
۱۸	ہر دوسرے میں جگہ پائے حسینؑ ہیں سماجاتے	۳۳	دستہ ناصران حسینؑ
۱۹	اے علی اکبرؑ میرے اے علی اکبرؑ میرے	۳۴	″ ″ ″
۲۰	اکبرؑ بھی نہیں سرور بھی نہیں	۳۵	″ ″ ″
۲۱	آجاؤ مرے پردیسی بیرن	۳۶	″ ″ ″
۲۲	وارث نہیں اب کوئی شہید ہو گئے سرورؑ	۳۷	″ ″ ″
۲۳	رہ حسینؑ میں ہم شمع کی طرح جلتے ہیں	۳۹	″ ″ ″
۲۴	رو کے کہتی تھی سکینہؑ مرے بابا بابا	۴۰	″ ″ ″
۲۵	زینبؑ کہے یہ نالے ہیں بہن آئی ہے بھیا	۴۱	″ ″ ″
۲۶	علیؑ کے شیر ہو شمشیر شعلہ بار ہے	۴۲	″ ″ ″
۲۷	اٹھی ہے گھر سے کفر کی خونی گھٹا چلو	۴۵	انجمن ع ادارہ بو ترابؑ
۲۸	ہوئی تاریخ دین حق مرتب خون اصغرؑ سے	۴۶	″ ″ ″
۲۹	رہ رہا زانل خدا کسے لئے چھین لیا گیا ہے	۴۷	″ ″ ″
۳۰	نگین عرش علا لا الہ الا اللہ	۴۸	″ ″ ″
۳۱	ثابت یہ ہوا خنجر ظالم کی جفا سے	۴۹	″ ″ ″
۳۲	اے مومنو ہے رخصت سرورؑ کا زمانہ	۵۳	انجمن نوجوانان حیدریؑ
۳۳	زینبؑ نے کہا صغراؑ سے ہم آگئے ہیں بی بی	۵۴	″ ″ ″
۳۴	بولیں صغراؑ بابا پدر نہیں آئے	۵۵	″ ″ ″

نمبر شمار	عنوانات	نمبر صفحہ	نام انجمن
۳۵	آج ہے قافلہ کی قافلہ سالار بہن	۵۵	انجمن نوجوانان حیدریؑ
۳۶	یا علیؑ مولا یا علیؑ مولا	۵۷	"
۳۷	الٰہی کیسا منظر زینبؑ دلگیر نے دیکھا	۶۰	انجمن امامیہ
۳۸	لاچار حسینا بے یار حسینا	۶۳	انجمن غلامان علیؑ
۳۹	شہید کربلا اسلام واویلا	۶۴	" " "
۴۰	شہید ایسا نہ دیکھا اصغرؑ بے شیر جیسے پیاسے	۶۵	" " "
۴۱	اصغرؑ چلے گئے۔ اصغرؑ چلے گئے	۶۵	" " "
۴۲	جب یاد سکینہؑ کو تیری آتی ہے بابا	۶۶	" " "
۴۳	اٹھو سکینہؑ گھر چلو	۶۷	
۴۴	خالی جھولا جھلا رہی ہے ماں	۷۰	انجمن تنظیم الحسینیؑ
۴۵	جس نے ہے جنگ کا عباسؑ کی منظر دیکھا	۷۰	" " "
۴۶	دل میں علیؑ کا نام زباں پہ علیؑ کا نام	۷۲	" " "
۴۷	زندگی ہار گئی اور نہ ہارے عباسؑ	۷۳	" " "
۴۸	پائے تھے عجب شان کے احمدؐ نے نواسے	۷۴	" " "
۴۹	پرچم ہے تو پرچم عباس علمدار	۷۵	" " "
۵۰	غم کا دریا بہا دیا زینبؑ	۷۶	" " "
۵۱	ماں کہتی تھی عاشورہ کو مقتل میں تڑپ کر	۷۸	" " "
۵۲	عجیب یاس کے عالم میں زہراؑ جاتی ہے	۸۱	انجمن یادگار پنجتن حسینیؑ
۵۳	گھر لٹ کے زینب کبریٰؑ وطن میں آگئی	۸۲	" " "

نمبر شمار	عنوانات	نمبر صفحہ	نام انجمن
۵۴	زخمی سے چور چور ہے زہرا کا لاڈلا	۸۴	انجمن یادگار پنجتن حسینی
۵۵	لاشہ شبیر پہ آ کر قضا روتی رہی	۸۵	" " "
۵۶	تیغوں کے سائے میں سجدہ ہوئے مولا شبیر کا	۸۶	" " " "
۵۷	لائے معصوم سے کانوں کے بالے چھینے	۸۸	" " "
۵۸	دیکھا لاشے کو نیزوں میں زینب تو کہتی یوں	۸۹	" " "
۵۹	کہتی تھی بنت فاطمہ بابا مدد کو آئیے	۹۱	انجمن گلدستہ حیدری قدیم
۶۰	غم حسین کو دل میں بسا کے دیکھو تو	۹۲	" " "
۶۱	ابن علی تو حق کی منزل کے رہنما ہیں	۹۲	" " "
۶۲	میت پہ سکینہ کی یہ ماں کہتی تھی رو کر	۹۵	انجمن تنظیم المومنین
۶۳	بولی بیٹی چھوڑ کے جاتے ہو اکبر کہاں	۹۶	" " "
۶۴	جہاں میں رہ گیا دین خدا کا نام زینب سے	۹۷	" " "
۶۵	سامنے میرے نہ لینا مرحب و عنتر کا نام	۹۹	" " "
۶۶	زمیں میں گود کے پالے چھپا آئی رسول	۱۰۱	مختلف انجمنوں کا مشہور کلام
۶۷	امام برحق اہل رضا سلام علیک	۱۰۲	" " "
۶۸	رو لو غم کربلا ہے تنہا اشک افشانی کے ساتھ	۱۰۲	" " " "
۶۹	شہ کے لاشہ پہ کہتی تھی خواہر	۱۰۳	" " " "
۷۰	شور ہے لشکر میں آؤ چلکر خیمہ اٹھا لیں	۱۰۵	" " " "
۷۱	علی کے فدائی ہے ہے مر گئے بھائی	۱۰۶	" " "
۷۲	بولی بہن کہ اے شہ دلگیر الوداع	۱۰۷	" " " "

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر	نام انجمن
۷۳	عاشور کی وہ شام کا منظر نہ پوچھئے	۱۰۸	مختلف انجمنوں کا مشہور کلام
۷۴	زینبؑ کے لاڈلے ہیں آ زینبؑ کے لاڈلے ہیں	۱۰۹	〃 〃 〃 〃
۷۵	ہائے پامال کربلا قاسمؑ	۱۱۲	〃 〃 〃 〃
۷۶	اے گود کے مسافر اے چھ مہینے والے	۱۱۳	〃 〃 〃 〃
۷۷	غموں کی دھوپ میں سایہ دکھائی دیتا ہے	۱۱۶	〃 〃 〃 〃
۷۸	روشن ہو دل کی آنکھ تو جلوہ دکھائی دے	۱۲۱	انجمن غلامان ابن حسنؑ
۷۹	احسان مند کیوں نہ ہوں زہراؑ کے لال کے	۱۲۲	〃 〃 〃
۸۰	حشر میں حسنؑ نے خدا شافع محشر کی قسم	۱۲۳	〃 〃 〃
۸۱	اے آنکھ غم شاہ میں ہو اشک فشاں اور	۱۲۶	انجمن عزائے اہلبیتؑ
۸۲	نہ مل سکے گا وہ جوہر جو ذوالفقار میں ہے	۱۲۷	〃 〃 〃
۸۳	تبلیغ دین حق تو پیمبرؐ کا کام تھا	۱۲۸	〃 〃 〃
۸۴	جدائی کی مصیبت میں نہ تڑپا دو علی اصغرؑ	۱۲۹	〃 〃 〃
۸۵	امان اسلام کو آخر ملی شبیرؑ کے دم سے	۱۳۱	〃 〃 〃
۸۶	کیوں محمدؐ کے نواسے کو کفن تک نہ دیا	۱۳۲	〃 〃 〃
۸۷	بلند کر دو اذان اکبرؑ	۱۳۲	〃 〃 〃
۸۸	کہاں وہ تشنہ دہانی کہاں لب شبیرؑ	۱۳۶	انجمن بارگاہ سجادیہؑ
۸۹	گھر آ بھی جاؤ اصغرؑ کہ شام ہوتی ہے	۱۳۶	〃 〃 〃
۹۰	خیام آل محمدؐ کے پاسباں عباسؑ	۱۳۸	〃 〃 〃
۹۱	نام عباسؑ جو لے لیتے ہیں تو حال آتا ہے	۱۴۰	〃 〃 〃
۹۲	ہاتھوں پہ تشنہ کے اصغر نادان مچل گئے	۱۴۱	〃 〃 〃

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر	نام انجمن
۹۳	عشق حسینؑ کی تصویر زندگی زینبؑ	۱۴۳	انجمن بارگاہ سجادیہ
۹۴	صدا آئی کلثومؑ زہراؑ کی رہی ہائے حسینؑ	۱۴۴	"
۹۵	اے مصطفےٰؐ کے لال سوئے کربلا چلو	۱۴۷	انجمن چشمۂ کوثر گوپیمار
۹۶	آغاز ہو رہا ہے شہادت کے باب کا	۱۴۷	"
۹۷	ماتم شاہ میں رونے کا صلہ دیتے ہیں	۱۴۹	"
۹۸	ماں بابا کے کہاں تم کو پکارے علی اصغرؑ	۱۴۹	"
۹۹	بے یار و مددگار ہیں اور تشنہ دہن بھی	۱۵۰	"
۱۰۰	رو کر سکینہؑ کہتی تھیں اماں کدھر گئیں	۱۵۲	"
۱۰۱	یا جناب سیدہؑ تم کو خدا کا واسطہ	۱۵۵	نایاب فریادی ماتم
۱۰۲	یا رب شافع عرصۂ محشر کا واسطہ	۱۵۵	"
۱۰۳	یا علیؑ مشکل کشا آپ سے فریاد ہے	۱۵۶	"
۱۰۴	امداد کرو آن کے یا حیدرؑ کرار	۱۵۷	"
۱۰۵	دختر خیر الوریٰ کیجئے مشکل کو حل	۱۵۸	"
۱۰۶	یا صاحب الزمانؑ میری امداد کو آؤ	۱۵۹	"
۱۰۷	یا حضرت عباسؑ مدد کرنے کو آئیے	۱۶۰	"
۱۰۸	فریاد کو پہنچو دم امداد کو پہنچو	۱۶۱	"
۱۰۹	شام کی قید نبھا آئی آں	۱۶۴	پنجابی زبان میں نوحے
۱۱۰	گھن آ سے ام سکینہؑ پانی آ گیا	۱۶۴	"
۱۱۱	وچہ مقتل دے آ گئی زہراؑ جائی	۱۶۵	"

نمبر شمار	عنوانات	نمبر صفحہ	نام انجمن
۱۱۲	لوکو کیوں ذکر بناواں گھوڑا خالی آدن دا	۱۶۶	پنجابی زبان میں نوحے
۱۱۳	مسلم جائیاں آں نہ نیا ماماں ساکوں بھول ہن	۱۶۶	″ ″ ″
۱۱۴	آ وے اکبرؑ آ، آ وے اکبرؑ آ	۱۶۷	″ ″ ″
۱۱۵	ذرہ ذرہ ماتمی ہے کربلا دی خاک دا	۱۶۸	″ ″ ″
۱۱۶	کربلا دی ریت تے دم توڑدا شبیرؑ سی	۱۶۹	″ ″ ″
۱۱۷	وچ سجدے سر شبیرؑ دا اے	۱۷۰	″ ″ ″
۱۱۸	واویلا پاکے واویلا	۱۷۱	″ ″ ″
۱۱۹	ایمان رہیا قرآن رہیا	۱۷۳	″ ″ ″
۱۲۰	ردا ہے سر پہ نہ بھائی کا سر پہ سایہ ہے	۱۷۶	″ ″ ″
۱۲۱	قیدی ہو کے شام نوں چلیاں	۱۷۶	″ ″ ″
۱۲۲	ننھے اصغرؑ دا گلا لے حرملا دا تیر سی	۱۷۸	″ ″ ″
۱۲۳	صغراؑ دا بابا کربل وچ پہنچکے جدوں مہمان گیا	۱۸۰	″ ″ ″
۱۲۴	خون کے آنسو رولاتی ہے ادا بے شیرؑ کی	۱۸۲	″ ″ ″
۱۲۵	لاش حسینؑ تے بالی سکینہؑ رو رو کہندی	۱۸۳	″ ″ ″
۱۲۶	زہراؑ جائے دیرن میرے وچ پردیس۔۔	۱۸۵	″ ″ ″
۱۲۷	وسدا شہر مدینہ چھڈ کے بید کربل آیا اے	۱۸۷	″ ″ ″
۱۲۸	اِک مظلوم دے تن تے بارش تیراں دی	۱۹۰	″ ″ ″
۱۲۹	رو آکھے پکھیا زینبؑ	۱۹۱	″ ″ ″

یا صاحب العصر والزمان ادرکنی

دُعا برائے مومنین و مومنات

(از سید محمد حسین شاہ جلالی بخاری)

پیاری بہنو! مجلس و ماتم اور زیارت امام حسین علیہ السلام ختم کرنے کے بعد اس دُعا کو پڑھنا نہ بھولئے۔

(دعا)

اے ربِّ جہاں پنجتن پاک کا صدقہ
اس قوم کے دامن کو غمِ شبیرؑ سے بھر دے

بچوں کو عطا کر علی اصغرؑ کا تبسم!
بوڑھوں کو حبیب ابن مظاہرؑ کی نظر دے

کمسن کو ملے ولولہ عونؑ و محمدؑ
ہر اک جواں کو علی اکبرؑ کا جگر دے

ماؤں کو عطا کر ثانیٔ زہراؑ کا سلیقہ
بہنوں کو سکینہؑ کی دعاؤں کا اثر دے

جو پردۂ زینبؑ کی عزادار ہیں مولا
محفوظ رہیں ایسی خواتین کے پردے

مولا تجھے زینبؑ کی اسیری کی قسم ہے
بے جرم اسیروں کو رہائی کی خبر دے

جو دین کے کام آئے وہ اولاد عطا کر
جو مجلسِ شبیرؑ کی خاطر ہو وہ گھر دے

مفلس پہ زر و لعل و جواہر کی ہو بارش
مقروض کا ہر قرض ادا غیب سے کر دے

غم کوئی نہ دے ہم کو سوائے غمِ شبیرؑ
شبیرؑ کا غم بانٹ رہا ہے تو اِدھر دے!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

بیاضِ تسکین زاہد ا

(حصہ سوم)

تعارف

دس محرم سنہ ۶۱ھ کو طلوع ہونے والے آفتاب نے زمین نینوا پر کچھ ایسا عظیم سانحہ اور دردناک حادثہ دیکھا جیسے اس سے قبل چشم فلک نے کبھی نہ دیکھا تھا باعث تخلیقات عالم کا نواسہ اپنے ہی نانا کے نام کا کلمہ پڑھنے والوں کے ہاتھوں تین دن کا بھوکا پیاسا ذبح کر دیا گیا۔ اس کے لوڑھے، بچے، جوان بے جرم و خطا ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گئے، خیمے جلے، مخدرات عصمت و طہارت برہنہ سر پھرائی گئیں اور وہ کونسی مصیبت تھی جو خانوادۂ رسالت کو برداشت نہ کرنا پڑی۔ عالم الغیب خوب جانتا تھا کہ خدا کے لئے اور خدا کی راہ میں صرف منشائے ایزدی اور عشق الٰہی کی خاطر ازل سے ابد تک نہ ایسی عظیم قربانی پیش کر سکا اور نہ آئندہ ہی امکان ہے کربلا کے میدان میں حسینؑ نے جو اسلام کو حیات بخشی اور انسانیت کو معراج عطا کی جب تک اسلام کی بقا اور انسانیت کے ارتقاء کا سوال باقی ہے۔ کربلا کی یادگار باقی رہے گی اور اسی لئے یہ شہادت عظمیٰ اپنے اندر وہ جذب و کشش اور درد و اثر رکھتی ہے کہ صدیاں گزر جانے کے بعد بھی اس کی اثر انگیزی میں اضافہ

ہی ہوتا جا رہا ہے۔ اور انشاء اللہ رہتی دنیا تک اضافہ ہوتا رہے گا۔
واقعۂ کربلا درد و الم کا وہ عظیم شاہکار آج بھی ہے جس نے ساری کائنات کو متاثر کیا۔ پتھروں کو اٹھایا جاتا تو ان کے نیچے سے خون تازہ ابلتا ہوا نظر آتا۔ پرندے خون ناحق میں ڈوبے ہوئے دیار بدیار نوحہ کناں نظر آتے۔ زمین کو زلزلہ آ گیا، آفتاب و ماہتاب کو گہن اور جن و ملک گریہ کناں تھے انسانیت تڑپ اٹھی، اور آدمیت نے نوحہ ماتم شروع کر دیا۔
سب سے پہلے شاہزادیوں نے دمشق کے ایک مکان میں نوحہ و ماتم شروع کیا یہ باقاعدہ نوحہ و ماتم کی ایسی ابتدا تھی جس کی انتہا اب تک تو نظر نہیں آتی لیکن جہاں تک میرا گمان ہے پہلا نوحہ جو شعر کی شکل میں کسی غیر اہلبیتؑ نے کہا اور پڑھا وہ بشیر ابن جزلم کا وہ کلام ہے جو مدینہ میں سنانے کے طور پر پڑھا گیا کہ مدینہ میں جس نے سنا مضطرب و پریشان ہو گیا ابتداء میں نوحہ میں مصائب اہل بیتؑ کا تذکرہ ہوتا تھا لیکن وہ بتدریج حالات کے مطابق تبدیل ہوتی رہی اور اب دور حاضر میں نوحہ میں مدحیہ اشعار بھی ہوتے ہیں اور اس نے تبلیغی صورت اختیار کر لی ہے چنانچہ شاعر اہلبیت اسی انداز میں مدح اہلبیتؑ کر کے اجر رسالت ادا کر رہے ہیں۔ یہ طریقہ بلاشبہ مقبول عام ہے اور ہم نے بیاض تسکین زہراؑ کو مرتب کرتے ہوئے ایسے نوحوں، سلام اور مرثیہ کے اشعار کو ضرور شریک بیاض کیا ہے جو عوام و خواص میں بے پناہ مقبولیت حاصل کر چکے ہیں۔ اور آپ بھی پسند کرتے ہیں۔

خاکپائے اہلبیتؑ

مرزا علی حسین

جنرل سیکریٹری مرکزی تنظیم [illegible] رجسٹرڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

عرضِ ناشر

اجرِ رسالت

ہر کام کی کوئی غرض و غایت ہوتی ہے زیرِ نظر کتاب بیاض تسکین زہرا حصہ سوم نوحہ جات اور سلاموں کا بے نظیر مجموعہ ہے جس کو ملک کے نامور شعرائے کرام نے کراچی شہر کی مشہور ماتمی انجمنوں کے لئے لکھا ہے۔ میں نے ان کلاموں کو یکجا کر کے بارگاہ سیدہ میں نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے اور خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی خوشنودی اس ہی میں ہے کہ ان کے دلبند اور پیارے حسینؑ کے غم کو جس طرح بھی ہو سکے عام کیا جائے۔ اور گھر گھر نوحہ اور ماتم کی صدا بلند ہوتی رہے کیونکہ بعد شہادت سید الشہداءؑ بیبیوں کو بالکل نوحہ اور ماتم نہیں کرنے دیا گیا۔ خداوند کریم اور آئمہ اطہار بخوبی واقف ہیں کہ میں اس خدمت کو "اجر رسالت" سمجھ کر انجام دے رہا ہوں مجھے کسی قسم کی کوئی لالچ نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ سارا سال کوشش کر کے تمام صاحبان بیاض سے تازہ کلام جمع کرتا ہوں پھر ان کو گلدستہ کی شکل دے کر فاطمہ زہرا اور ثانی زہراؑ کو تسکین دیتا ہوں اور اپنی بساط کے مطابق اجر رسالت ادا کرتا ہوں۔ مجھے پیسوں کا ہرگز لالچ نہیں البتہ لالچ ہے تو صرف خوشنودئ خدا و رسولؐ اور آئمہ اطہارؑ۔

خاکپائے اہلبیتؑ
محمد وصی خان
صدر مرکزی تنظیم عزا ۱۰۶ رجسٹرڈ کراچی

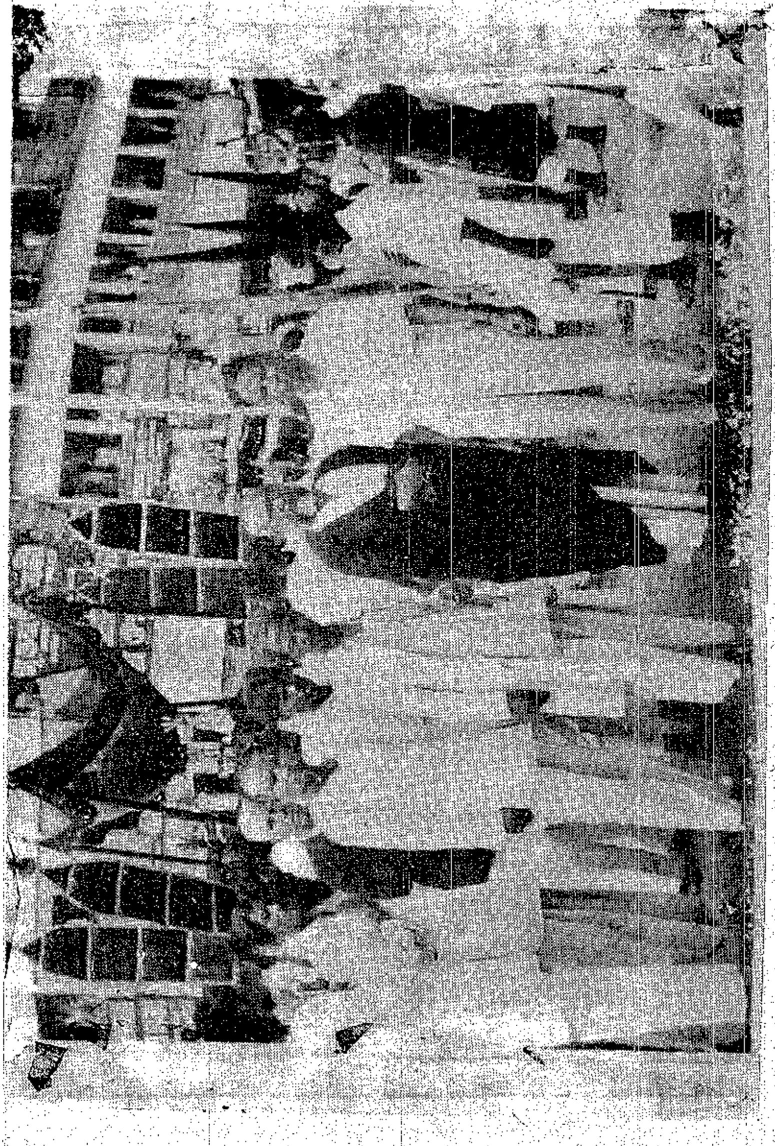

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہ

انجمن ناصر العزا (رجسٹرڈ)

تعداد ممبران ۳۰...

صاحب بیاض جناب خوش رُخ مرزا (مرحوم)

[illegible]

پیر الٰہی بخش کالونی (رجسٹرڈ) کراچی

صدر انجمن
محمد وصی خاں
(مرتبہ کتاب ہٰذا)

سکریٹری جنرل جناب علمدار حسین اسلم

سلام

اے کاش یہ مآلِ تمنّا دکھائی دے
دیکھوں جسے حسینؑ کا شیدا دکھائی دے

حق آشنا جو آج زمانہ دکھائی دے
ہر سمت کربلائے معلّٰی دکھائی دے

جنت کرم حسینؑ کی محدود تو نہیں!
جس پہ نظر ہو آپ کی حُر سا دکھائی دے

اسلام کو جو چشمِ بصیرت سے دیکھئے
قربانیٔ حسینؑ کا صدقہ دکھائی دے

تیرِ ستم پہ اس لئے بے شیر ہنس دیا
تا حشر دینِ حق نہ سسکتا دکھائی دے

کیسے قرار آئے گا اصغرؑ ترے بغیر
بانوؑ کو خالی جب ترا جھولا دکھائی دے

اٹھے نہ آس پانی کی عباسؑ نے کہا
جب تک مرے علم کا پھریرا دکھائی دے

زینبؑ اُسے سنبھالنا کہتے تھے شاہِ دیں
بے چین و مضطرب جو سکینہؑ دکھائی دے

دنیا میں اس سے بڑھ کے ستم کی نہیں مثال
بے پردہ ہائے ثانیٔ زہراؑ دکھائی دے

اسلم غمِ حسینؑ میں روئیں تو اس طرح
اشکوں میں ڈوبتی ہوئی دنیا دکھائی دے۔

(علمدار حسین اسلم)

ماتم

ظلم کیا کیا نہ ہوئے شاہ کے غمخواروں پر!

ظلم کیا کیا نہ ہوئے شاہ کے غمخواروں پر
خونِ ناحق کے نشاں ہیں ابھی دیواروں پر!
خون سے بڑھ کے صداقت کا نہیں کوئی نشاں

ہم گلے اس لئے رکھ دیتے ہیں تلواروں پر!
قتلِ شبیرؑ سے پورا نہ ہوا عزم یزیدؔ
کفر چھا سکتا تھا کب دین کے مختاروں پر
پڑھنے والوں نے پڑھی جنگ کے میداں میں نماز
تیر برسا ہی کئے حق کے پرستاروں پر!
تھا مسلمانوں کو اسلام سے کس درجہ عناد!
ڈھایا کعبہ کو چھری پھیر دی معماروں پر
بلوۂ عام میں سر ننگے گئی آلؑ نبیؐ!
بجلیاں گر نہ پڑیں شام کے بازاروں پر
آلِ احمدؐ کا نہ ہو ذکر یہی کوشش ہے
بندشیں آج بھی ہیں شہؑ کے عزاداروں پر
ہو گئی آتشِ نمرود گلستاں جس سے!
لے کے ہم نام وہی چلتے ہیں انگاروں پر
دورِ محشر نہیں کیوں فکر میں رہتے ہو انیسؔ
کون ہے حق پہ یہ کھل جائے گا کل یاروں پر
(از شبیہ احمد انیسؔ پہسری)

نوحہ نمبر

بانو نے جب سُنا علیؑ اکبرؑ گزر گئے
رو کر کہا کہ تم نہیں ہم آج مر گئے!

اے میرے لال اے مری آنکھوں کی روشنی
جب سے گئے ہو کیا کہوں کیا ہو گئی کمی
کچھ سوجھتا نہیں کہاں نورِ نظر گئے

(۲)

برچھی ستم کی سینۂ اکبرؑ پہ کیا لگی
اک آہ کی رسولؐ نے اور رو دیئے علیؑ
ارمان جتنے ماں کے تھے سارے بکھر گئے

(۳)

برباد یوں یہ ماں کی ذرا بھی نظر نہ کی
برچھی جو کھائی سینہ پر ماں کو خبر نہ کی
اس بے کسی میں چھوڑ کے ماں کو کدھر گئے

(۴)

کرب و بلا کے دشت کو آباد کر گئے!
غربت میں ماں کو چھوڑ کے برباد کر گئے
آنکھیں ہیں منتظر علی اکبرؑ کدھر گئے

(۵)

دشتِ بلا کی دھوپ میں یہ دوپہر کی جنگ
کملائے ہونٹ پھول سے سانولا گیا تھا رنگ
سنتی ہوں دشت میں ترے گیسو بکھر گئے

(۶)

سنتی ہوں میں تم نے جنگ کا نقشہ بدل دیا
حملے کئے علیؑ کی طرح رن الٹ دیا

فوجوں کے جو بڑھے تھے رسالے بکھر گئے

(۷)

اب بے کسی ہے باپ ہے تنہا لڑائی ہے
نرغہ ہے فوج شام کا شہؑ پہ چڑھائی ہے
اکبرؑ کدھر گئے علیؑ اصغرؑ کدھر گئے

(۸)

باغ نبیؐ پہ ایسی خزاں کی ہوا چلی
مرجھائے پھول دھوپ میں کمھلائی ہر کلی
مرجھائے پھول دشت ہوا پہ بکھر گئے

(از خوش رُخ مرزا)

نوحہ نمبر

زمانہ طالب بیعت ہوا ہے دیکھئے کیا ہو؟
حسینؑ ابن علیؑ کا سامنا ہے دیکھئے کیا ہو؟
نبیؐ کی آل ہے اور کربلا ہے دیکھئے کیا ہو؟
یزید اب خون کا پیاسا ہوا ہے دیکھئے کیا ہو؟

مدینہ چھوڑتے ہیں شاہِ دیں اور ساتھ ہے کنبہ!
محمدؐ کا مدینہ رو رہا ہے دیکھئے کیا ہو؟
اُٹھائے جا رہے ہیں نہر سے شبیرؑ کے خیمے
علیؑ کے شیر کو غیض آ رہا ہے دیکھئے کیا ہو؟

ادھر اصغرؑ کو لے کے شاہ دیں میداں میں آتے ہیں
اُدھر ترکش سنبھالے حرملا ہے دیکھئے کیا ہو؟
ابھی جی بھر کے بیٹوں کو نہ رونے پائی تھی زینبؑ
کہ اب اکبرؑ کا لاشہ آرہا ہے دیکھئے کیا ہو؟

نوحہ نمبر

"جب رن میں چھدا ہوگا سینہ علیؑ اکبر کا"

جب رن میں چھدا ہوگا سینہ علیؑ اکبرؑ کا
کیا حال ہوا ہوگا ماں کے دل مضطر کا
اچھا نہ ترس کھاتے اکبرؑ پہ مسلمانوں
کچھ پاس کیا ہوتا تصویر پیمبرؐ کا
اک شور قیامت تھا سیدانیوں میں برپا
لے آئے جو شہ لاشہ رن سے علیؑ اکبرؑ کا
دل میں یہ تمنا تھی اکبرؑ کی دلہن لاتی
پورا نہ ہوا لیکن ارمان یہ مادر کا
عباسؑ سے شہؑ بولے مقتل میں نہ تم جاؤ
ہے تم سے علم اور بھیا مرے لشکر کا
انکار فلک کو تھا۔ انکار زمیں کو تھا
خوں مل لیا سرورؑ نے رخ پر علی اصغرؑ کا

بوسے لئے سرور نے جب بازوئے زینبؑ کے
خواہر نے گلا چوما پھر رو کے برادر کا!
جاتے ہیں خدا حافظ اب صبر کرو بیٹی!
مولا نے یہ فرمایا منہ چوم کے دختر کا
گر روئیں تو کس کس کو اور صبر کریں کیسے!
دل ایک تھا زینبؑ کا اور غم تھا بھرے گھر کا
یہ سچ ہے کہ شاعر ہیں بہتر بھی مجاہد سے
ہے رنگ جداگانہ ہر ایک سخنور کا
(از مجاہد لکھنوی)

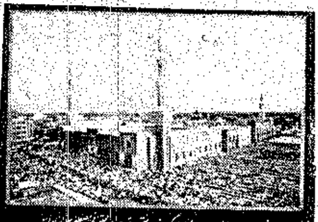

مسجد نبوی در مدینہ منورہ، روضۂ مبارک جناب [illegible]

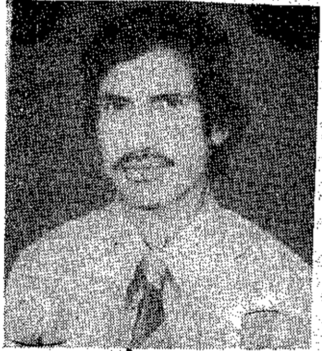

صاحب بیاض

کراچی کی سب سے بڑی شب بیداری
انجمن حیدریہ (رجسٹرڈ) منعقد
کرتی ہے جسمیں چالیس ہزار تا
۵۰۰۰۰ افراد ملت شرکت کرتے ہیں

انجمن حیدریہ

حسینی پیغام کی علمبردار در سنہ ۱۹۶۵ء

تعداد ممبران

سادات کالونی

زنداں سے سر نفیس اب بھی آتی ہے صدا
بابا ہمیں چھوڑ کے ... [illegible]

حضرت نفیس قبلہ ... بلا ... فتحپوری مرحوم

جناب حضرت نفیس فتحپوری مرحوم کیلئے ایک سورہ فاتحہ
کی التماس ہے

(وصی)

نوحہ

(از جناب ضیاء الحسن موسوی مرحوم)

(۱)

ہائے کیسا غریب الوطن ہے ۔ جس کا صحرا میں یہ قافلہ ہے
آگے آگے قضا چل رہی ہے ۔ پیچھے پیچھے کوئی رو رہا ہے

(۲)

اور کیا ہوگا بس انتہا ہے ۔ کربلا حدِّ کرب و بلا ہے !
گھٹنیوں بھی جو چلا ہو نہ گھر میں ۔ آج مقتل میں وہ آ رہا ہے !

(۳)

صبح عاشور زینب یہ بولیں ۔ پیاس میں کیسی دلکش صدا ہے
آؤ اے بی بیو آ کے سن لو ۔ میرا اکبرؑ اذاں دے رہا ہے

(۴)

لاشِ اکبرؑ اکیلے اٹھائی ۔ قبرِ اصغرؑ اکیلے بنائی
تجھ پہ قربان شہ کربلائی ۔ کیا مصیبت ہے کیا ابتلا ہے

(۵)

زیرِ خنجر نبیؐ کا نواسہ ۔ اور وہ بھی کئی دن کا پیاسا
بولیں زینب غضب ہے خدا کا ۔ اے ابنِ سعد تو دیکھتا ہے

(۶)

جس نے دنیا کو پردہ سکھایا ۔ جس نے عورت کا رتبہ بڑھایا
کیا غضب ہے اسی کی نواسی ۔ کوفہ و شام میں بے ردا ہے

(۷)

جس نے دوزخ سے بچنا سکھایا۔ اس کی بیٹی کے گھر کو جلایا
اُٹھ کے کہتا ہے ہر ایک شعلہ۔ یہ مدینہ نہیں کربلا ہے!

(۸)

ایک کاندھے پہ مشکِ علم ہے۔ ایک کاندھے پہ تیغِ دو دم ہے
سر کو جھکائے خراماں خراماں۔ شیر دریا کی جانب چلا ہے

(۹)

کوئی سوتا ہے بازو کٹائے۔ کوئی سوتا ہے خوں میں نہائے
ہائے زینب کسے اب بلائے۔ خیمۂ بیمار کا جل رہا ہے

(۱۰)

کتنا دلکش ہے بطحا کا منظر۔ دلنشیں ہے دیارِ پیمبرؐ
اے حسنؔ ہم نے جنت بھی دیکھی۔ ہاں مگر کربلا کربلا ہے!

نوحہ

از جناب نفیسؔ فتح پوری مرحوم

(۱)

کہتی تھی سکینہؑ جو چلی کرب و بلا سے
بابا نہیں اب کون مجھے دیگا دلاسے

(۲)

گھر لٹ گیا سب چھٹ گئے وارث نہیں سر پر
اس پر بھی ستم یہ کہ ہیں محروم ردا سے

گھٹتا ہے گلا باندھی ہے کیسی دن میں جو رسی
زخمی ہیں میرے کان بھی ظالم کی جفا سے
(۴)
بھیا علی اکبرؑ کو بلا لو کبھو کبھی اماں!
کیوں لوٹ کے آئے نہیں میدان وغا سے
(۵)
پیاسی نہیں اب پانی نہ مانگے گی سکینہ
کہہ دے یہی پیغام کوئی جا کے چچا سے
(۶)
کیا بات ہے کیوں نہر سے اب تک نہیں آئے
بابا بھی تھے پیاسے علی اصغر بھی تھے پیاسے
(۷)
دکھوں گی بہت لوٹ کے جب آئیں گے بابا
جاتے ہوئے کتنے دیئے تھے دل کو دلاسے
(۸)
کیا جانئے کیوں لوٹ کے اصغر نہیں آئے
شاید انھیں نیند آگئی دریا کی ہوا سے
(۹)
زنداں سے نفیس اب بھی یہی آتی ہے آواز
بابا مجھے چھڑوائیے اس قید بلا سے!
(۱۰)
باقی نہیں ہے تاب طمانچوں کی خدایا
اب کون بچائے مجھے اس جور و جفا سے

سلام

(از جناب نفیس فتح پوری)

ہو ہی نہیں سکتی ثنائے حیدرِ کرار بند
موزح یہ رکتی نہیں باندھا کریں اغیار بند

بائے بسم اللہ کے نقطے میں او صاف علیؑ
یوں ہے کوزے میں ہو جیسے قلزم ذخار بند

قفل ہونٹوں پر تو لگ سکتے ہیں ظلم و جور کے
ہو نہیں سکتا مگر ہرگز در انکار بند

باطل اپنی کوششوں میں لاکھ سرگرمی دکھائے
تذکرے حق کے کبھی کرتے نہیں دیندار بند

ہمنوا شبیرؑ کے اغیار کیوں ہونے لگے
حق و باطل کی کہیں ہوتی بھی ہے پیکار بند

دیدیا حکم اذاں بے دین نے یہ سوچ کر!
اب تو ہوگی گفتگوئے عابد بیمار بند

بن گئی زنجیر یا عابد کی ساز حریت
حشر تک ہوگی نہ اس زنجیر کی جھنکار بند

گریۂ زہرا سنا جاتا تھا اکثر رات میں!
شام کے زنداں میں جب تھی عترت اطہار بند

ہے غم شبیرؑ کا دریا رواں دل میں نفیس
ہو نہیں سکتی کبھی ان آنسوؤں کی دھار بند

سلام

از جناب ابرار حسین اثر سلطانپوری

غم شہ کا جو اشکوں کی گھٹا چوم رہی ہے
ہر اشک کو زہرا کی دعا چوم رہی ہے

گردن لبِ سوفار کو کیا چوم رہی ہے
ہمت علی اصغر کا گلا چوم رہی ہے
اوڑھی تھی جو زہرا کے وسیلے سے نبیؐ نے
تطہیر کی آیت وہ ردا چوم رہی ہے
لیتا ہے ترائی میں علم شان سے لہریں!
رہ رہ کے پھریرے کو ہوا چوم رہی ہے
رفتار میں ہے جلوۂ رفتارِ امامت
زینبؑ کے قدم راہِ خدا چوم رہی ہے
تقریر میں انداز ہے تقریرِ علیؑ کا
ہر لفظ کو قرآں کی ضیاء چوم رہی ہے
پھر یہ رہی لاشۂ فرزندِ جواں پر!
خم ہو کے ضعیفی کا عصا چوم رہی ہے
شبیرؑ کی زینبؑ سے جدائی ہے قیامت
بھائی کا بہن خشک گلا چوم رہی ہے
سینہ پہ بھری مشک زباں خشک قدم تیز
عباسؑ کے قدموں کو وفا چوم رہی ہے
شبیرؑ کے گردن پہ چھری پھیر نہ ظالم!
خود روحِ پیمبرؐ یہ گلا چوم رہی ہے
ہیں بخششِ امت کی دعائیں تہِ خنجر
لب رحمتِ ربِّ دوسرا چوم رہی ہے

جاں بیچ کے یوں سوئے ہیں انصارِ حسینی
دامانِ عمل حق کی رضا چوم رہی ہے
پیکانِ اجل حلق پہ ہے لب پہ تبسم!
بے شیر کے ہونٹوں کو قضا چوم رہی ہے
تخئیل کو رفعت یہ اثر شاہ نے بخشی!
ہر بیت کو جنت کی فضا چوم رہی ہے

سلام

از جناب ضیاء الحسن موسوی مرحوم

تپش ہے تشنگی سے ہے کربلا ہے دیکھئے کیا ہو؟
بلا کے بعد اک تازہ بلا ہے دیکھئے کیا ہو؟
ہمارے دل میں شوقِ کربلا ہے دیکھئے کیا ہو؟
ہمارا کام عرضِ مدعا ہے دیکھئے کیا ہو؟

جو تھا بن باپ کا لوگ اس کو ابن اللہ کہتے ہیں؟
کوئی کعبہ میں اب پیدا ہوا ہے دیکھئے کیا ہو!
ملک آگاہ ہیں ضربِ یداللٰہی کی طاقت سے؟
پرِ جبرئیل کا حافظ خدا ہے دیکھئے کیا ہو؟
علیؑ ہوتے نہیں مسجد میں جب مشکل کشائی کو
تو ہر اک اپنے دل میں سوچتا ہے دیکھئے کیا ہو؟

شبِ ضربت علی یہ کہہ کے مسجد کو چلے گھر سے
کہ اب درپیش نازک مرحلہ ہے دیکھیے کیا ہو؟

تعجب کیا ہے یہ شعلے اگر قرآن تک پہنچیں
جنابِ سیدہ کا گھر جلا ہے دیکھیے کیا ہو؟

کٹے شانے مگر عباسؑ نے پروا نہ کی ہرگز
مگر اب مشک پر ناوک لگا ہے دیکھیے کیا ہو؟

خدا ہی جانے اب کیا ہوگا رخِ حسینی کا!
علی اصغرؑ کا خون منہ پر ملا ہے دیکھیے کیا ہو؟

تڑپ کر آ گئیں اس کرب سے میدان میں زینبؑ
کہ خنجر کند اور سوکھا گلا ہے دیکھیے کیا ہو؟

علیؑ کیا ہیں حسن سے پوچھتے ہیں لوگ محفل میں
حسن اک امتحاں میں مبتلا ہے دیکھیے کیا ہو؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؀

اے اُمّت کی پاسبان زینبؑ
تیری نصرت ہے جاوداں زینبؑ

انجمن دستہ ماتمان حسین (رجسٹرڈ)

ترتیب تزئین لیاقت با تمام
تعداد ممبران .....
ماتمی نوحے تبلیغ دین انجمنوں کی جھنکار ہے

صاحب بیاض
جناب لکی رضوی صاحب
انڈیا کے مشہور
صاحب بیاض

کھو گئے ہو تم کہاں ڈھونڈتی ہے مادر
اے علیؑ اکبر میرے اے علیؑ اکبر میرے ـــ!

نوحہ نمبر

ہردے میں جگہ پاتے جیون میں سما جاتے

(شاعر دانی)

ہردے میں جگہ پاتے جیون میں سما جاتے
شبیرؑ مدینہ سے گر ہند میں آجاتے

کچھ کال نہ پڑ جاتا سنسار میں پانی کا
دو بوند اگر ظالم اصغرؑ کو پلا جاتے

اصغرؑ کو تو جلدی تھی پر لوک پہنچنے کی!
بازو کا جو زخم اپنی ماتا کو دکھا جاتے

سنتے ہیں سکینہؑ کا یہ قید میں کہنا تھا
بابا میرے دم بھر کو سینے پہ سلا جاتے

دکھ اتنے اٹھائے ہیں سجادؑ کی اکھشا ہیں
پڑتے جو پہاڑوں پر سرمہ سا بنا جاتے

جلتی ہوئی رہتی ہے احمدؐ کا دلارا ہے
بے گور و کفن لاشوں پر چادر تو اڑھا جاتے

نادان سکینہؑ کو ارمان یہ اب تک ہے!
عموںؑ میرے دم بھر کو صورت تو دکھا جاتے

شبیرؑ کو جنتا کی چاہت نہ اگر ہوتی
کیوں گود کے پالوں کو ماٹی میں ملا جاتے

نوحہ نمبر

اے علی اکبرؑ میرے ہائے علی اکبرؑ میرے!

(شاعر حسن فتحپوری)

کھو گئے ہو تم کہاں ڈھونڈھ تی ہے مادر
اے علی اکبرؑ میرے، اے علی اکبرؑ میرے!
زخم سینے پر لگا اور جگر تک چھد گیا
خوف سے رنگین ہے سرزمینِ کربلا!
ہاتھ رکھ لو زخم پہ آتی ہیں مادر
اے علی اکبرؑ میرے، اے علی اکبرؑ میرے
آرزو یہ تھی میری، دیکھوں سہرے کی لڑی
ہائے قسمت کیا کروں خون میں میت بھری
سیج پھولوں کی، کہاں خاک کا بستر!
اے علی اکبرؑ میرے اے علی اکبرؑ میرے
محسن یاور نہیں، شاہ کا لشکر نہیں
ہو گئے عباسؑ بھی گود میں اصغر نہیں
سینکڑوں رنج و محن اور اک گھر
اے علی اکبرؑ میرے اے علی اکبرؑ میرے
اک سکینہ سی بہن، شل ہے کوڑوں سے بدن!
اُف گلو میں باندھنے شمر لایا ہے کفن

ظلم کی ہے انتہا چھن گئے گوہر!
اے علی اکبرؑ میرے اے علی اکبرؑ میرے!

طوق کا آزار ہے عابد بیمار ہے!
زینبؑ و کلثومؑ اور شام کا بازار ہے
بعد تیرے اہل ستم لے گئے چادر!
اے علی اکبر میرے اے علی اکبرؑ میرے!

قید سے جب آؤنگی میں مدینہ جاؤنگی
پوچھے گی صغرا تو میں کیا اسے بتلاؤنگی
کس طرح سہہ پائیگی غم تیرا خواہر!
اے علی اکبرؑ میرے ، اے علی اکبرؑ میرے

اے شہید کربلا اے شبیہہ مجتبیٰ
واسطہ ہے آپ کو شبر و شبیر کا
اب حسن کی لیجیئے آکر خبر
اے علی اکبرؑ میرے اے علی اکبرؑ میرے!

نوحہ

"اکبرؑ بھی نہیں سرور بھی نہیں"

میری گود اجڑی میری مانگ اجڑی اکبرؑ بھی نہیں سرورؑ بھی نہیں
سب لٹ گیا راہِ خالق میں ، حد یہ ہے کہ اب اصغرؑ بھی نہیں!
دو چیزیں ہیں ایسی دنیا میں جن سے ہے سکون اور راحت دل

میری قسمت ایسی پھوٹ گئی، شوہر بھی نہیں دلبر بھی نہیں
محلی ہے سکینہ اس درجہ دل اس کو تسلی کیا کہکر
عباس نہیں شمر بھی نہیں، پانی بھی نہیں گوہر بھی نہیں
جرأت نہ کسی کو پہلے ہوئی اب کرتے ہیں اعدا جو جفا
ہیبت سے لرزتے تھے جبکی وہ شیر وفا پیکر بھی نہیں!
کس درجہ مصائب لکھے ہیں اک شب کی دولہن کی قسمت میں!
نہ باپ نہ بھائی اور نہ چچا اولاد نہیں شوہر بھی نہیں
کرتے ہیں جفائیں آآکر بے وارث جان کر اہل ستم!
سب قتل ہوئے راہِ حق میں سالار نہیں لشکر بھی نہیں!
عریاں ہیں جنازے مقتل میں ہم قیدی ہیں اور سر ننگے
کس طرح سے ہوگا غسل و کفن پانی بھی نہیں چادر بھی نہیں
کس کس کو کروں روداد بیاں، کس کس کو بتاؤں اپنا نشاں
میں ایسی مسافر ہوں جسکی منزل بھی نہیں رہبر بھی نہیں!
کہتے ہیں انیسؔ آلِ نبیؐ ہم خود کو مگر سچ تو یہ ہے
ظاہر میں تو لاکھوں ہیں لیکن باطن میں تو مٹھی بھر بھی نہیں!

نوحہ مکمل

آجاؤ! میرے پردیسی بیرن!

آجاؤ! کبھی آجاؤ! میرے پردیسی بیرن!
اک بار فقط مِل جاؤ میرے پردیسی بیرن!
یہ آس لگاکے در پہ چھ ماہ تڑپ کر گزرے

شاید کہ ابھی آ جاؤ میرے پردیسی بیرن!
اب فرقتِ غم سہنے کی طاقت بھی نہیں ہے دل میں
للہ ترس کچھ کھاؤ میرے پردیسی بیرن!
مر جائے گی صغرا لے کے ملنے کی تمنا دل میں!
اب اور نہیں تڑپاؤ میرے پردیسی بیرن!
موت آتی ہے تو آ جائے لیکن ہے تمنا میری!
تم آکے مجھے دفناؤ میرے پردیسی بیرن!
یہ یاد ضروری رکھنا دلہن کو بھی لے کر آنا
مرقد پہ مرے جب آؤ میرے پردیسی بیرن
گریاں ہیں انیسؔ و ہمدم سُن کر یہ بیانِ صغرا
صورت تو ذرا دکھلاؤ میرے پردیسی بیرن!

نوحہ نمبر

"مصروفِ فغاں ہیں حرمِ سبطِ پیمبر"

وارث نہیں اب کوئی شہید ہو گئے سرور
مصروفِ فغاں ہیں حرمِ سبطِ پیمبر
نزدیک چلے آتے ہیں خیموں کے ستمگر
اتنا بھی نہیں کوئی جو روکے انھیں بڑھ کر
سب چھوٹے بڑے کرتے ہیں یوں درد سے نالے
ان ظالموں سے کوئی ہمیں آکے بچا لے!

کچھ معجزہ اے شامِ غریباں تو دکھا دے
جلتے ہوئے خیموں کی ذرا آگ بجھا دے
پھیلا ہے دھواں گھٹتا ہے دم خوردوکلاں کا
بے وارثوں کو کچھ تو کہیں امن کی جا دے
بیہوش ہیں تپ سے نہ جلا دیں کہیں شعلے
تو سیدِ سجادؑ کو بستر سے اُٹھا دے
مر جائے گی جلتے ہوئے دیکھے گی جو بانو!
اللہ تو آوارہ اصغرؑ کو بجھا دے
بن باپ کی بچی کو جلا دے نہ بھڑک کر
دامن میں لگی آگ سکینہؑ کی بجھا دے
ہے مجمع اعدا، کھلے سر آل نبیؐ ہیں
تاریکیٔ شب کی ردا لا کے اوڑھا دے
ٹوٹے گیا ہے چھین کے کانوں سے ستمگر!
وہ شمر سے دُر بالی سکینہؑ کے دلا دے
کس کرب سے دیتی ہے صدائیں سرِ مقتل!
بچھڑے ہوئے عمو سے بھتیجی کو ملا دے
جو رانی سکینہؑ کے لعیں چھین رہا ہے
مقتل میں ذرا سقائے عباسؑ ہلا دے
کوئی بھی انیس ایسا نہیں شامِ غریباں!
جو دل پہ گزرتی ہے وہ شہؑ کو سنا دے

نوحہ نمبر

"رہِ حسینؑ میں ہم حُر کی طرح چلتے ہیں"!

(شاعر:- انیس بھرسری)

رہِ حسینؑ میں ہم حُر کی طرح چلتے ہیں
علیؑ کے پیروہیں میثم کے رنگ میں ڈھلتے ہیں

غمِ حسینؑ جہاں سے مٹے یہ ناممکن!
بتاؤ امرِ الٰہی کہیں بدلتے ہیں!

حسینؑ تیری محبت یہ ناز ہے ہم کو
ہمارے نام سے اہلِ حسود جلتے ہیں

حُسینیوں کو نہیں کوئی غم اندھیرے کا
لحد میں ان کے بہتر چراغ جلتے ہیں

یہ بارگاہِ امامت ہے درس لے کے چلو
یہیں سے راستے فردوس کے نکلتے ہیں

خزاں نصیب نہیں غنچہ ٔے گلشنِ دیں!
ہوائے تیز سے یہ پھول لتے ہیں پھلتے ہیں!

یہ پیاس کی نہیں شدت کچھ اور مقصد ہے
جو ماں کی گود میں اصغر نہیں بہلتے ہیں

یہ وہ گھرانہ ہے جسمیں بقائے دیں کیلئے
جو شیر خوار ہیں وہ گود میں نکلتے ہیں!

ستم کیا بن کا ہل یہ تیر نے تمہیں ہیں!
پدر کے ہاتھوں یہ اصغر لہو اگلتے ہیں!
نہ جانے کیا کہا معصوم نے اشارے سے
ستم یہ، اپنے جفا کار ہاتھ ملتے ہیں

ہے مجلس غم شبیر وہ مقام انیس
جہاں مجسمہ صدق و وفا کے ڈھلتے ہیں

نوحہ نمبر

رو کے کہتی تھی سکینہ مرے بابا، بابا

(شاعر :- انیس بہرسری)

رو کے کہتی تھی سکینہ۔ مرے بابا، بابا!
دیکھئے حال تو آ کر۔۔ مرے بابا، بابا!
وا حسینا کی صدا آتی ہے لرزاں ہے زمیں
کیسا برپا ہے یہ محشر، مرے بابا، بابا!
مجھ سے کہہ کر یہ گئے تھے ابھی ہم آتے ہیں!
آئے پھر کیوں نہ پلٹ کر مرے بابا، بابا!
آگ خیموں میں لگادی گیا بھائی کو اسیر
چھین لیں رانڈوں کی چادر مرے بابا! بابا!
شمر نے مارے طمانچے مرے رخساروں پر!
چھین کر لے گیا گوہر۔ مرے بابا، بابا!

شب اندھیری یہ الم اور یہ جُدائی یہ جفا!
شاق کتنی ہیں یہ تجھ پر مرے بابا، بابا!

جانے کیا ڈھونڈتی ہیں خاک میں اُمّ فروا
حال کبریٰ کبھی ہے ابتر مرے بابا، بابا!

چوڑیاں توڑی چچی کی پھوپھی اماں نے تمام!
فضل کیوں روتے ہیں کہکر مرے بابا، بابا!

ہاتھ دل پر ہی رکھے رہتی ہیں رباب ہر دم
جب سے رن میں گئے اکبر مرے بابا، بابا!

گود پھیلائے درِ خیمہ پہ وہ رہتی ہیں
ایسا کیوں کرتی ہیں مادر مرے بابا، بابا!

آپ جاکر نہیں آئے یہ ہوا حال پھوپھی
سوئیں وہ کبھی نہیں شب بھر مرے بابا بابا!

کب سے ہے حال پریشان انیس پُرغم
کچھ ترس کھائیے اس پر مرے بابا، بابا!

نوحہ نمبر

"زینبؑ کے یہ نالے ہیں بہن آئی ہے بھیّا!"

زینبؑ کے یہ نالے ہیں بہن آئی ہے بھیّا!
رسّی کے نشاں بازوں پہ لائی ہے بھیّا!

اِک اور لحد تازہ بہن لائی ہے بھیّا!
زنداں میں سکینہؑ کو اجل آئی ہے بھیّا!

راہوں میں کئی بچے مرے ناقوں سے گِر کر
افسوس کہ زندہ تری ماں جائی ہے بھیّا

بیڑی میں قدم طوق میں عابد کا گلا تھا
بیمار پہ کوڑوں نے جفا ڈھائی ہے بھیّا!

افسوس کفن کے لئے کہنہ سی چٹائی!
ناداروں نے میّت تری کفنائی ہے بھیّا

بیٹھے گی نہ سائے میں نہ سر ڈھانپے گی بانو!
بیوہ نے ترے غم کی قسم کھائی ہے بھیّا!

بہنوں کی اسیری سے بنا بھائی ترا کام!
سب اہلِ ستم کے لئے رسوائی ہے بھیّا

تربت پہ مظلوم کی تھرّاتی ہے ناجی
جب کہتی تھیں زینبؑ کہ بہن آئی ہے بھیّا!

نوحہ نمبر

علیؑ کے شیر ہو شمشیر شعلہ بار بنے

از حسن فتحپوری

علیؑ کے شیر ہو شمشیر شعلہ بار بنے
جو تیغ ہاتھ میں آئے وہ ذوالفقار بنے

ستم شعاروں سے تشنہ لبی میں اے عباسؑ
فرات چھین کہ حیدر کی یادگار بنے

ہلا کے بازوئے حر کو تڑپ کے دل نے کہا!
چلو وہیں جہاں زندگی بہار بنے!

پکارتی ہے یہ میداں میں ہمت اصغرؑ
جو تیر آئے وہ میرے گلے کا ہار بنے

علیؑ رسولؐ کے بستر پہ اس لئے سوئے
یہ واقعہ شب ہجرت کی یادگار بنے!

حسنؑ شہید ہوئے زندگی نے کروٹ لی!
حسینؑ آج سے امت کے ذمہ دار بنے

پڑا ہے وقت شریعت پہ اے مسلمانوں
حسینؑ بننے کا کوئی تو دعوے دار بنے!

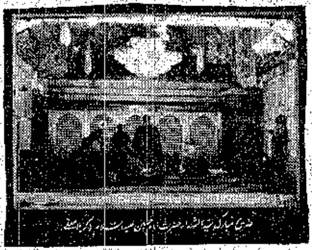

عزادارانِ زینب

زیرِ اہتمام

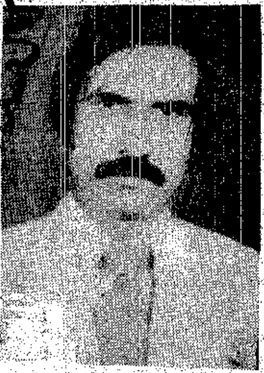

صاحب بیاض مزمّل حسین

معاونین:۔ حسن مہدی

سید اصغر حسین

آصف رضا خاں

صدر انجمن:۔ ایس ایم عالم زیدی

جنرل سیکریٹری

سید اعجاز مہدی رضوی

(ملک کالونی)

نوحہ نمبر ۹

اُٹھی ہے گِھر کے کُفر کی خونی گھٹا چلو!

اُٹھی ہے گِھر کے کُفر کی خونی گھٹا چلو
ہے مقتضیِٔ دینِ خُدا کربلا چلو!

زینبؑ کے لال تم سے ہے جعفرؑ کی آن بان
زیرِ قدم لئے ہوئے قلبِ قضا چلو!

عباسؑ تُم بھرم ہو جنابِ امیرؑ کا
طوفان کی زد پہ لے کے چراغِ وفا چلو

لاشِ جواں اُٹھاتے ہیں شبیرؑ دشت میں
بہرِ مدد نجف سے شہِ لافتیٰ چلو

ٹکڑے پڑے ہیں دشت میں قاسم کی لاش کے
اے شامیو بچا کر ذرا راستہ چلو!

تیروں نے لاشِ شاہ شہیداں اُٹھائی ہے
مرقد سے بال کھولے ہوئے فاطمہ چلو!

ڈوبی ہوئی ہیں دیر سے نبضیں رباب کی
خیمے میں خالی ہاتھ نہ شاہِ ہدیٰ چلو!

لیلیٰ نے بال کھولے ہیں اکبر کی لاش پر!
ماں کا نہ ٹوٹ جائے کہیں حوصلہ چلو!

بلوے میں سر برہنہ ہے عترت رسولؐ کی
جانِ بتولؑ مالکِ صبر و رضا چلو!
اے عزم چونک خواب ہے دنیا کے رنگ و بو
مولا بلا رہے ہیں تمہیں کربلا چلو!

نوحہ

"ہوئی تاریخ دین حق مرتب خون اصغرؑ سے"

ہوئی تاریخ دینِ حق مرتب خون اصغرؑ سے
لہو اب تک ٹپکتا ہے فلک کے دیدۂ تر سے
میں وجہ کن فکاں ہوں ہیں بنائے کلمۂ برحق
شہ مظلوم نے آواز دی دوشِ پیمبرؐ سے
کہاں ٹھہرے کہاں برسے کہاں سے ڈوب کر نکلے
سبق سیکھے ہیں یہ تلوار نے غازی کے تیور سے
سوئے دریا بڑھے عباس جو لے کر علم اپنا
پسینے موت کو آنے لگے شہ کے غضنفر سے
سرِ اعدائے دیں ہو کر قلم کہتے تھے میداں میں
برش تلوار کی پوچھے کوئی جبرئیل کے پر سے!
لپٹ کر زینب مضطر بہت روئی سکینہ سے
نہ جانے کیا کہا شبیر نے میداں میں خواہر سے

بچانا حرملہ کے تیر سے اصغرؑ کی گردن کو!
دھواں اٹھنے لگا ہے یا الٰہی قلبِ مادر سے

جھنک زنجیر کی یہ صاف دیتی ہے صدا اب تک
مصائبِ شام کے پوچھے کوئی سجادؑ مضطر سے

بنامِ رب ردا سر سے جو دیدی شاہزادی نے
لپٹ کر رہ گیا دینِ خدا زینبؑ کی چادر سے

قلم میں زور فکر و فہم میں وسعت عطا کیجئے
جبینِ عزم کچھ لے کر اٹھے گی آپ کے در سے

نوحہ نمبر

روزِ ازل خدا کے لئے چن لیا گیا

روزِ ازل خدا کے لئے چن لیا گیا
شبیرؑ کربلا کے لئے چن لیا گیا

خیبر کے معرکے کی قسم اسمِ مرتضٰی
اسلام کی بقاء کے لئے چن لیا گیا

تکمیلِ دینِ احمدِ مرسل کے واسطے!
بے شیر کو قضا کے لئے چن لیا گیا

سقائے سکینہؑ کا اعزاز یا علیؑ
عباسؑ باوفا کے لئے چن لیا گیا

کتنی دریں سے کہتی تھیں موجیں نہ ہو ہراس
عباسؑ ناخدا کے لئے چن لیا گیا
زہر ستم میں کفر کے نیزہ بجھا ہوا!
ہمشکل مصطفیٰ کے لئے چن لیا گیا

یوں حسینؑ عابد مضطر کا ہر قدم!
مالک تیری رضا کے لئے چن لیا گیا!
ڈوبا ہوا لہو میں تبسم صغیرہ کا
تفسیر انّما کے لئے چن لیا گیا

یہ کہہ رہا ہے جوش عزادار بوترابؑ!
شاید انھیں عزا کے لئے چن لیا گیا!

نوحہ نمبر

نگین عرش عُلا لا الہ الا اللہ

نگین عرش عُلا لا الہ الا اللہ!
زمیں پہ نقش بقا لا الہ الا اللہ!
شہید ہو کے شہہ دیں نے قلب گیتی پر
لہو سے اپنے لکھا لا الہ الا اللہ!

جدا ہوئے ہیں نہ قرآں سے اہلبیتؑ کبھی!
کہ زیر تیغ پڑھا لا الہ الا اللہ

علیؑ و فاطمہؑ شبیرؑ مصطفیٰؐ و حسنؑ
انھیں کے دم سے رہا لا الٰہ الا اللہ
حسینؑ کہ مانئے ذبح عظیم کی تفسیر
کتاب کرب و بلا لا الٰہ الا اللہ

کچل کے رکھ دیا دم بھر میں یزیدیت کا غرور
وہ شان صبر و رضا لا الٰہ الا اللہ
وہ ریت گرم پہ شبیرؑ کا سجدۂ آخر
ہے انتہائے وفا لا الٰہ الا اللہ

علیؑ کی بیٹیاں کہنے کو سر برہنہ تھیں!
مگر ہے سر پہ ردا لا الٰہ الا اللہ!
علیؑ کا ذکر عبادت سے کم نہیں دلدار
علی علیؑ کی صدا لا الٰہ الا اللہ

نوحہ نمبر

ثابت یہ ہوا خنجر ظالم کی جفا سے

ثابت یہ ہوا خنجر ظالم کی جفا سے!
ہٹتے نہیں صابر کے قدم راہِ رضا سے!
آتی ہے صدا دشت کی پرہول فضا سے
کعبے کے مکیں لٹ کے چلے کرب و بلا سے

لہرا کے یہ پرچم نے کہا دین خدا کے
زندہ ہے اُ وفا شان وفاجان وفا سے

توحید بچا دین کی تقدیر بدل دے
سر نہ کٹے تہ تیغ محمدؐ کے لوا سے

غازی کے اقدس نے کہا چوم کے رائت
عباس کو نیند آ گئی پرچم کی ہوا سے

یا حضرت عباسؑ کی آتی تھیں صدائیں
گاہ دل شمشیر گہہ دشت وفا سے!

اکبرؑ کا جگر نیزۂ ظالم سے بچا لے!
لیلیٰ یہ دعا کرتی رہی اپنے خدا سے!

آتی ہے صدا آج بھی لے وائے حسینا
زنجیر کی جھنکار سے ماتم کی صدا سے

گردن پہ لیا تیر جو بے شیر نے ہنس کر
اصغر کا لہو رسنے لگا قلب قضا سے

اکبرؑ کا جگر قاسم ذیجاہ کے ٹکڑے
چنتے ہیں حسینؑ ابن علیؑ دشت بلا سے

جب روتی تھی ماں جھولے سے اصغر کے لپٹ کر
ہلتی تھی زمیں درد بھری آہ و بکا سے

تطہیر اگر دین کی ہوئی خون سے شہؑ کے
اسلام کا پردہ رہا زینبؑ کی ردا سے
جب ہائے سکینہؑ کوئی کہتا ہے تڑپ کر
اے نیّرِ غم اُبلتا ہے لہو چشمِ وفا سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

شبیہ نبیؐ اکبرؑ نوجواں !
تیرے غم میں لٹے گا سارا جہاں !

صاحب بیاض
(۱) محمد حیدر رضا خاں
(۲) محمد ندیم رضا خاں

انجمن نوجوانان حیدریؑ

محفل حیدریؑ

بین کرتی ہے پُر اثر زینبؑ
ہوگئی آج بے پدر زینبؑ

نوحہ نمبر

اے مومنو! ہے رخصتِ شبّرؑ کا زمانہ!

اے مومنو ہے رخصتِ شبّرؑ کا زمانہ!
اب ہوئے گا ویراں ہر ایک تعزیہ خانہ!

رخصت کے لئے بھائی سے میں جاؤنگی زینبؑ
ہے ان کو اسیری کی مصیبت کا ستانا

میں ڈھونڈوں گی لاشِ علیؑ اکبرؑ کو میری جاں
تم نہر پہ عباسؑ کی میت کو اٹھانا!

آ جائے نظر تم کو جو قاسمؑ کی کہیں لاش
میت ذرا ناشاد پھوپھی کو بھی دکھانا

گر میرے پسر تم کو انھیں لاشوں میں نظر آئیں!
چند اشک بہا کر انھیں مٹی میں ملانا!

تربت پہ اگر اصغرؑ ناداں کی گزر ہو!
رونے کے لئے بانوئے مضطر کو بلانا

کہتے ہوئے جو بانو کو میری جان فدا ہو!
جا سے لحدِ اصغرؑ بے شیر بنانا!

میں لاؤنگی لاش علیؑ اکبرؑ کو اٹھا کر
تم پاس شہِ دیںؑ کے لحد اس … نا

اٹھارہ برس والے کو جب قبر میں رکھنا!

تم بند کفن کھول کے ثانی کو ہلانا!
ان سب کے لئے دشتِ بلاخیز یہاں تک
اور قافلہ ہم سب کا مدینہ ہوا روانہ
کس دل سے تہہِ قبر یہ سب چاند چھپائیں
آساں نہیں منظر یہ بہتر کا بھلانا

نوحہ نمبر

زینبؑ نے کہا صغراؑ سے ہم آئے ہیں بی بی

زینبؑ نے کہا صغراؑ سے ہم آئے ہیں بی بی
گھر بھر کا تیرے داغِ جگر لائے ہیں بی بی
چھڑوا کے تیرے چاہنے والوں سے مدینہ
اجڑا ہوا میدان بسا آئیں ہیں بی بی
شادی ہوئی پردیس میں دیکھو گی دلہن کو!
دولہا کو مگر ساتھ نہیں لائے ہیں بی بی
گزرے جو ستم ہم پہ سنو تو وہ سنائیں!
زہراؑ کی بضاعت کو مٹا آئے ہیں بی بی
قاسمؑ کو ملا بیاہ کا جوڑا نہ کفن تک!
کبراؑ کو تو رنڈ سالہ پہنا آئے ہیں بی بی!
کچھ گیسوؤں والے نے تمہیں بھیجی ہے سوغات
بھرپور جوانی کی تڑپ لائے ہیں بی بی!

ان وارثوں کے سوگ میں ہم کرب و بلا سے!
سب اوڑھے ہوئے کالی ردا آئیں ہیں بی بی!ع
آجائے نہ غش فاطمہ صغراؑ کو سنبھالو
رونے کے لئے اہل وطن آئے ہیں بی بی

نوحہ نمبر

بولیں صغراؑ بابا نہیں آئے! کیا کروں چارہ گر نہیں آئے
دل سے رو رو کے کہتی تھیں صغرا شاہ آتے نظر نہیں آئے
دل ہوا ٹکڑے دیکھ کر جھولا! ماں کو اصغر نظر نہیں آئے
کربلا آئے تھے یثرب سے! وہ مسافر نظر نہیں آئے
ماں پکاری رضا ملی تو چلے علی اکبرؑ ادھر نہیں آئے
شاہ کہتے تھے رات ہو گئی کیا رن میں اکبرؑ نظر نہیں آئے

جائیں جو چھوڑ کے وطن حامد
کیا مسافر وہ گھر نہیں آتے!

نوحہ نمبر

آج ہے قافلہ کی قافلہ سالار بہن!

آج ہے قافلہ کی قافلہ سالار بہن
اٹھو بھیا کہ وطن جاتی ہے لاچار بہن!

شمر نے مارے سکینہ کے طمانچے بھیّا
شمر کے خوف سے وہ رونے نہ پائی بھیّا
غیض سے کانپ گئی آپ کی لاچار بہن
اُٹھو بھیّا کہ وطن جاتی ہے لاچار بہن

جس گھڑی کرب و بلا سے ہیں سوئے شام چلی
بالوں سے منہ کو چھپائے تھی نہ کچھ دیکھ سکی
اس لئے کر نہ سکی بھیّا کا دیدار بہن
اُٹھو بھیّا کہ وطن جاتی ہے لاچار بہن

در بدر ظالموں نے بھیّا پھرایا ہم کو !
چھین کر سر سے ردا قیدی بنایا ہم کو
ننگے سر دیکھ چکی شام کا بازار بہن
اُٹھو بھیّا کہ وطن جاتی ہے لاچار بہن

ہم کو کفار کی جانب سے تو ایذا یہ ہوئی !
خون بہانے کی خطا بخشو یہ خواہش یہ ہوئی
کس طرح کرتی جتن آپ کی خوددار بہن !
اُٹھو بھیّا کہ وطن جاتی ہے لاچار بہن !

بھیّا ہیں آپ کو دو گز بھی کفن دے نہ سکی
چلتے چلتے بھی پُرسہ یہ بہن دے نہ سکی
کس قدر دشت میں مجبور تھی لاچار بہن
اُٹھو بھیّا کہ وطن جاتی ہے لاچار بہن

ہے کے عباسؑ کو آواز بلا دو بھیّا
آ کے تم مجھ کو عماری میں بٹھا دو بھیّا

تجھ سے کرتی ہے یہ منت تیری غمخوار بہن
اٹھو بھیا کے وطن جاتی ہے لاچار بہن!

قبر کی نیند سے اٹھو میرے بھیا اٹھو!
اپنی صغرا کے لئے کوئی نشانی دے دو
ساتھ چلنے کے لئے کرتی ہے اصرار بہن
اٹھو بھیا کے وطن جاتی ہے لاچار بہن

خون میں ڈوبا ہوا ہے شیر کا کہہ تل ہے کہہ!
اور سکینہ کا وہ لوٹا ہوا بندہ ہے کہہ
نانا کے روضے پہ جانے کو ہے تیار بہن
اٹھو بھیا کے وطن جاتی ہے لاچار بہن

نوحہ نمبر

یا علیؑ مولا۔ یا علیؑ مولا

عصر تک خانۂ پنجتن پاک ہوا۔ یا علیؑ مولا، یا علیؑ مولا
تھا بہتر کا عجب معرکۂ کرب و بلا۔ یا علیؑ مولا، یا علیؑ مولا

مار کر قاسم نوشاہ کو ظالم بولے!
رات بھر کی رات کی دلہن کیا ہے تو نے
کر دیا گھوڑوں سے پامال جو لاشہ اس کا
یا علیؑ مولا یا علیؑ مولا

ننھے ہاتھوں میں لئے مشک سکینہؑ بولی!
جا کے عموںؑ کو بین دیتی ہوں کہ لا دو پانی!
پیاس سے اصغرؑ معصوم کی حالت ہے تباہ!
یا علیؑ مولا! یا علیؑ مولا!

ہائے گھوڑے سے گرے خاک پہ برچھی کھا کے
چلے میداں کی طرف شاہ زماں رو رو کے
ہائے اٹھارہ برس کا وہ پسر چھوٹ گیا!
یا علیؑ مولا! یا علیؑ مولا!

ٹھوکریں کھاتے ہوئے لاش پسر پہ پہنچے!
لاش اکبرؑ کی اٹھاتے ہوئے حضرتؑ بولے!
پہلے ٹوٹی تھی کمر اب میرا دل لوٹ گیا!
یا علیؑ مولا! یا علیؑ مولا!

آہ کیا پیاس بجھانے کی ہوئی ہے تدبیر!
ایک معصوم کا ننھا سا گلا اور یہ تیر!
حرملا نے وہ کیا جس سے فلک کانپ گیا

یا علیؑ مولا، یا علیؑ مولا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صاحب بیاض عابد علی صاحب

مرحبا اے سرفروشان حسینؑ
پاسبان عظمت و شان حسینؑ

انجمن امامیہ

حسین آباد مبارکپور

تعداد ممبران ۔۔۔ ۲۵ ہے

ناظم انجمن جناب عشرت جہاں فریدی

الٰہی کیسا منظر زینبؑ دلگیر نے دیکھا
گلے پر کند خنجر بھائی کے ہمشیر نے دیکھا

الٰہی کیسا منظر زینب دلگیر نے دیکھا!

از :- شاعرہ عشرت جہاں آفرین

نوحہ (۱)

انجمن امامیہ حسین آباد ملیر کالونی

الٰہی کیسا منظر زینبؑ دلگیر نے دیکھا
گلے پہ کند خنجر بھائی کے ہمشیر نے دیکھا
بلائیں لیں نگاہوں نے محبت جوش میں آئی
لٹا کر قبر میں اصغرؑ کو جب شبیرؑ نے دیکھا
بڑھیں زینب لہ کا بیں تھامنے جس وقت بھائی کی
سوئے گنج شہیداں یاس سے شبیرؑ نے دیکھا
گلے پہ تیر کھا کر مول لینگے مرضیٔ داور
فلک کو مسکرا کر اصغرؑ بے شیر نے دیکھا
ارادے کروٹیں لینے لگے شب جاگ کر کاٹی!
اک ایسا خواب جنت حرؑ تیری تقدیر نے دیکھا
اجل گھبرا گئی تھرا کے پہلو شاہ نے جب بدلا
سوئے حلقوم اصغرؑ حرملہ کے تیر نے دیکھا
یہ ضعف و ناتوانی اور صبر و شکر کا عالم!
کہاں عابد سا قیدی طوق اور زنجیر نے دیکھا
کہا بانوؑ نے مرگ ناگہاں اور پیاس کا صدمہ!

رہا اس کے جہاں میں کیا میرے بے شیر نے دیکھا

پکاری لاش پر بانو تیری شادی کی حسرت تھی
علی اکبرؑ یہ دن بھی مادرِ دلگیر نے دیکھا

وہ ننھا سا جگر وہ کشت و خون ہنگامہ محشر
نہ بھولے گی جو منظر دخترِ شبیرؑ نے دیکھا

علیؑ والے بھلا کیا آفریں مشکل میں گھبرائیں
انھیں تو آزما کر گردشِ تقدیر نے دیکھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

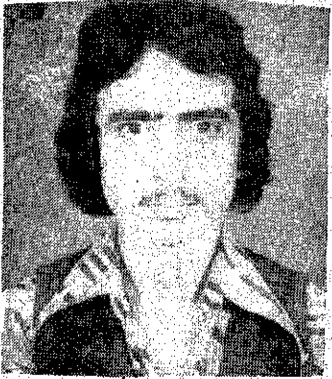

صاحب بیاض اوّل مرزا ضمیر عباس

انجمن غلامانِ علی

اورنگی ٹاؤن کراچی

صاحب بیاض دوم
حیدر رضا خان

لاچار حسینا، بے یار حسینا!

(از متین دہلوی)

لاچار حسینا، بے یار حسینا
اے بیکسوں کے قافلہ سالار حسینا

قربان گئی دیکھو تو کیا قسمت بہن کی
نیزوں سے سنانوں کی ہے افگار حسینا

رہ خنجر بے پیر کہاں ہائے مقدر
اور بوسہ گہ احمد مختار حسینا

رانہ عدو بے ادبانہ ہوئے داخل
گھر فاطمہ کا ہو گیا بازار حسینا

آدم صفی اللہ سے تا عیسیٰ دوراں
ایسی نہ لٹی تھی کوئی سرکار حسینا

ل کھائے نہ کیوں دل مرا جب نوک سناں سے
بندھ جائیں ترے گیسوئے خمدار حسینا

ن بہنوں کے اونٹوں کا بنا کون شتربان
عابد کے سوا قافلہ سالار حسینا

خود رفتہ ہے غم سے مرے تو کیا عجب اس کا
اس غم سے تو ٹکڑے ہوئے کہسار حسینا

شہید کربلا السلام واویلا!

(از ضیاء الحسن موسوی)

اندھیری رات وہ زندان شام واویلا
یتیم بچّی کے نالے ر امام واویلا
دکھے دلوں کی صدائیں حسین ہائے حسین
وہ قید و بند وہ طرزِ کلام واویلا

علم کی یاد علمدار باوفا کی یاد!
نظر کے سامنے وہ خشک جام واویلا
سر حسین جو آیا کہا یتیم نے
شہید کرب و بلا السلام واویلا

چلے گئے ہمیں تنہا ہی چھوڑ کے بابا!
تمہارا کہہ دیا نذر حسام واویلا!
گہر بھی چھن گئے ڈرّے بھی لاکھوں کھائے
ہوئی ستم کی ہر اک حد تمام واویلا

جلے ہوئے تھے مگر تھی نہ اتنی تاریکی!
تھے قید خانے سے بہتر خیام واویلا
ابھی یہ کہتی تھی نالے یتیمۂ شبیرؑ
کہ سونا ہو گیا زندان شام واویلا

اسیر رنج و محن آہ عابد مضطر!
کہاں سے دفن کا ہو انتظام واویلا!
بہن کو عابد مضطر نے دفن کر تو دیا
ہوئے نہ دفن کئی دن امام واویلا

زمین کرب و بلا پہ پڑا رہا افسوس!
جنازۂ شہ عالی مقام واویلا!
نہ روئیں کیسے حسن ہم کہ یاد آتا ہے
وہ اضطراب وہ زندان شام واویلا

"شہید ایسا نہ دیکھا اصغرؑ بے شیر سے پہلے"

(از ضیاء الحسن موسوی)

شہید ایسا نہ دیکھا اصغرؑ بے شیر سے پہلے
نہ دیکھا صبر ایسا حضرت شبیرؑ سے پہلے

مبارک ہو تمہیں حُرؑ دین و دنیا دونوں ہاتھ آئے
ملا آزاد کر کے ہمرہ خلد کی جاگیر سے پہلے

یزیدی فوج میں جو تھے درندوں سے بھی بدتر تھے
نہ تھی یہ بات ظاہر حرملہ کے تیر سے پہلے

خدا مولا، نبیؐ مولا، اسی صورت سے علیؑ مولا
جو آنکھیں ہوں تو آیت دیکھ لو تفسیر سے پہلے

نبیؐ کی آل کی خلقت سے وابستہ طہارت ہے!
سمجھتے تھے مسلماں آیۂ تطہیر سے پہلے!

وہ کاغذ اور قلم کیا لاتے پیغمبرؐ کے کہنے پر
انہیں معلوم تھا لکھنا ہے کیا تحریر سے پہلے

کسی کو کیا بتائیں اے حسن کیا کیف ملتا ہے
غمِ شبیرؑ کے بعد اور غمِ شبیرؑ سے پہلے

اصغرؑ چلے گئے، اصغرؑ چلے گئے

(عبرت لکھنوی)

اصغرؑ چلے گئے، رہ رہ کہ سوچتی ہے یہ بانو سوگوار!

اصغرؑ چلے گئے، جھولے کے پاس بیٹھی ہے مغموم و بے قرار
اب کیوں ہے بے خبر، مانوس شیر خوار تھا جھولے سے کس قدر
اصغرؑ چلے گئے، آتا نہیں خود اپنی نگاہوں پر اعتبار!
واپس نہ آئیں گے، اصغر اب اتنی دور یہاں سے چلے گئے
اصغرؑ چلے گئے تا حشر ماں کرے گی مسافر کا انتظار!
مسرور کو غم نہ ہو، یہ سوچتی ہے میری فغاں سے الم نہ ہو
اصغرؑ چلے گئے، آہیں تو روک لی ہیں مگر دل ہے بے قرار!
ہے کرب مستقل، کہتی ہے جتنا ضبط پھر آتا ہے اور دل
اصغرؑ چلے گئے، آندھی کچھ اور چلتی ہے چھٹتا نہیں غبار
اب کیسی واپسی، معلوم ہے کہ قبر بھی اصغرؑ کی بن چکی
اصغرؑ چلے گئے، تکتی ہے پھر بھی جانب در مڑ کے بار بار!
کتنا ملال ہے بچے کے غم میں خود ہی سنبھلنا محال ہے
اصغرؑ چلے گئے، اور اس پہ یہ غضب کہ سکینہؑ ہے اشکبار!
آتا نہیں یقیں، خالی ہے جھولا اب علی اصغرؑ یہاں نہیں
اصغرؑ چلے گئے، دیکھا ہے کتنی بار، پکارا ہے کتنی بار!
ہے غم کی انتہا، عترت پہ زخم دل نہ الٹ دے ربابؑ کا
اصغرؑ چلے گئے، جلد آئیں اب مدد کے لئے شاہؑ ذوالفقار

"جب یاد سکینہؑ کو تیری آتی ہے بابا"

جب یاد سکینہؑ کو تیری آتی ہے بابا!

سَر زنداں کی دیوار سے ٹکراتی ہے بابا
مرجاؤں گی پیاسی میں نہیں مانگوں گی پانی
اصغرؑ کی مجھے پیاس جو یاد آتی ہے بابا

جلتے ہوئے خیمے کے نظارے ہیں نظر میں
تنہائی تیری موت بنی جاتی ہے بابا!
یاد آتے ہیں صیاد کے جب ظلم و تشدد
یہ ننھی سی دختر تیری گھبراتی ہے بابا!
دربار یزیدی میں بھلا کیسے میں جاؤں!
ہے چاک کہ یہاں حیا آتی ہے بابا!
جب تک تیرے سینے سے نہ لگ جائے سکینہؑ
زنداں میں اسے نیند کہاں آتی ہے بابا
کانوں سے ٹپکتا ہے لہو شانوں پہ دیکھو
ظالم کی اذیت مجھے تڑپاتی ہے بابا!

"اٹھو سکینہ گھر چلو!"

(از ھلال نقوی)

اب کس کا انتظار ہے اٹھو سکینہؑ گھر چلو!
تم پہ بھی نشانہ ہے اٹھو سکینہؑ گھر چلو!
شام غریباں آگئی غم کی سیاہی چھاگئی!
بجتے ہیں باجے فوج میں ختم لڑائی ہوگئی!

لینے کا انتظار ہے، اُٹھو سکینہؑ گھر چلو!

عمو تمہارے خلد سے لینے نہ آئیں گے یہاں
کیسا یہ حال زار ہے اُٹھو سکینہؑ گھر چلو!

عمو تمہارے نہر پہ شانے کٹا کر سو گئے!
بابا کو ڈھونڈھتی ہو کیا بابا بھی کہیں سو گئے!
اِک حشر آشکار ہے اُٹھو سکینہؑ گھر چلو

لیتی ہو کیوں یہ سسکیاں رکھنا ہے حوصلہ تمہیں
اصغرؑ کے ساتھ کھیلنا آتا ہے یاد کیا تمہیں
اب وہ تہِ مزار ہے اُٹھو سکینہؑ گھر چلو!

عمو تمہارے نہر پہ مارے گئے لڑائی میں!
تڑپے گا لاشہ جری جانا نہ تم ترائی میں!
دل ان کا بے قرار ہے اُٹھو سکینہؑ گھر چلو!

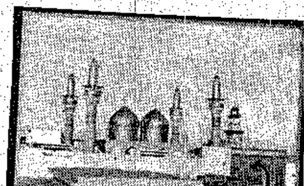

عباسؑ کا پرچم ہے تنظیم الحسینی ہے
شبیرؑ کا ماتم ہے تنظیم الحسینی ہے

صاحب بیاض

زیر [illegible] جناب کربلائی سیدہ عابدہ
دیکھ بھال ناظم حسینی [illegible] سیدہ

انجمن تنظیم الحسینی

لیاقت آباد، کراچی

[illegible] ۳۰۰۰

شاعر انجمن
جناب شمیم جعفری
جناب ریحان اعظمی

رن میں اصغرؑ تیر کھانے آگئے ہیں
قلب اعدا کو ہلانے آگئے ہیں!!
(شمیم جعفری)

یہ پرچم ہے تو پرچم عباسؑ علمدار
گویا یہ علم ہے علم حیدرؑ کرار
(ریحان اعظمی)

خالی جھولا جھلا رہی ہے ماںؑ

(از ریحان اعظمی)

خالی جھولا جھلا رہی ہے ماں — اپنے ارماں سلا رہی ہے ماں!
ہو گئی رات اب بہت بیٹا — آؤ اصغرؑ بلا رہی ہے ماں!
جل چکے ہیں خیام بھی دیکھو — قید لو ہو کے جا رہی ہے ماں!
رکھنا تب میں خیال اے اکبرؑ — چھوڑ کے اصغرؑ کو جا رہی ہے ماں
جا رہے ہیں وغا کو اب اکبرؑ — سر پہ سہرا سجا رہی ہے ماں
کانپتی ہے زمین کرب و بلا — قبر اصغرؑ پہ آ رہی ہے ماں
قبر اصغرؑ پہ آپ کے بدلے — اپنے آنسو بہا رہی ہے ماں
روئی اکبرؑ کو اور بھرے گھر کو! — رنج کتنے اٹھا رہی ہے ماں

دشت میں اپنے بین سے ریحان
رو رہی ہے رلا رہی ہے ماں

جس نے ہے جنگ کا عباسؑ کی منظر دیکھا

(از ریحان اعظمی)

جس نے ہے جنگ کا عباسؑ کی منظر دیکھا
اس نے پھر جوش علیؑ حمزہؑ و جعفرؑ دیکھا

پر سمیٹے ہوئے جبرئیلؑ رہے دُور ہی دُور!
رن میں لڑنے کا جو عباسؑ کے منظر دیکھا

ہٹ گئی چہرۂ اکبرؑ سے جو اک بار نقاب
بولے کفار کہ پھر نورِ پیمبرؐ دیکھا

جب حسینؑ ابن علیؑ رن کو چلے مقتل میں!
ننھی بچی کا گلا یا نورِ خدا آکر دیکھا

مار کر ارزق شامی کو یہ قاسمؑ نے کہا
شیر ہم بھی ہیں علیؑ کے اے ستمگر دیکھا

بولیں یہ شام کے بازار میں رو کر لیلیٰؑ!
ہے نہیں سر پہ ردا اے علی اکبرؑ دیکھا

سوچ کر خود ہی بتائیں یہ زمانے والے
جیسا شبیرؑ کا تھا ایسا برادر دیکھا

روئیں زینبؑ بھی جگر تھام کے تب مقتل میں
جبکہ پامالیِ شبیرؑ کا منظر دیکھا!

جب چھنی زینبؑ و کلثومؑ کے سر سے چادر
اے فلک تو ہی بتا کیسے یہ منظر دیکھا

رو کے زینبؑ نے کہا کیسے بتاؤں بابا!
حلقِ شبیرؑ پہ چلتے ہوئے خنجر دیکھا

تم بتاؤ ذرا ریحان زمانے میں کہیں
جس طرح حُر کا بنا ایسا مقدر دیکھا!

دِل میں علیؑ کا نام زباں پر علیؑ کا نام!

(از تمیم جعفری)

دِل میں علیؑ کا نام زباں پر علیؑ کا نام!
سچ تو یہ ہے کہ جیتے ہیں لے کر علیؑ کا نام
ایمانِ کل نبیؐ نے کہا جس کو وہ علیؑ
کی ذوالفقار حق نے عطا جس کو وہ علیؑ
خیبر میں دی نبیؐ نے صدا جس کو وہ علیؑ
حاصل رہی ہے حق کی رضا جس کو وہ علیؑ
بعد از رسولؐ سب سے ہے برتر علیؑ کا نام

مایوسیوں میں آس کی شمع جلائی ہے
سوئی ہوئی غریبوں کی قسمت جگائی ہے
مشہور دو جہاں میں مشکل کشائی ہے
جس نے پکارا دل سے اماں اس نے پائی ہے
مشکل میں کوئی دیکھے تو لے کر علیؑ کا نام

سمجھے نہیں جو ان کو سمجھنے تو دیجئے
تحقیق کی ضیاء میں نکھرنے تو دیجئے
دل کی کسوٹیوں پر پرکھنے تو دیجئے
پہلوئے روزگار بدلنے تو دیجئے
ہو کر رہے گا نقش دلوں پر علیؑ کا نام

ہے مردِ حق شناس تو کوئی نہ فکر کر!

ہر منزل حیات سے ثابت قدم گذر
کچھ دور تو نہیں ہے شب تار کی سحر
طے کر جائے گے نام علیؑ راہ پرخطر!
طوفاں بھی رخ بدلتے ہیں سُن کر علیؑ کا نام

اسلام کے عظیم نگہبان ہیں علیؑ
ایمان والوں دین کا عنوان ہیں علیؑ
قرآن سے پوچھو معنیٔ قرآن ہیں علیؑ
ایمان کی تو یہ ہے کہ ایمان ہیں علیؑ
پھر کیوں نہ لے شمیم سخنور علیؑ کا نام

زندگی ہار گئی اور نہ ہارے عباسؑ

(از احسان امروہوی)

آج بھی سوتے ہیں دریا کے کنارے عباسؑ
زندگی ہار گئی اور نہ ہارے عباسؑ
تیری شمشیر شرر بار کے جوہر تو ہیں
دن میں فوجوں کو نظر آ گئے تارے عباسؑ

اب بھی ہے بزم محبت کو ضرورت تیری!
کون اب گیسوئے فطرت کو سنوارے عباسؑ
زندگی ان کی ہے عزت انکی ہے سب کچھ انکا
جی رہے ہیں جو تیرے غم کے سہارے عباسؑ

بات یہ مشک و علم تک ہی نہیں ہے محدود!
کہہ گئے شاہ سے کچھ خاص اشارے عباسؑ
سر کو ٹکراتی ہے ساحل سے ہر اک موج رواں
تشنہ لب رہ گئے دریا کے کنارے عباسؑ

پانی لانے کا سکینہؑ سے کیا تھا وعدہ!
لوٹ کر آئے نہ پھر شرم کے مارے عباسؑ!
در سکینہ کے چھننے چادر زینب سر کی
لے کے رخصت ہوئے میداں جو سدھارے عباسؑ

اور کیا چاہیئے احسان ہمیں دنیا میں
پنجتن پاک ہمارے ہیں ہمارے عباسؑ

پیارے تھے عجب شان کے احمدؐ نے نواسے!

(از ریحان اعظمی)

پیارے تھے عجب شان کے احمدؐ نے نواسے!
جو بخشش امت کے لئے الجھے قضا سے!
قربانی شبیرؑ کی تاثیر تو دیکھو
بیمار کو ملتی ہے شفا خاک شفا سے

حق سے جنہیں بخشی گئی تطہیر کی چادر
صد حیف وہی آج ہیں محروم ردا سے
امت نے سناں اس کے ہی سینے پہ لگائی!

ملتا تھا جو صورت میں رسولؐ دوسرا سے

وہ دیکھو چچا آتے ہیں اب آئے گا پانی
دیتی تھیں سکینہؑ یہی بچوں کو دلاسے

نکلے تھے مدینے سے بڑے جاہ و حشم سے!
کعبے کے مکیں لٹ کے چلے کرب و بلا سے

ریحان کو تربت کے اندھیروں کا نہیں خوف
خود روشنی پھیلے گی وہاں اشکِ عزا سے!

پرچم ہے تو پرچم عباسؑ علمدار

از ریحان اعظمی

پرچم ہے تو پرچم عباسؑ علمدار
فرمایا یہ علم ہے علم حیدرؑ کرار!

ہاتھ نہ اٹھا سکے اسے بودے سرِ میداں
جب تک نہ کٹیں ہاتھ جھکے گا نہ یہ زنہار

یہ پرچم ایماں ہے لرزیں دور منافق
سائے میں رہیں اس کے فقط دیں کے طلبگار

کہرام بپا خیموں میں ہونے لگا اس دم
جب شک وہ علم نہر سے لائے شہ ابرار

جب بہہ گیا مشک کا پانی لبِ دریا
پھر سر سے علم اپنے کا نہیں عباسؑ علمدار

زینبؑ کے لیے کہتے تھے پھر دیکھ لے دنیا
کس طرح سے خیبر میں لڑے حیدرؑ کرار

شبیرؑ نے وہ جنگ دکھائی سرِ میداں
دادا کو کبھی کہنا ہی پڑا روک لو تلوار

کہتی تھی سکینہؑ سرِ شبیرؑ سے رو کر!
کھا کھا کے طمانچے ہوئے نیلے مرے رخسار

خطبہ دیا زینبؑ نے وہ دربار میں جا کر
آوازِ علیؑ گونج اٹھی مجمع میں اک بار

جعفر بھی فدا ہونے کو میداں میں آئے
مارے گئے جب شاہ کے سب یاور و انصار

بس اس کے سواء کوئی تمنا نہیں میری
ریحان کو روضہ پہ بلالو شہ ابرار

غم کا دریا بہا دیا زینبؑ
(از ریحان اعظمی)

غم کا دریا بہا دیا زینبؑ
صبر سرور دکھا دیا زینبؑ
زور حیدرؑ دکھا دیا زینبؑ
ہل گئے سب دیار کوفہ و شام
ایسا خطبہ سنا دیا زینبؑ!

بعد حضرتؑ کے بے ردا ہو کے
کشتی دیں کی ناخدا ہو کے
مشکلیں کاٹیں سیدہؑ ہو کے
شہ نے قرآں سنا دیا نیزے پر
تو نے مطلب بتا دیا زینبؑ

تھے بہتر کے داغ دل ہیں مگر!
سہہ گئیں سب کو واہ تیرا جگر!
دے دیئے دین کو اپنے دونوں پسر
ہے تیرے دم سے دیں کا نام ونشاں + کفر ہے آج لاپتہ زینبؑ

تو نے اتنے اُٹھائے رنج و الم
کونسا ہے جو نہ سہا ہو ستم
اس لئے رو رہے ہیں آج بھی ہم
ہاتھ گرچہ بندھے رہے تیرے
پھر بھی کوفہ ہلا دیا زینبؑ

مقصدِ شہ کو ساتھ لے کے گئیں!
ہاتھ بندھوائے بے ردا بھی ہوئیں
مشکلیں کاٹیں سختیاں بھی سہیں
پھر بھی تبلیغ دیں رہی جاری
دینِ احمدؐ بچا لیا زینبؑ

تیری چادر کی کھا رہا ہوں قسم
باقی جب تک ہے میرے دم میں دم
ہونے پائے گا کم نہ تیرا غم
بھول سکتا ہوں اپنے غم کو میں!
غم نہ کم ہو گا آپ کا زینبؑ

مجھ کو خواہش نہیں ہے کوثر کی
آرزو ہے یہ اے نبیؐ زادی
دیکھے ریحان قبر سرورؑ کی
میری خواہش یہ کیجئے پوری
ہو گا احسان آپ کا زینبؑ

ماں کہتی تھی عاشورہ کو مقتل میں تڑپ کر

از ریحان اعظمی

تم رن کو گئے چھوڑ کے گہوارے کو بیٹا
اے چاند میرے تم نے تو یہ بھی نہیں سوچا
بن تیرے بھلا کیسے جئے گی تیری مادر
ماں کہتی تھی عاشورہ کو مقتل میں تڑپ کر

تھی پیاس کی شدت سے زباں خشک تمہاری
کملا گئی تھی دھوپ میں صورت تیری پیاری
آجاؤ کہ اب رات ہوئی اے میرے دلبر
ماں کہتی تھی عاشورہ کو مقتل میں تڑپ کر

سنتی ہوں لگا تیر تیرے ننھے گلے پر!
اک جنبش لب سے تیری رونے لگا لشکر
آجاؤ سلاؤں تمہیں جھولا میں جھلا کر
ماں کہتی تھی عاشورہ کو مقتل میں تڑپ کر

سب جل گئے خیمے میں چلی جانب زنداں
اس دشت میں شب کیسے بسر ہوگی میری جاں
پہنچائے نہ ایذا انہیں اب اور ستمگر!
ماں کہتی تھی عاشورہ کو مقتل میں تڑپ کر

اس دشت بیاباں میں اندھیرا ہے غضب کا
خونخوار درندوں کا بھی مسکن ہے یہ صحرا

تم رات کو رونا نہ مری جان تڑپ کر
ماں کہتی تھی عاشورہ کو مقتل میں تڑپ کر

آجائے اگر یاد مری رات میں تم کو
سوئے ہوئے ہیں نہر پہ عباسؑ بھی دیکھو
سو رہنا چچا جان کی گودی میں چمٹ کر
ماں کہتی تھی عاشورہ کو مقتل میں تڑپ کر

ہیں عونؑ و محمدؑ بھی یہیں اے مرے جانی
تم رات کو ڈرنا نہ مرے یوسف ثانی
سوئے ہیں یہیں چار قدم پہ علی اکبرؑ
ماں کہتی تھی عاشورہ کو مقتل میں تڑپ کر

یہ گرد بھرے کیسے سنواروں ترے گیسو!
اعدا نے کیا قید بندھے ہیں مرے بازو
لے کیسے بلائیں تری مجبور ہے مادر
ماں کہتی تھی عاشورہ کو مقتل میں تڑپ کر

میں جاتی ہوں زنداں تمھیں اللہ کو سونپا!
کرنا نہ ہمیں یاد کبھی تم مرے بیٹا!
کیا جانئے کس جا ہمیں لے جائے یہ لشکر
ماں کہتی تھی عاشورہ کو مقتل میں تڑپ کر

ریحان پھٹا جاتا ہے دل سُن کے یہ نوحہ!
اب روک قلم عرش پہ بھی حشر ہے برپا!
جنت میں ہے بے چین بہت روحِ سکینہؑ + ماں کہتی تھی عاشورہ کو......!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دکھوں سے چور چور ہائے زہراؑ کا لاڈلا
دیکھو ذرا پیمبرؐ سجدہ کریں ادا

انجمن یادگار پنجتن حسینی

تعداد ممبران : ۱۰

صدر انجمن
مرزا غلام عباس

ہائے معصوم کے کانوں سے لہو جاری ہے
دیکھ نانا تیری اُمت کی وفاداری ہے!

نوحہ نمبر

عجیب یاس کے عالم میں زہرا جائی ہے!

(از اثر ترابی)

عجیب یاس کے عالم میں زہرا جائی ہے
برہنہ سر ہے نہ بیٹے ہیں اور نہ بھائی ہے
کہاں کی پیاس وہ بے کل تھا تیر کھانے کو
قضا کی گود میں اصغرؑ کو نیند آئی ہے

ربابؑ کہتی تھیں اصغر تجھے کہاں ڈھونڈوں
امامؑ نے تیری تربت کہاں بنائی ہے
جوان بیٹے کا دم ہچکیوں میں اٹکا ہے
ضعیف باپ نے کس دل سے لاش اٹھائی ہے

وطن میں بھائی کا تھا انتظار صغرؑا کو!
خبر نہ تھی علی اکبرؑ نے برچھی کھائی ہے!
کہا یہ لاشۂ عباسؑ پر شہؑ دیں نے
تمہاری موت نے میری کمر جھکائی ہے

جفا طمانچوں کی شاید ہوئی سکینہؑ پر!
بچا کی لاش جو دریا پہ تھرتھرائی ہے
سکینہؑ روتی ہے لپٹی ہوئی شہؑ دیں سے
اسے یقین ہے کہ بابا سے اب جدائی ہے!
رسولؐ آ گئے اے شمرؑ پیٹتے روتے!

یہ کس کے حلق پہ تو نے چھری چلائی ہے
جلے خیام چھنی چادریں بنے قیدی
یہ کیسی شام ہے جو بیکسوں پہ آئی ہے
بس ایک دن میں بہتر کی سوگوار ہوئی!
رسولؐ زادی ہے زینبؑ فلک ستائی ہے
پڑا ہے دھوپ میں سیدؑ کا بیکفن لاشہ
علیؑ کی بیٹی کے حصے میں بے ردائی ہے
پھوپھی کے حال پہ سجادؑ خون روتے ہیں!
جگر میں آگ یہ تشہیر نے لگائی ہے
بتاؤ کونسے جرم میں نبیؐ زادی
تمہاری قید میں دشتِ ستم سے آئی ہے
سیہ پوش ہے کعبہ حسینؑ کے غم میں
خدا نے بھی صفِ ماتم اتر بچھائی ہے!

نوحہ نمبر

گھر لٹا کے زینب کبریٰ وطن میں آ گئی!

(از اختر ترابی)

گھر لٹا کے زینبؑ کبریٰ وطن میں آ گئی!
اس قدر ماتم ہوا قبرِ نبیؐ تھرا گئی!
کیا کہے زینبؑ بیاں صغریٰ سے غم کی داستاں

کیا کہے اکبرؑ کو برچھی خون میں تڑپا گئی!
خون اٹھارہ بنی ہاشم کا رن میں بہہ گیا
لُٹ گئی زینبؑ بھرے گھر پہ تباہی آ گئی

چادرِ زینبؑ کا جن کو پاس تھا مارے گئے!
عالمِ غربت میں بنتِ فاطمہؑ گھبرا گئی!

چھین لی شاید کسی نے فرقِ زینبؑ سے ردا
لاشِ عباسؑ جری۔ الٹی کمر تھرا گئی

دیکھ کر شبیرؑ کے لاشے کو بے گور و کفن!
موت روتی رہ گئی انسانیت شرما گئی

ہائے وہ بے گور لاشے ہائے وہ اہلِ حرم
بیکسوں پر وحشتِ شامِ غریباں چھا گئی

خواب میں زینبؑ نے دیکھا فاطمہؑ کو بے ردا
خواب کی تعبیر عابدؑ کا کلیجہ کھا گئی

رات دن روتی تھی بابا کو سکینہؑ قید میں!
شام کے زنداں سے مر کر رہا ہو گئی!

سر برہنہ ظالموں کی قید میں بنتِ علیؑ
کربلا سے شام تک روتی ہوئی دکھیا گئی!

زخم بنکر بے ردائی زینبؑ و کلثومؑ کی!
شام میں عابدؑ کی آنکھوں سے لہو برسا گئی

اے آشرؔ کس جرم میں سر کٹ گیا شبیرؑ کا
بے ردا دربار میں کیوں دخترِ زہراؑ گئی!

نوحہ نمبر

زخموں سے چور چور ہے زہراؑ کا لاڈلا!

زخموں سے چور چور ہے زہراؑ کا لاڈلا
روکو ذرا یہ تیر تو سجدہ کریں ادا
چھپنی گئیں ردائیں تو منظر عجیب تھا!
سیدانیوں نے بالوں سے منہ کو چھپا لیا
یہ دیکھنے کو ہاں تیری جیتی رہی قاسمؑ
سہرے کے پھول خون میں ڈوبے ہیں جابجا
کیسے جوان بیٹے کی وہ لاش اٹھائیے
ٹوٹی ہوئی کمر ہے کہ عباسؑ مر گیا
میں بے کفن کبھی تجھے جاتی نہ چھوڑ کر
مجبور ہے بہن کے نہیں سر پہ ہے ردا
پلوانے کو پانی تھے تجھے لے گئے بابا!
کرتا ہوا میں ہے تیرا کیوں کہ کبھرا ہوا!
سیلاب نہیں، ڈھونڈنے کو آتا ہے پانی!
رملیجائے نہیں پیاسا تھا مہمان کربلا!
امت نے خوب اجر رسالت دیا ہمیں!
تو بیکفن ہے رن میں زینبؑ ہوں بے ردا!

نوحہ نمبر

لاشۂ شبیرؑ پر آکر قضا روتی رہی!

لاشۂ شبیرؑ پر آکر قضا روتی رہی!
سر کھلے کوفے میں زینبؑ بے ردا روتی رہی

کھینچ لی سنّاں نے برچھی سینۂ یاسینؑ سے
دل سے لپٹی سورتِ سجدہ سبا روتی رہی

نیزے پہ قرآن پڑھ صفتا دیکھ کر شبیرؑ کو
عرش پہ مریمؑ و سارہؑ ہاجرہؑ روتی رہی

دیکھ کر خنجر تلے سجدہ سخی شبیرؑ کا
صفِ قطب و اوصیاء و انبیاء روتی رہی

رونا بدعت ہے تو پوچھو آدم و یعقوبؑ سے
شیثؑ سے پوچھو کہ جس کی ماں حوّا روتی رہی

چادریں دینے لگے شامی نبیؐ کی آلؑ کو!
غیرتِ انساں اپنا منہ چھپاتی رہی!

قیدیوں کے پیچھے پیچھے ننگے پا خیرالنساء
مادرِ حسنینؑ بنتِ مصطفےٰ روتی رہی!

تربتِ اصغرؑ پہ شاہ کے ہاتھ سے خط گر گیا
صغریٰ کی تحریر باہوں کو پھیلائے روتی رہی

کوفے کے دروازے پر لٹکا ہوا تھا در میاں!

بنتِ مسلمؑ دیکھ کر سر باپ کا روتی رہی

نہر پہ دونوں ہوئے بازو قلم عباسؑ کے
باوفا تیری وفا پر خود وفا روتی رہی

تیر نے رو کر تھا چوما گرم دل بے شیر کو
ہاتھ سے گر کر کمانِ حرملہ روتی رہی

ہو گیا تیار جب اصغرؑ شہادت کے لئے
پھر سکینہؑ چوم کر اس کا گلا روتی رہی

نانا کے روضے پہ اکبرؑ اور اصغرؑ کے لئے!
صغراؑ ہاتھوں کو اٹھا کر بھی دعا روتی رہی

دولہا کی شادی پہ ماتم بن میں سہرے نے کیا
اور دلہن خون بھری مہندی لگا روتی رہی

قاتلانِ شاہ نے گھر میں چراغاں کر لیا
سوگ میں شبیرؑ کے ان کی ضیا روتی رہی

تاج الذر کہہ گئے صادق غمِ شبیرؑ میں
ساری دنیا اس قبیلے کے سوا روتی رہی

نوحہ نمبر

تیغوں کے سائے میں سجدہ مولائے شبیرؑ کا!

تیغوں کے سائے میں سجدہ مولائے شبیرؑ کا
اللہ اللہ خیمہ گاہ سے دیکھنا ہمشیر کا!

دامنِ شبیرؑ سے بہہ کر زمیں تر کر گیا!
رنگ بکھرا اس طرح شبیرؑ تیری تقدیر کا

چومتے تھے جس کو اکثر پیار سے ختم النبیؐ
کاٹ ڈالا ظالموں نے وہ گلا شبیرؑ کا

قلبِ احمدؐ، بازوئے شبیرؑ بھی زخمی ہوئے
باندھا حرمل نے نشانہ تھا فقط بے شیر کا

ریت پر چھوٹی سی تربت جب بنا بیٹھے حسینؑ
نامہ بر پیغام لایا صغرائے دلگیر کا

اصغرِ معصومؑ کا نازک گلا سوکھا ہوا
سامنا ہے تین منہ والے زہریلے تیر کا!

ہنستے ہنستے تیر کھا کر ہو نا مولا پہ نثار
ہے یہی انعام اصغرؑ ماں کو لینے شیر کا

شام کے بازار میں پہنچی آلِ مصطفےٰؐ!
پتھروں کی بارشوں میں شور تھا زنجیر کا!

یہ جو ماتم ہو رہا ہے دنیا میں بنتِ علیؑ
یہ اثر ہے آپکے خطبن آپکی تقریر کا

دیکھنا بھیا ذرا دریا پہ زینبؑ نے کہا!
ہو گیا اوجھل نظر سے چہرہ غازی ویر کا

غم ہی آنکھوں سے شاہ کے خون جاری کر گیا
سر کھلے دربار جانا وارثِ تطہیر کا

دیکھ کر غش کر گئے عرشِ معلےٰ پر خلیلؑ

سینۂ اکبرؑ سے برچھی کھینچنا شبیرؑ کا
جس کا مولا نوکِ نیزہ پر قرآں پڑھتا رہا
آج وہ قائل کہاں ہوا ہے غیرِ پیر کا

نوحہ نمبر ۳۱

ہائے معصوم کے کانوں سے لہو جاری ہے

ہائے معصوم کے کانوں سے لہو جاری ہے
دیکھ نانا تیری اُمت کی وفاداری ہے

بن پلانوں سے ملی اُونٹ سواری نانا!
ہاتھ گردن سے بندھے دیکھ لاچاری نانا
ساتھ سجاد ہے اور حالتِ بیماری ہے

دیکھ چہرے پہ سکینہؑ کے طمانچوں کے نشاں
دُر چھینے اور لٹی چادرِ تطہیر وہاں
قیدی اُمت نے کیا ماتم کی تیاری ہے

لال زہراؑ کا جو غم دل میں بسا لیتے ہیں
پاک بی بی کی وہی دل سے دعا لیتے ہیں
گھر میں ماتم ہے بپا کیسی ستمگاری ہے

نوحہ نمبر

"دیکھ لو اے کوفیو میں زینبؑ دلگیر ہوں"

(از سید ضمیر الحسن تنویر)

دیکھ لو اے کوفیو میں زینبؑ دلگیر ہوں
بے ردا تو ہوں مگر میں صاحبِ تطہیر ہوں
جس نے دینِ حق کی خاطر اپنا سارا گھر دیا
خون سے اپنے کر کے وضو آخری سجدہ کیا
میں اسی مظلوم کربل کی دکھی ہمشیر ہوں

اے مسلمانوں تمھاری کھو گئی غیرت کہاں
آلِ احمدؐ کا تماشا دیکھنے آئے یہاں
مصحفِ ناطق سناں پہ جس کی میں تفسیر ہوں
کیا ہوا فوجِ حسینؑ ہو گئی دیں پر فدا!
ایک انگلی کے اشارے سے کروں سب کچھ فنا!
جا کے پے مرے قصرِ امیہ بنتِ خیبر گیر ہوں!
باگ غازی کی پکڑ کہ تنویر زینب نے کہا
تو میرے پردے کا ضامن تھا اے غازی باوفا
آج ہے بازار کوفہ اور میں تشہیر ہوں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

غمِ حسینؑ کو دل میں بسا کے دیکھو تو
دلوں میں نور کی شمع جلا کے دیکھو تو

صاحبِ بیاض
سید آفتاب حسین

انجمن کاروانِ حیدری قدیم

تعداد ممبران:۔ ۱۵۰۰

کراچی

دینِ علیؑ تو حق کی منزل کے رہنما ہیں
یہ نقش آشنا ہیں آئینِ ہل عطا ہیں

جنرل سکریٹری:۔ سید علی امام جعفری

نوحہ جناب زینبؑ

از سید آفتاب حسین آفتاب

کہتی تھی بنت فاطمہ بابا مدد کو آئیے
اپنا کوئی نہیں رہا بابا مدد کو آئیے

خیمے ہمارے جل گئے سر سے ردائیں چھن گئیں
آؤ مدد کے واسطے سوئے نجف ہے یا علی
اٹھتا ہے ہر طرف دھواں بابا مدد کو آئیے!

اکبرؑ شہید ہو گئے قاسمؑ شہید ہو گئے
شانے کٹے تو پیاس سے بچے بلک کے سو گئے
سنتے ہو ان کی ہچکیاں بابا مدد کو آئیے!

برچھی جوان لال کے سینے کے پار ہو گئی
قاسمؑ کی لاش گھوڑوں کی ٹاپوں سے روندی گئی
چلنے لگی ہیں آندھیاں بابا مدد کو آئیے!

شانے کٹا کے نہر پہ بھائی ہمارے سو گئے
سر پر کوئی نہیں رہا بچے یتیم ہو گئے
روتی یہاں ہیں بی بیاں بابا مدد کو آئیے!

آہ و فغاں کا دور ہے مقتل میں ہائے شور ہے
لاشے پڑے ہیں ہر طرف شمر لعیں کا زور ہے
باندھ رہے ہیں ہم کو رسیاں بابا مدد کو آئیے

لوٹا ہے تاراجِ کربلا گئی یہاں یہ گھر جلا
اعدائے دیں نے چھین لیں سکینہ کی یہ بالیاں
تڑپے لہو میں ننھی جان بابا مدد کو آئیے!

راتوں کو اٹھ کے روتی ہے صغریٰ کی یاد میں ماں
بے چین ہو کے کہتی ہے سوئے کہاں ہو گلبدن
سنتے ہو اس کی ہچکیاں بابا مدد کو آئیے

پرسہ دو فاطمہؑ کو آؤ نوحہ کناں ہے آفتاب
احمدؐ کا گھر اجڑ گیا آیا ہے کیسا انقلاب
بیٹھی یہاں ہیں فاطمہؑ بابا مدد کو آئیے!

سلام

"غم حسینؑ کو دل میں بسا کے دیکھو تو"

(شہود اکبرآبادی)

غم حسین کو دل میں بسا کے دیکھو تو
دلوں میں نور کی شمع جلا کے دیکھو تو

یہاں یہ ذکر مسلسل ہے آلِ قرآں کا
غم حسینؑ کی مجلس میں آ کے دیکھو تو

نہ مٹ سکیگی نہ مٹ پائے گی عزائے حسینؑ
جو ہو سکے تو اسے ہاں مٹا کے دیکھو تو

وہ موت موت نہیں ہے حیات تو ہے وہ
نقوش صدق کے دل میں بنا کے دیکھو تو

جناب حضرت عباسؑ کا تھا رعب جلال
جو کہہ رہا تھا مجھے آزما کے دیکھو تو

ستم شعار و ہٹا دونگا ایک ہی پل میں
مقابلے میں مرے تم بھی آ کے دیکھو تو

غم جہاں سے یقینی نجات پاؤ گے
غم حسینؑ کو دل میں بسا کے دیکھو تو

بنیں گے بخشش آخر کا آسرا یہ اشک
چراغ قبر کی خاطر جلا کے دیکھو تو

جوان بیٹے کی میت اٹھا رہے ہیں حسینؑ
مقام صبر ہے ایوبؑ آ کے دیکھو تو

خود اپنے بچے کی تربت بنائی جاتی ہے
مثال عظمت شبیرؑ لا کے دیکھو تو

نہ چھوٹ پائے گا عابد سے صبر کا دامن
جلا کے گاؤں یہ ظلمت بڑھا کے دیکھو تو

علیؑ کے لہجے میں زینبؑ نے یوں پڑھا خطبہ
چراغ بجھ نہیں سکتا بجھا کے دیکھو تو

میں اے شہود ہوں آلِ نبیؐ کے در کا غلام
نہ مٹ سکوں گا مجھے تم مٹا کے دیکھو تو

سلام

"ابنِ علیؑ تو حق کی منزل کے رہنما ہیں"

(از سید آفتاب حسین آفتاب)

ابنِ علیؑ تو حق کی منزل کے رہنما ہیں
یہ نقش انما ہیں آئینہ ہل عطا ہیں

جس کو ہوائے ظلمت ہرگز بجھا نہ پائے — روشن ہے جو ابد تک شبیرؑ وہ دیا ہیں
شانے قطع ہوئے تو لکھیں وفا کی باتیں — عباسؑ سے وفا کیا عباسؑ خود وفا ہیں
لاشے پدر کی جانب جاتی ہے کوئی بچی — دامن تو جل رہا ہے خود صبر کی ردا ہیں
لاشے پہ شاہِ دیں کے بیٹھی ہے کوئی بی بی — محسوس ہو رہا ہے شاید یہ سیدہؑ ہیں
احمدؐ، علیؑ و زہراؑ، دو نورِ عین ان کے — انسانیت کی منزل قرآں کا راستہ ہیں

محشر کا خوف کیا ہو اے آفتاب مجھ کو!
اشکِ عزا کے موتی محشر میں آسرا ہیں!

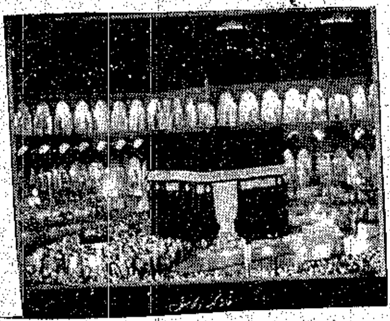

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا علیؑ کہہ کے قدم ہم جو بڑھا دیتے ہیں
فاصلے راہ مصیبت کے گھٹا دیتے ہیں
(محتشم)

انجمن تنظیم زینبیہ

(رجسٹرڈ)

تعداد ممبران ۳۰
نوجوانان حسن کالونی کی عزت اور وقار
قوم سلام کرتی ہے

صاحب بیاض

حسن طال [illegible] ۳۷

شبیر حیدرؑ کو اگر اذن وغا ہو جائے گا
پھر نہ جانے کربلا میں کیا سے کیا ہو جائے گا
(محتشم)

نوحہ

میّت پہ سکینہ کی یہ ماں کہتی تھیں رو کر
صدقے ہو یہ مادر!

میّت پہ سکینہ کی یہ ماں کہتی تھیں رو کر — صدقے ہو یہ مادر
سینے میں پھٹا جاتا ہے غم سے دلِ مضطر — صدقے ہو یہ مادر

(۲)

آئے گا نہ زنداں میں کوئی تجھ کو ستانے — راتوں کو جگانے
چھینے گا لعیں اب نہ ترے کانوں سے گوہر — صدقے ہو یہ مادر

(۳)

اے لال بدل دوں میں ترا خون بھرا کرتا! — پہنچاتے نہ ایذا
زخموں کی طرح تیرے مرے دل پہ ہیں نشتر — صدقے ہو یہ مادر

(۴)

زنداں ہے یتیمی ہے اسیری ہے رسن ہے — بے گور و کفن ہے
تھا میری سکینہ یہ ترا کیسا مقدر — صدقے ہو یہ مادر

(۵)

زنداں میں تجھے بیٹا کفن دوں میں کہاں سے — تم روٹھی ہو ماں سے
دے دیتی اگر ہوتی مرے سر پہ بھی چادر — صدقے ہو یہ مادر

(۶)

ملنے کو ہے اب قید مصیبت سے رہائی ، — اے غم کی ستائی
لے جاؤں گی تجھکو نہ مدینے میں کھلے سر — صدقے ہو یہ مادر

بِن کس کے بھلا داغ اٹھاؤں میں سکینہ
دشوار ہے جینا
زنداں کی طرح ہوگا مرا اُجڑا ہوا گھر
صدقے ہو یہ مادر

(۷)

مادر کو چلیں چھوڑ کے اب کس کے سہارے
ماں کس کو پکارے
عباسؑ ہیں قاسمؑ ہیں نہ اکبرؑ ہیں نہ اصغر
صدقے ہو یہ مادر

(۸)

نوحہ جو سنا میرالوؔ بانو نے صدا دی۔ یہ کہکے دعا دی
عنواں یہ پسند آیا ترے نوحے کا محشر۔ صدقے ہو یہ مادر

نوحہ نمبر
بولیں لیلیٰ چھوڑ کے جاتے ہو اے دلبر کہاں

بولیں لیلیٰ چھوڑ کے جاتے ہو اے دلبر کہاں
پائے گی بیٹا یہ ماں تم سا علی اکبرؑ کہاں
ہیں تمہارے ساتھ اٹھارہ برس کی محنتیں
چین پائے گی بھلا تیرے بنا مادر کہاں
زیر کس کس کو کرو گے تم کہاں تک جنگ میں!
ایک تنہا تم ہو اور کفار کا لشکر کہاں
چھین کر دریا کہا عباسؑ نے کفار سے
تم نے دیکھے ہیں ابھی شمشیر کے جوہر کہاں

تربتِ بے شیر پر رو رو کے کہتی تھیں رباب
کون ہے اپنا یہاں سے جاؤں میں اٹھ کر کہاں
کہہ کے اصغرؑ مادرِ غمگین کی نیندیں حرام
سو رہے ہو چین سے تم قبر کے اندر کہاں
ہے یہاں سینے میں قلبِ فاطمہؑ زوجِ رسولؐ
اے لعیں بیٹھا ہوا ہے سینۂ شہؑ پر کہاں
تیر جب نکلا کماں سے ہل گئے سینوں میں دل
تیر سہ پہلو کہاں اور گردنِ اصغرؑ کہاں
تو ہی خود انصاف کر لے سرزمینِ کربلا
حلقِ شاہِ دیں کہاں اور شمر کا خنجر کہاں
زینبؑ بیکس نے محشر رو کے ہندہ سے کہا
کچھ نہ پوچھو چھین لی کس نے مری چادر کہاں

نوحہ

"جہاں میں رہ گیا دینِ خدا کا نام زینبؑ سے"

جہاں میں رہ گیا دینِ خدا کا نام زینبؑ سے
رہ صبر و رضا میں ہو گیا وہ کام زینبؑ سے
مکمل کر گئے حق و صداقت کربلا والے
ہوا دونوں کی بنیادوں کا استحکام زینبؑ سے

ہوئے باطل کے سارے حوصلے ناکام زینبؑ سے
ملا روحِ نبیؐ کو خلد میں آرام زینبؑ سے !

امامت کی زباں بن کر اسے دنیا میں پہنچایا!
جو وابستہ کیا تھا شاہ نے پیغام زینبؑ سے

رہِ تسلیم جتنی فرض تھی شبیرؑ نے طے کی !!!
جو باقی منزلیں تھیں پا گئیں انجام زینبؑ سے

ہلا ڈالیں ترے ظلم و جفا کی ساری دنیا میں
نہ راس آیا الجھنا اے امیرِ شام زینبؑ سے

بہار آنے کو تھی جب گلشنِ ایمان و حرمت میں!
ہوئے اس وقت رخصت اکبرؑ گلفام زینبؑ سے

پھوپھی اماں بتاؤ اور کتنی دور چلنا ہے
سکینہ پوچھتی جاتی تھیں یہ ہر گام زینبؑ سے

مصائب کا بھلا کیا تذکرہ قیدِ مصیبت میں
لپٹ کر رو رہی تھی گردشِ ایام زینبؑ سے

تصور کیوں نہیں کرتا قیامت کے مناظر کا
کوئی کیوں پوچھتا ہے عصر کا ہنگام زینبؑ سے

کسے انکار ہو سکتا ہے محشر یہ حقیقت ہے
کنارے پر لگی ہے کشتیِ اسلام زینبؑ سے

سلام

سامنے میرے نہ لینا مرحب و عنتر کا نام!

لمنے میرے نہ لینا مرحب و عنتر کا نام ۔۔۔ ورنہ لے لونگا ابھی میں فاتح خیبر کا نام
سکلوں کو اُس کے سائے میں نہیں ملتی پناہ ۔۔۔ رہتا ہے تحریر جس دیوار پر حیدرؑ کا نام!
لۂ ایماں کے دم سے کعبہ کعبہ ہی رہا ۔۔۔ ورنہ اب کچھ اور ہی ہوتا خدا کے گھر کا نام
لے زینبؑ کے لیسر حملہ کرو اس شان سے ۔۔۔ یاد آجائے عدو کو حیدرؑ و جعفرؑ کا نام
نے تھے عباسؑ مولا دیں اگر اذن جہاد ۔۔۔ علقمہ ہی میں ڈبو دوں شام کے لشکر کا نام
لیلےٰ کے تڑپتے دل کی ڈھارس کیلئے ۔۔۔ حق نے اپنے ساتھ رکھا ہے علی اکبرؑ کا نام
پیغمبرؐ دلوں میں حشر تک تازہ رہے ۔۔۔ حق نے رکھا ہے اذاں میں اس لئے اکبرؑ کا نام
نی تھیں لیلےٰ پسر کی سنکے آوازِ اذاں ۔۔۔ کون لیتا ہے ذرا دیکھو مرے اکبرؑ کا نام
ں مڑ مڑ کے عابدؑ دیکھتے تھے ہر طرف ۔۔۔ جب بھرے دربار آیا زینبؑ مضطر کا نام
میں زینبؑ اکبرؑ و عباسؑ زندہ ہیں ابھی ۔۔۔ کس میں ہمت ہے کہ لے کوئی مری چادر کا نام
ٹھا کر مسکرائے رن میں اس انداز سے ۔۔۔ بچے بچے کی زباں پر ہے علی اصغرؑ کا نام
بھی روتا ہے کوئی اپنے پدر کی یاد میں ۔۔۔ لب پہ آتا ہے تڑپ کر شاہ کی دختر کا نام

روزِ محشر منحصر ہے میری بخشش آپ پر
ہے گنہ گاروں میں مولاؑ آپ کے محشر کا نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

ہر طرف جلوہ ذاتِ جلی بنتا ہے
اللہ کا جو مظہر ہو ولی بنتا ہے
بکھرے ہوئے اوصاف نبیوں کے ہیں جتنے
یکجا جمع کرے جائیں تو علیؑ بنتا ہے

مختلف انجمنوں کا کلام

حصہ اوّل

مختلف ممبر انجمنوں کے بے نظیر ماتمی کلام جن کو اس سے پہلے کبھی مرتب نہیں کیا گیا تھا۔

لیکن راہِ اطاعت میں سر کٹا کے چلے + یہ بندگی میں نیا انقلاب لا کے چلے !!!

(نوٹ)

میں ان انجمنوں سے معافی چاہتا ہوں جن کے صاحب بیاض کے فوٹو اور ان کی انجمنوں کے نام شائع نہ کر سکا۔ (وصی)

نوحہ نمبر

زمیں میں گود کے پالے چھپا کے آئی ہوں "

(از فضل لکھنوی)

سُنا ہے قید سے چھُٹ کر جو قافلہ پہنچا
خبر درد کی سُن کر ہر ایک گھر سے چلا
وطن میں فضل یہ زینبؑ نے دی تڑپ کے صدا
مدینہ جس سے تھا آباد وہ کوئی نہ رہا
زمیں میں گود کے پالے چھپا کے آئی ہوں
شہید بھائی ہوئے گھر لُٹا کے آئی ہوں!

کہاں جوان کی میت کہاں یہ سوختہ جاں
گہن میں بھر لہو کی شفق میں چاند نہاں
اُدھر تو قلب سے لپٹی رہوئی ستم کی سناں
اِدھر گلے سے لگائے تھے باپ نے ارماں
جواں کا داغ کلیجے پہ کھا کے آئی ہوں!
شہید بھائی ہوئے گھر لٹا کے آئی ہوں

قریب عصر نہ پوچھو کہ کیا ستم گذرا!
جسے رسولؐ نے پالا تھا وہ حسینؑ چلا!
فلک سے خون بہا اور زمیں سے خون اُبلا
کمر وہ ٹوٹی ہوئی اور خون بھرا چہرہ
زمیں میں گود کے پالے چھپا کے آئی ہوں
شہید بھائی ہوئے گھر لٹا کے آئی ہوں

نوحہ نمبر

امام برحق اہل رضا سلام علیک

(از مولانا حسرت موہانی)

امام برحق اہل رضا سلام علیک
شہید معرکۂ کربلا سلام علیک

گل مراد ولایت حسینؑ ابن علیؑ
تتمۂ شرف مصطفےٰ سلام علیک

ثبوت یہ ہے کہ نور شہادت کبریٰ
تری جبیں سے نمایاں ہوا سلام علیک

عبث ہے اور کہیں راہ صبر حق کی تلاش
تری مثال ہے جب رہنما سلام علیک

ترے طفیل میں حسرت بھی شہید وفا
یہی دعا ہے یہی مدعا سلام علیک

نوحہ نمبر

رونق غم کب ہے تنہا اشک افشانی کیساتھ

(رئیس امروہوی)

رونق غم کب ہے تنہا اشک افشانی کے ساتھ
یہ چمن سینچا گیا ہے خون سے پانی کے ساتھ

کیا حسینیت پھلی پھولی ہے آسانی کے ساتھ
سینکڑوں سر کٹ گئے اک ذکرِ قربانی کیساتھ

وہ نمازِ عصر وہ شبیؑر کے سجدے کی شان
دونوں عالم جھک گئے ہیں اک پیشانی کے ساتھ

خواجۂ قنبرؓ تری شاہانہ عظمت کے نثار
بوریائے فقر اور رنگِ سلیمانی کے ساتھ

عذر خواہ ماتم سرور ہے عابدؑ سے یزید!
معترفِ حق کا ہے باطل کس پشیمانی کے ساتھ

حق نمایاں ہو گیا قربانیٔ شبیرؑ سے!
اُٹھ گئے پردے سرِ زینبؑ کی عریانی کے ساتھ

مدتوں سے ہے عزا کی بزم افسردہ رئیس
شعلہ افشانی بھی لازم ہے گل افشانی کیساتھ

نوحہ نمبر

تیرا چالیسواں ہے برادر!

(از اشرف النساء)

بنت ہادی کے لاشہ پہ کہتی تھی خواہر
تیرا چالیسواں ہے برادر!
قید سے چھٹ کے آئی ہے مضطر!
تیرا چالیسواں ہے برادر!

لاڈلے فاطمہؑ اور علیؑ کے
پیارے تم تھے خدا و نبیؐ کے
پہ کفن بھی نہ آیا میسّر
تیرا چالیسواں ہے برادر

تو نے اُمت پہ سب گھر لٹایا!
رحم تجھ پر کسی نے نہ کھایا
پیاس میں پھیرا گردن پہ خنجر!
تیرا چالیسواں ہے برادر

تیرے قربان حق کے فدائی
تو نے نیزے پہ معراج پائی
لے گیا کشتیٔ دیں بچا کر
تیرا چالیسواں ہے برادر

لو علم اُٹھ کے بھائی کو دیدو
پیاسوں کو پانی پلا دو!
سو گئے کیسے دریا پہ جا کر
تیرا چالیسواں ہے برادر

شاہ کہتے تھے اسغرؑ بہن سے!
لے کے آنا صغراؑ کو وطن سے
کہہ رہی تھی بصد یاس خواہر
تیرا چالیسواں ہے برادر!

نوحہ نمبر

شور ہے لشکر میں آؤ خیمے چلکر لوٹ لیں

(از مولوی محمد علی صاحب)

شور ہے لشکر میں آؤ خیمے لوٹ لیں !!!
شہ کا بستر لوٹ لیں زینب کی چادر لوٹ لیں

غیظ میں عباس بولے حکم دیں گر شاہ دیں
سارا دریا پاٹ دیں لشکر کا لشکر لوٹ لیں

صرف یہ حکم الٰہی پر ہیں قائم ورنہ آج !
کل یزیدی فوج کو مل کے بہتر لوٹ لیں !

ہاتھ پہ اصغرؑ کو لیکر جب چلے بولے امام
اب تجھے دنیا سے کیا اب میرا گھر بھر لوٹ لیں

غش سے آنکھیں کھول دو اے میرے سجادؑ غیور
وقت آیا ہے کہ ماں پھوپھیوں کی چادر لوٹ لیں

اف یہ سناٹا یہ میداں ہو کا یہ دشت بلا
اس پہ یہ خطرہ نہ لشکر والے آکر لوٹ لیں

شہ کا ماتم شہ کی مجلس مومنوں کو وقت ہے
جسقدر چاہیں ثواب آئیں اور آکر لوٹ لیں !

نوحہ نمبر

چہلم ہے آج شہ عالی وقار کا

(ماہر نقوی)

چہلم ہے آج شہ عالی وقار کا ! — مہمان کربلا کا غریب الدیار کا !
دنیا کی جس پہ ساری مصیبت گزر گئی — محتاج کربلا میں رہا جو مزار کا
چالیس دن رہا جو پڑا ریگ گرم پر — تابوت اٹھ رہا ہے اسی دل فگار کا
آئے ہیں چھوٹ کے قید سے اہل حرم تمام — پہنے ماتمی لباس ہر اک سوگوار کا
جاتے ہیں کربلا سے وطن اہلبیت اب — چھٹتا ہے آج روضہ شہ نامدار کا
زینب یہ نوحہ کرتی ہے بھیا وطن چلو — تم بن ہے کون خواہر حیدر وقار کا
اکبر کدھر ہیں قاسم و عباس ہیں کہاں — ٹھہرائے کون پردہ کرے سوگوار کا
صغرا تمہیں جو پوچھے گی میں کیا بتاؤں گی — کیا حال ہوگا آہ دل بے قرار کا

چھبیس سال گزرے ہیں ماہر کو ہجر میں
مولا دکھاؤ پھر سے جلوہ مزار کا !

نوحہ نمبر

حق کے فدائی ہے ہے میرے بھائی

(عاشر رضوی)

زینب نے کہا بیٹے کے سر حق کے فدائی — ہے ہے میرے بھائی
مر جائے گی رو رو کے سمجھتی ہوں سکینہ — دشوار ہے جینا!

تم نے نہ آکے شکل اس کو دکھائی ۔ ہے ہے میرے بھائی
جو بولے گہہ احمدؐ مرسل ہے جہاں میں ۔ افسوس! احمدا افسوس!
اس حلق پہ بے دینوں نے شمشیر چلائی ۔ ہے ہے میرے بھائی
اسلام سے کس درجہ دلوں میں تھی عداوت ۔ کسی کی نہ اٹھائی گئی میت
تصویر نبیؐ خاک میں اعدا نے ملائی ۔ ہے ہے میرے بھائی
کیسی یہ شقاوت تھی کہ تشنہ ہی کو مارا ۔ جھولے کو جلایا
بے خوف و خطر مسند احمد بھی جلائی ۔ ہے ہے میرے بھائی!
سر کاٹ کے ہر ایک کا نیزے پہ چڑھایا ۔ خیموں کو جلایا
اس طرح سے کی بھرے گھر کی صفائی ۔ ہے ہے میرے بھائی
افسوس کہ ماں باپ نہ گلے ایک رسن میں ۔ اس رنج و محن میں
اور اس میں سکینہؑ کی ہے ننھی سی کلائی ۔ ہے ہے میرے بھائی!
جز خالق عالم نہیں اب کوئی بھی عازم ۔ ہمشیر ہے نادم
دیتی ہے ہر اک سمت یہ جنگل میں دہائی ۔ ہے ہے میرے بھائی

نوحہ نمبر

بولی بہن کہ اے شہ دلگیر الوداع

(از ذاخر لکھنوی)

بولی بہن کہ اے شہ دلگیر الوداع
چھٹتی لحد سے جاتی ہے ہمشیر الوداع
تربت پہ اس جگہ نہ ملی تم جہاں ہو دفن!

بگڑی ہوئی رہی میری تقدیر الوداع

یہ بین تھے رباب کے اصغرؑ کی قبر پر
اے میری جان اے میرے بے شیر الوداع

ماں کہتی تھی لپٹ کے یہ اکبرؑ کی قبر سے!
اے مصطفےٰ کے حسن کی تصویر الوداع!

عباسؑ سے یہ کہتی تھی کلثومؑ بار بار
اے جان نثار حضرت شبیرؑ الوداع

ماں نامراد رن میں پس دفن کہتی تھی
اک شب کے بیاہے قاسمؑ دلگیر الوداع

زینبؑ یہ لاش عون و محمدؑ پہ کہتی تھیں
ماں کر رہی ہے دفن کی تدبیر الوداع

ہنگام دفن شاہ یہ زینبؑ کے بین تھے!
قربان بہن ہو حضرت شبیرؑ الوداع

میں صدقے جاؤں دیتے ہو صغراؑ کو کچھ پیام
تم سے وداع ہوتی ہے ہمشیر الوداع

لیٹے ہوئے تھے تربت سرورؑ سے سب حرم
اک شور تھا کہ اے شہ دلگیر الوداع!

نوحہ نمبر

عاشور کی وہ شام کا منظر نہ پوچھئے!

عاشور کی وہ شام کا منظر نہ پوچھئے!

ٹوٹے کیسے چاند زمیں پر نہ پوچھئے
گزرے گی کیا بتولؑ کے دل پر نہ پوچھئے
احوالِ کربلا سے محشر نہ پوچھئے

اس درد پر نشاطِ دوعالم نثار ہے
ہے کتنا قیمتی غمِ سرور نہ پوچھئے!

اللہ رے ناصرانِ شہِ دیں کی عظمتیں
شبیرؑ کے یہ رخ ہیں بہتر نہ پوچھئے

ایوبؑ کی بھی روح نے چومے قدم شاہ
صبرِ جنابِ سبطِ پیمبرؐ نہ پوچھئے!

بازارِ شام میں کبھی دربارِ عام میں
گزری جو اہلبیتؑ کے دل پہ نہ پوچھئے

کتنے دیں بچائی ہے طفلِ صغیر نے
تھا کتنا وزنی آہ پہ لشکر نہ پوچھئے!

للہ اب تو رسمِ یزیدی کو چھوڑیئے
افسانہ درد و رنج کا ہنس کر نہ پوچھئے

دل کی نگاہ سے انھیں دیکھیں تو اہلِ ہوش
آتمؔ وہ نازِ حق تھے بہتر نہ پوچھئے!

نوحہ نمبر

زینبؑ کے لاڈلے ہائے زینبؑ کے لاڈلے

یہ کربلا کی جنگ یہ بچوں کے ولولے

آیا ہوا ہے تیغ کا پانی گلے گلے!
ڈوبے ہوئے ہیں شام کے لشکر کے منچلے
ہم صورت بتولؑ کی آغوش کے پلے!
زینبؑ کے لاڈلے ہیں یہ زینبؑ کے لاڈلے

پیاسے کبھی ہیں لہو میں نہائے ہوئے کبھی ہیں
کم عمر کبھی ہیں جان لڑائے ہوئے کبھی ہیں
مرتے ہیں اور موت پہ چھائے ہوئے کبھی ہیں!
ہم صورت بتولؑ کی آغوش کے پلے
زینب کے لاڈلے ہیں یہ زینب کے لاڈلے

جنگ آزما یہ راحت جاں ہو گئے ہیں کیا
مانوس تیغ و تیر و سناں ہو گئے ہیں کیا
یہ بچے یوں ہی آپ کے جواں ہو گئے ہیں کیا
ہم صورت بتولؑ کی آغوش کے پلے
زینبؑ کے لاڈلے ہیں یہ زینب کے لاڈلے

تیروں کے وار لیتے ہیں سینوں پہ بے دھڑک
تیغوں کی بجلیوں سے جھپکتی نہیں پلک
بچے ہیں مدت سے ابھی کھیلیں گے دیر تک!
ہم صورت بتولؑ کی آغوش کے پلے
زینب کے لاڈلے ہیں یہ زینب کے لاڈلے

تیروں سے غازیوں کی جگہ ہیں چھدے ہوئے!
سر فخر سے بلند ہیں سینے تنے ہوئے!

راہِ خدا میں دونوں ہیں دولہا بنے ہوئے

ہم صورتِ بتولؑ کی آغوش کے پلے
زینبؑ کے لاڈلے ہیں یہ زینبؑ کے لاڈلے

آقا کی بیکسی کا الم لے کے آئے ہیں!
شام حرم سرا میں بھی دم لیکے آئے ہیں
ماں کی دعا میں شہ کے قدم لیکے آئے ہیں

ہم صورتِ بتولؑ کی آغوش کے پلے
زینبؑ کے لاڈلے ہیں یہ زینبؑ کے لاڈلے

نکلے ہیں سر بکف یہ حسینیؑ سپاہ سے!
سیدھا جناں کا عزم ہے اب رزم گاہ سے!
آتے ہوئے شباب کو لے لیں گے راہ سے!

ہم صورتِ بتولؑ کی آغوش کے پلے
زینبؑ کے لاڈلے ہیں یہ زینبؑ کے لاڈلے

ماں چاہتی تھی جو وہی سامان ہو گئے!
اکبرؑ سے پہلے رن میں یہ بیجان ہو گئے!
ہم صورتِ رسولؐ پہ قربان ہو گئے

ہم صورتِ بتولؑ کی آغوش کے پلے
زینبؑ کے لاڈلے ہیں یہ زینبؑ کے لاڈلے

اے نجم منہ نہ پھیریں گے اُمیدوار سے
ہوں گے سفارشی یہ شہِ ذی وقار سے
ماموں کے مدح خواں کو بچالیں گے نار سے

ہم صورتِ بتول کی آغوش کے پلے!
زینبؑ کے لاڈلے ہیں زینبؑ کے لاڈلے

نوحہ نمبر

ہائے پائمال کربلا قاسمؑ

رونقِ دشتِ نینوا قاسمؑ — جانِ زہرا کے دلربا قاسمؑ
اے شہیدِ رہِ وفا قاسمؑ — یہ نیا ظلم ہو گیا قاسمؑ
ہائے پائمال کربلا قاسمؑ

کیا اسی وقت موت آنی تھی — ادھ کھلا پھول زندگی تھی
کچھ لڑکپن تھا کچھ جوانی تھی — اے جواں مرگ خوش ادا قاسم
ہائے پائمال کربلا قاسمؑ

حسن و صورت پہ دو جہاں صدقے — تیکھی چتون پہ تجلیاں صدقے
موت پر عمرِ جاوداں صدقے — جس نے دولہا بنا دیا قاسمؑ
ہائے پائمال کربلا قاسمؑ

جان دینے وطن سے آئے تھے — فکرِ رخصت میں سر جھکائے تھے
کیا سفارش پدر کی لائے تھے — اذن کس طرح مل گیا قاسمؑ
ہائے پائمال کربلا قاسمؑ

شہِ مظلوم کے دلارے ہو! — مادرِ غم زدہ کے پیارے ہو
بیوگی کے تمہیں سہارے ہو! — ماں سے کیونکر ملی رضا قاسمؑ

شش جہات کانپ گیا — کاروانِ حیات کانپ گیا
عرصۂ کائنات کانپ گیا — پھول سا جسم یہ جفا قاسمؑ
ہائے پامالِ کربلا قاسمؑ

یوں صداقت پہ جان کھوتے ہیں — آج تک حق پرست روتے ہیں
سچ ہے شیروں کے شیر ہوتے ہیں — یہ سن و سال یہ وغا قاسمؑ
ہائے پامالِ کربلا قاسمؑ

سرفروشی کی شان کیا کہنا — ہاشمی آن بان کیا کہنا
اے حسینی جوان کیا کہنا — راحتِ جانِ مجتبیٰؑ قاسمؑ
ہائے پامالِ کربلا قاسمؑ

طفلِ گلگوں قبا سلام علیک — مردِ جنگ آزما سلام علیک
وارثِ لافتیٰ سلام علیک — تجھ پہ اس شان پر فدا قاسم
ہائے پامالِ کربلا قاسمؑ

نوحہ نمبر ۷۸

اے گود کے مسافر اے چھ مہینے والے

اے غم کے راحتِ جاں اے دردِ دل کے پالے
انسان تیرے غم میں کس طرح دل سنبھالے
اے گود کے مسافر اے چھ مہینے والے
بے دودھ ہی سلایا آغوشِ کربلا نے!

دو دن کی تشنگی میں لے تیر کے نشانے
اے گود کے مسافر اے چھ مہینے والے

اس کمسنی میں ایسی انسانیت نباہی !
کیا کام کر گیا ہے بے تیغ کے سپاہی !
اے گود کے مسافر اے چھ مہینے والے

ان کی رضا بھی لے لی کیسے یہ انشالے
ایسے کہیں نہ دیکھے ماں باپ کے دلارے
اے گود کے مسافر اے چھ مہینے والے

بستر ہے کیوں زمیں پر سوچا ہے کیا یہ جی میں!
کیا نیند آ گئی ہے جنگل کی چاندنی میں
اے گود کے مسافر اے چھ مہینے والے

یہ تیری بے زبانی اور یہ پیام اصغرؑ
کرتا ہے نصر حاضر تجھکو سلام اصغرؑ
اے گود کے مسافر اے چھ مہینے والے

روتی ہے قوم اب تک وہ کشتۂ ستم ہے
ہر گھر میں تیرا جھولا ہر دل میں تیرا غم ہے
اے گود کے مسافر اے چھ مہینے والے

بے شیر تیرے غم میں سب جان کھو رہے ہیں
مائیں بھی رو رہی ہیں بچے بھی رو رہے ہیں
اے گود کے مسافر اے چھ مہینے والے

یہ نجم تیرا شاعرِ دردِ نہاں کے صدقے
دل کو زباں بنا دے سوکھی زباں کے صدقے
اے گود کے مسافر اے چھ مہینے والے

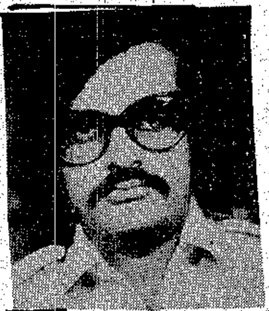

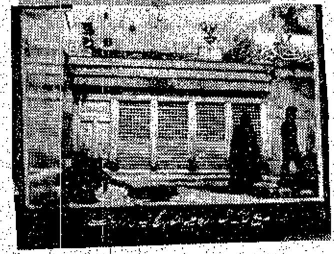

نوحہ نمبر

سلام

از روشن علی عشرت

غموں کی دھوپ میں سایہ دکھائی دیتا ہے
علم کا جب بھی پھریرا دکھائی دیتا ہے
حسین عزم سراپا دکھائی دیتا ہے
اگرچہ دشت میں تنہا دکھائی دیتا ہے

اندھیری شب میں اُجالا دکھائی دیتا ہے
ضیا فگن کوئی خیمہ دکھائی دیتا ہے
سمٹ کے آتی ہے جب کربلا تصوّر میں
نہ ہم سے پوچھئے کیا کیا دکھائی دیتا ہے

وہ رُعب حضرت عباسؑ ہے ترائی میں!
سمٹتا مشک میں دریا دکھائی دیتا ہے
اسی زمین کو ہے فوق دونوں عالم میں
جہاں سے عرش معلّٰی دکھائی دیتا ہے

جلوس جب بھی گزرتا ہے سوگواروں کا
منافقوں کو تماشا دکھائی دیتا ہے
حسین جیسا کہاں کوئی مصحف ناطق!
شہید ہو کے بھی گویا دکھائی دیتا ہے
شفق کی سمت اُٹھاتا ہوں جب نظر عشرت
لہو لہو وہی چہرا دکھائی دیتا ہے!

نوحہ نمبر

حسینؑ کیا ہے؟

از روشن علی عشرت

حسینؑ جدّتِ معنیٰ، حسینؑ حُسنِ خیال
حسینؑ فہم کی وسعت، حسینؑ اوجِ کمال
حسینؑ ذہن کی رفعت، حسینؑ زورِ بیاں
حسینؑ شعر کی ندرت، حسینؑ فن کا جمال

حسینؑ روحِ سخن، کاوشِ سخنور ہے
حسینؑ فکر کی تابش، قلم کا جوہر ہے

حسینؑ تیرگیٔ یاس میں امید کا نور
حسینؑ عظمتِ محنت، کفالتِ مزدور
حسینؑ رحمتِ معبود ہر کسی کے لئے
حسینؑ درد کا درماں، حسینؑ دل کا سرور

حسینؑ لطف و عنایات کا سمندر ہے
حسینؑ عدل و مساوات کا پیمبر ہے

حسینؑ عزم، حسینؑ انقلاب تازہ ہے
حسینؑ جوشِ مجاہد، حسینؑ ارادہ ہے
حسینؑ نبض کی حدّت، حسینؑ گردشِ خون!
حسینؑ جہدِ مسلسل، حسینؑ نعرہ ہے

صلیب و دار کی منزل میں حوصلہ ہے حسینؑ
دبا سکا نہ جسے ظلم وہ صدا ہے حسینؑ
حسینؑ ظلم کی آندھی میں شمعِ عزم کی لو
حسینؑ نرغۂ باطل میں ذوالفقار کی رو
حسینؑ حق کا سپاہی، حسینؑ ناصرِ حق!
حسینؑ فاتحِ ظلمت، حسینؑ صبح کی ضو
حسینؑ جیسا کوئی سورما بنا نہ آسکا
زمانہ تھک گیا لیکن جواب لا نہ سکا
حسینؑ مصحفِ ناطق ہے استخارہ ہے!
حسینؑ آیتِ قدرت کا استعارہ ہے
حسینؑ صاحبِ تطہیر، پیکرِ تقویٰ!
حسینؑ حق ہے، حقائق کا گوشوارہ ہے
حسینؑ ہادئ عقلِ سلیم ہے لوگو!
حسینؑ شرحِ الف لام میم ہے لوگو!
حسینؑ واقعۂ شب میں چراغِ جرأت ہے
حسینؑ جادۂ مشکل میں استقامت ہے
حسینؑ دیں کا محافظ حسینؑ کفر شکن
حسینؑ ضربِ ید اللہ، حسینؑ ہیبت ہے!
حسینؑ ہی سے محمدؐ کا نام باقی ہے
خدا گواہ خدا کا کلام باقی ہے!
حسینؑ صدق کی عظمت حسینؑ سچا ہے

حسینؑ زخم سراپا، حسینؑ پیاسا ہے
حسینؑ ضبط پہ قادر، حسینؑ صبر و رضا
حسینؑ عبد، حسینؑ ارتقائے سجدہ ایسے
سرِ فلک نہ سرِ کُرّۂ زمیں دیکھا
حسینؑ جیسا نمازی کہیں نہیں دیکھا

حسینؑ وارثِ منبر، حسینؑ عرش مقام
حسینؑ سے ہے شریعت، حسینؑ سے اسلام
یزید عضوِ معطّل، حسینؑ روحِ رواں
حسینؑ ہادیِ دوراں، حسینؑ سب کا امام
غلط نہیں جو تہ مشرقین کہتے ہیں!
وہ عقلِ کُل ہے جسے ہم حسینؑ کہتے ہیں!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محبتِ حیدرِ کرارؑ بھی کیا شئے ہے عروج
یعنی انسان کو انسان بنا دیتی ہے

سوز و گداز و جنازہ حسینؑ کا

انجمن کاروانِ حسینؑ

در وفاتِ ... حسینؑ کا

صاحب بیاض
جناب واحد حسین صاحب

لائبریری

بغیر الفتِ آلِ نبیؐ جو ہو گی نماز
وہ بندگی نہیں توہینِ بندگی ہو گی
(عروج)

"روشن ہو دل کی آنکھ تو جلوا دیکھائی دے"

روشن ہو دل کی آنکھ تو جلوا دیکھائی دے
پیاسے کو ریگزار میں دریا دیکھائی دے!
جن کو غمِ حسینؑ کا جلوہ دیکھائی دے
دُنیا میں ہر کوئی اپنا دیکھائی دے
رحم کا نصیب جاگا حرمؑ کو لگا ہیں ملیں تو پھر!
ظلمت میں شب کی نور کا تڑکا دیکھائی دے!
دل کو غمِ حسینؑ سے بس کین یوں ملی!
جیسے کہ تیز دھوپ میں سایہ دکھائی دے
ہے تشنگی حسینؑ کی سر چشمۂ سبیل!
لاؤ اُسے اگر کوئی پیاسا دکھائی دے!
اکبرؑ ملے حسینؑ کو اللہ رے نصیب
جب چاہیں تب نبیؐ کا سراپا دیکھائی دے
اُس دم دلِ حسینؑ کا عالم نہ پوچھئے!
جب وقت عصر قاصدِ صغرا دیکھائی دے
حالت دل ربابؑ کی کس طرح ہو بیاں
جس وقت سے شیر خوار کا جھولا دیکھائی دے
جلتے ہوئے خیام کی پھیلی ہے روشنی!

دیکھے کوئی تو ظلم کا نقشہ دکھائی دے
مدت سے ہے ظفر کو زیارت کی آرزو
کب دیکھئے حسینؑ کا روضہ دکھائی دے

بتلائے کوئی سید سجاد کیا کہیں!
جب بے کفن حسینؑ کا لاشہ دکھائی دے
ساقی پلا دے جام حب مرتضیٰؑ
مجلس میں بھی غدیر کا نقشہ دکھائی دے

گھبرائیں اہل شام نہ کس طرح جب انہیں
عباسؑ میں علیؑ کا سراپا دکھائی دے

احسان مند کیوں نہ ہوں زہرہؑ کے لالؑ کے

احسان مند کیوں نہ ہوں زہرہؑ کے لالؑ کے
پستی سے لے گیا جو بشر کو نکال کے
ایسے پسر خدا نے دیئے ہیں بتولؑ کو
دونوں ہی آئینہ ہیں نبیؐ کے جمال کے

قرآن ہے گواہ! زمانہ بھی ہے گواہ!
نقشے بدل دیئے ہیں علیؑ نے جلال کے
مقتل رہی رہے گا حسینؑ غریب کا
جس دشت میں نشان ہیں زہرہؑ کے بال کے

شبیر نے دقارِ شجاعت بڑھا دیا
سینے سے نوجوان کے برچھی نکال کے

تھی کس کی پیاس تیز یہ اکبرؑ سمجھ گئے
اپنی زباں دہن میں شہِ دیں کے ڈال کے

اکبرؑ کو یاد کر کے یہ زینبؑ کے بین تھے
موت آگئی ہوئے جو دہ اٹھارہ سال کے

کیسے بیاں ہو ثانیٔ زہرہؑ کا مرتبہ
اسلام پر فدا کیا بچوں کو پال کے

اصغرؑ کو دفن کر کے کہا ہو گا شاہ نے
رکھنا زمیں میری امانت سنبھال کے

عاشور کی وہ شام جو آئی رہی قریب
ہوتے رہے بہم سر و ساماں ملال کے

کیا مرتبہ ہے لشکرِ ایماں کا اے ظفر
لائے ہیں سب کو شاہِ جہاں دیکھ بھال کے

نوحہ نمبر

حشر میں حسن لے خدا شافع محشر کی قسم

حشر میں حسن لے خدا شافع محشر کی قسم!
تیرے شبیرؑ پہ کیا گزری پیمبرؐ کی قسم!

اور رہی جنگ کا نقشہ میرے مالک ہوتا
سب ہی ایک ساتھ اگر لڑتے بہتر کی قسم!
اپنے نانا سے تیرے دین ملے اور تجھ سے خدا
سرخرو میں ہوا خون علی اصغرؑ کی قسم
آئی جب شام کے بازار میں عصمت میری
ایک ہنگامہ تھا ہنگامۂ محشر کی قسم!
وہ فصاحت تھی کہ یاد آیا علیؑ کا خطبہ
مسجد کوفہ کے محراب کی، منبر کی قسم
جس سے دل کانپ گئے خستہ جگر زینبؑ نے
کی وہ تقریر بلب وہ لہجۂ حیدرؑ کی قسم
میرے ماں جائے پہ ہوں عونؑ و محمدؑ قرباں
ہے یہ زینبؑ کی تمنا علی اکبرؑ کی قسم

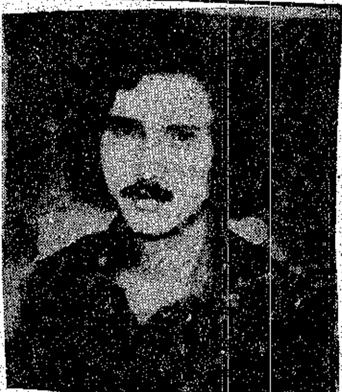

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

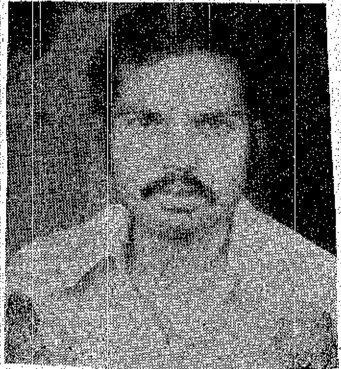

صاحب بیاض

حسین ابن علیؑ سے مانگتا ہوں صبر کا صدقہ
وفا کی بھیک کا طالب ہوں عباس دلاور سے

انجمن عزاداری ابوطالبؑ

سادات کالونی ۲۹۴/۲۰ فیڈرل بی ایریا کراچی

تعداد ممبران: ۲۰۰

خود مر کے دینِ پاک نبیؐ کو جلا گئے!
نقوی یہ کربلا کے بہترؑ کا کام تھا

"اے آنکھ غمِ شاہ میں ہو اشک فشاں اور"

اے قلبِ حزیں چاہیئے کچھ سوزِ نہاں اور
اے آنکھ غمِ شاہ میں ہو اشک فشاں اور
اے ماتمِ شبیر سے مُنہ موڑنے والو!
لاؤ گے کہاں سے کوئی سردارِ جناں اور

کونین کا محور ہے درِ آلِ پیمبرؐ
چھوڑے گا جو اس در کو تو جائے گا کہاں اور
اشکِ غمِ سرورؑ میں سکونِ دلِ زہراؑ
اے نوحہ گرو آہ و بکا اور فغاں اور

زہراؑ کے سوا بنتِ پیمبرؐ نہیں کوئی
لائے او زمانہ کوئی خاتونِ جناں اور
بستر پہ پیمبرؐ کے علیؑ تھے شبِ ہجرت
لیکن رہا کفار کو تا صبح گماں اور

ارزق سے کہا قاسمؑ نوشاہ نے رن میں
ہاں بھیج مقابل پہ اگر کوئی جواں اور
تھے یوں تو سبھی شیر سپاہ شہِ دیں میں
تھا عونؑ و محمدؑ کا مگر عزم جواں اور

شبیرؑ سے کہتے تھے حبیبؑ ابنِ مظاہر
مل جائے تو سو بار تصدق کروں جاں اور
اک معجزہ ہے آلِ محمدؐ کی فضیلت

تھی تیغ علیؑ قبضۂ عباسؑ علیؑ میں!
دُنیا جو چھپاتی ہے تو ہوتی ہے عیاں اور

خوں پیتی تھی اعدا کا تو ہوتی تھی رواں اور

بیٹے سے کہا حُر نے چلا جب سوئے شبیرؑ
کہ تیر کا مزہ اور ہے یہ آب رواں اور

اکبرؑ سے کہا شہؑ نے کہ لہجے میں نبیؐ کے
اک بار سنا دو ہمیں تم اپنی اذاں اور

شہ کہتے تھے اصغرؑ سے نہ آ جائے قیامت
ہونٹوں پہ نہ پھیرا ہے میری جان خشک زباں اور

کافی تھیں نہ کیا بیڑیاں پاؤں میں لعینو!
پہنائی جو بیمار کو زنجیر گراں اور!

مرنے پہ سکینہؑ کے نظر آئے حرم کو
تھے پشت پہ بچی کے جو دُرّوں کے نشاں اور

سرمایۂ ہستی میں یہی اشک یہ نوحے
تقوی غم سرور میں رہو نوحہ کناں اور

"نہ مل سکے گا وہ جوہر جو ذوالفقار میں ہے"

غمِ حسینؑ جو ہر قلب سوگوار میں ہے
فراتِ اشکِ عزا چشم اشکبار میں ہے
گہر سے بڑھ کے ہے اشکِ عزا میں تابانی

یہ آب و تاب کہاں دُرِ شہوار میں ہے!
جواب تیغِ یداللہ ڈھونڈھنے والا!
نہ مل سکے گا وہ جوہر جو ذوالفقار میں ہے

نہ بچ سکا یہ جبریئل ضربِ حیدر سے
قضائے مرحب و عنتر تو کس شمار میں ہے
بجھا ہی دیں گے یہ اشکِ عزا جہنم کو
کہ ایک سیل رواں چشمِ اشکبار میں ہے

حسینؑ خاک میں اصغرؑ کو کیوں چھپاتے ہو
رباب جھولے پہ پھر رکھے انتظار میں ہے
حسینؑ جائیں تو کس طرح جائیں مرنے کو
سکینہؑ لپٹی ہوئی باپ کے مزار میں ہے

دلوں سے آلِ محمدؐ کے ہو کے گزرا ہے!
وہ تیرِ ظلم جو حلقومِ شیر خوار میں ہے
ہو جس کے ورثہ میں زہراؑ کی چادرِ تطہیر
بہ ہیر سر وہی دربارِ نابکار میں ہے!

قرارِ دل کے لئے کربلا چلو نقوی!
سکونِ قلب اگر ہے تو اس دیار میں ہے!

"تبلیغِ دینِ حق تو پیمبرؐ کا کام تھا"

تبلیغِ دینِ حق تو پیمبرؐ کا کام تھا!

نصرت نبیؐ کی حیدرؑ و صفدر کا کام تھا
چھوڑا نشان ضرب پہ جب جبرائیلؑ پر!
یہ بس علیؑ کی تیغ دو پیکر کا کام تھا
روشن کئے چراغ ہواؤں کے دوش پر
یہ حوصلہ بتولؑ کا حیدرؑ کا کام تھا
تنہا سپاہِ شام سے دریا کو چھینتا
عباسؑ ابنِ فاتح خیبر کا کام تھا
قبضہ میں تھی فرات مگر لب نہ تر کئے
یہ کام ابنِ ساقیٔ کوثر کا کام تھا
دیکھی نہ ماں دکھ کے کلیجے ہلا دئیے
یہ طرزِ جنگ بس علی اصغرؑ کا کام تھا
اصغرؑ کو ڈھونڈھتی تھی اندھیروں میں رات کے
زنداں میں بس یہ بانوئے مضطر کا کام تھا
خود مر کے دین پاک نبیؐ کو جلا گئے
نقوی یہ کربلا کے بہتّر کا کام تھا

جدائی کی مصیبت میں نہ تڑپاؤ علی اصغرؑ

صدا دیتی ہے مادر اب تو آ جاؤ علی اصغرؑ
جدائی کی مصیبت میں نہ تڑپاؤ علی اصغرؑ
زمانہ یاد رکھے حشر تک ننھی سی قربانی

شجاعت کے وہ جوہر آج دکھلاؤ علی اصغرؑ
چلے ہو نصرتِ حق کے لئے بابا کی گودی میں
کہیں اعدا کے نرغے میں نہ گھبراؤ علی اصغرؑ
یہ کہہ کر دے دیا مادر نے آغوشِ شہِ دیں میں
نہ پینا تو نہ پانی کا اگر پاؤ علی اصغرؑ
نہ کھاؤ خوف ماں کی گود اجڑے تو اجڑ جائے
لگے گا تیر ظالم شوق سے کھاؤ علی اصغرؑ
یہ سنتے ہوں ستم کا تیر کھا کر مسکرائے تھے
گلے کا زخم مادر کو ابھی دکھلاؤ علی اصغرؑ
صدائیں دیتی ہے تم کو کبھی جنگل کو تکتی ہے
سکینہؑ مضطرب ہے، شکل دکھلاؤ علی اصغرؑ
نگاہیں ڈھونڈتی ہیں لال تمہیں ہوک اٹھتی ہے
جہاں تم ہو وہاں ماں کو بھی بلاؤ علی اصغرؑ
لبوں کو پیار سے چومو لگا کر اپنے سینے سے
تم اپنی ننھی بانہوں کو تو پھیلاؤ علی اصغرؑ
یہ بانو کی فغاں تھی ساتھ مجھ کو لے چلو اصغرؑ
کہ تم تربت میں بن مادر نہ گھبراؤ علی اصغرؑ
کہ اب راتوں کو تم سو یا کرو گے شہ کے سینے پر
تمھیں آکر سکینہؑ کو یہ سمجھاؤ علی اصغرؑ
علی اصغرؑ کہاں ہیں مجھ سے جب پوچھے گی وہ دکھیا
کہوں گی کیا میں صغراؑ سے یہ بتلاؤ علی اصغرؑ

ذکی ماں نے کہا رو رو کے یہ ننھی سی تربت پر
جو بیتی رن میں مادر کو بھی بتلاؤ علی اصغرؑ

اماں اسلام کو آخر ملی شبیرؑ کے در سے!

اُٹھا طوفان غم انگڑائیاں لیتا سمندر سے!
غضب ہوگا کہیں اونچا جو پانی ہو گیا سر سے
پریشاں پھر رہا تھا جبر و استبداد سے ہر سو!
اماں اسلام کو آخر ملی شبیرؑ کے در سے
خدا سے دو جہاں سے مرتبہ پوچھو پیمبرؐ کا
علی مرتضیٰؑ کا مرتبہ پوچھو پیمبرؐ سے
تمہاری فوج لاتعداد یہ تنہا مگر پھر بھی
بہادر ہو تو لے لو کھاٹ عباسؑ دلاور سے
علیؑ کا زور بازو فوقیت رکھتا ہے عالم پر
میرا کہنا نہ مانو پوچھ لو جبرائیلؑ کے پر سے
یہی انصاف عالم ہے تو اس عالم کو کیا کہیئے
محمدؐ کا نواسا اور پانی کے لئے ترسے!
حسینؑ ابن علیؑ سے مانگتا ہوں صبر کا صدقہ
وفا کی بھیک کا طالب ہوں عباسؑ دلاور سے
جو حق نا آشنا ہیں ان کو کوئی کیسے سمجھائے
کہ موتی گر رہے ہیں اشک بنکر دیدۂ تر سے!

اسی کا نام ہے کیا وحدتِ فکر و نظر محسن
پیمبرؐ سے محبت اور دشمنی آلِ پیمبرؐ سے!

"کیوں محمدؐ کے نواسے کو کفن تک نہ دیا؟"

از رسوا میرٹھی

غلغلہ ہوا کرتی ہے ہر رنج کے افسانے کی
درد سہنے کی الم سہنے کی غم کھانے کی
کلمہ گو یہ اک بات ہے سمجھانے کی
رسم ہے سارے مسلمانوں میں دفنانے کی
کیوں محمدؐ کے نواسے کو کفن تک نہ دیا!

غسلِ میّت کو بصد رنج و محن دیتے ہیں
بے وطن ہو تو یہ داہلِ وطن دیتے ہیں
اور غریبوں کو تشفی کے سخن دیتے ہیں
چندہ کر کے مسلمان کفن دیتے ہیں
پر محمدؐ کے نواسے کو کفن تک نہ دیا!

آج ڈائر کا تو سب شکوہ بیداد کریں
آج اے رسوا اس افسانے کو سب یاد کریں
قائم اس کے لئے ایک سوگ کی بنیاد کریں
سبطِ احمدؐ کی شہادت پہ نہ فریاد کریں + جسکی میّت کو اس امت نے کفن تک نہ دیا

بلند کردو اذانِ اکبرؑ

از قلم حسن الحسن نقوی ابن موجد کراچی

سُنی جو لوگوں نے کربلا میں — صدائے اکبرؑ، اذانِ اکبرؑ
کہا اُنھوں نے یہ سر اُٹھا کر — وہ دیکھو خود آ گئے پیمبرؐ
اللہ اکبر، اللہ اکبر

اُن ہی کا چہرہ اُن ہی کی صورت — اُنھیں کی آواز ہے سراسر
خود ہی وہ اذان دے رہے ہیں — بلال کو ایک طرف ہٹا کر
اللہ اکبر، اللہ اکبر

کہا تھا بیشک اُنھوں نے اکثر — کہ چھوٹا اپنا بڑا برابر
نہیں ہے ان میں سے کوئی کمتر — جہادِ اصغر اذانِ اکبرؑ
اللہ اکبر، اللہ اکبر

ظہر پڑھنے کو جا رہا ہے — خدا کا چھوٹا سا ایک لشکر
مقابلہ کیا کرے گا اُس سے — یزید کے لشکروں کا لشکر
اللہ اکبر، اللہ اکبر

اِذا صَبرتم یہ گامزن ہے — حسینؑ کا چھوٹا سا ایک لشکر
حسینؑ کے پیچھے باندھی صف — سُنی جو سب نے اذانِ اکبرؑ
اللہ اکبر، اللہ اکبر

نمازی آدھے نماز میں ہیں — آدھے سینہ سپر بنا کر
صلوٰۃ وسطیٰ کی ہے حفاظت — یہ شانِ عابدؑ یہ شانِ اکبرؑ

اللہ اکبر! ، اللہ اکبر!

نماز کے تھے وہ پڑھنے والے ۔ سلام اُن پر صلوٰۃ اُن پر
ہمارے کانوں میں آ رہی ہے ۔ ابھی تلک وہ اذانِ اکبرؑ

اللہ اکبر! ، اللہ اکبر!

وہ آج بھی کہہ رہے ہیں ہم سے ۔ بلند کر دو اذانِ اکبرؑ
پڑھو نمازیں بھی سجدوں میں ۔ اذانِ اکبر سُنا سُنا کر

اللہ اکبر! ، اللہ اکبر!

محمدؐ اپنے امام کُل ہیں ۔ علیؑ انہی کا ہے ایک برادر
کہ جن کا پوتا ہے ایک اصغرؑ ۔ انھیں کا پوتا ہے ایک اکبرؑ

اللہ اکبر! ، اللہ اکبر!

ہے ابن موجد انھیں کا حاکم

اللہ اکبر! ، اللہ اکبر!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

مجرئی ماتمِ اربابِ وفا آج بھی ہے
نالۂ فاطمہؑ زہراؑ کی صدا آج بھی ہے

[illegible]

فوٹو صاحبِ بیاض
جناب ساجد ابن احسان امروہوی

ماتمِ شبیرؑ میں کیا کیا عطا ہوتا رہا
مجرئی خود دردِ ہی بڑھکر دوا ہوتا رہا

نوحہ نمبر

"کہاں وہ تشنہ دہانی کہاں لب شبیرؑ"

کہاں وہ تشنہ دہانی کہاں لب شبیرؑ
یہ ایک ہلکی سی ظلم و ستم کی ہے تصویر
اثر ہوا نہ تھا وہ استغاثۂ شبیرؑ
گلے میں طوق گراں بار پاؤں میں زنجیر
نظر کے سامنے نقشہ ہے حق و باطل کا
جواب زینبؑ و عباسؑ مل نہیں سکتا
یہ ایک ادنیٰ سا صدقہ غم حسینؑ کا ہے
ادھر تو زینبؑ مضطر نے دل کو تھام لیا
رسولؐ زادیاں بلوے میں ہیں برہنہ سر
کلیجے ہل گئے یہ صبر و ضبط کی منزل
وہ ہچکیاں وہ سکینہؑ وہ بے کسی وہ اشک

اثر دکھا کے رہا ان میں فاطمہؑ کا شیر
کسی کے سینے میں برچھی کسی کے حلق میں تیر
تڑپ کے گر گیا جھولے سے اصغرؑ بے شیر
ہزار مرحبا اے عزم عابدؑ دلگیر
ادھر ہیں صرف بہتر ادھر ہے فوج کثیر
نہ ایسا بھائی جہاں میں نہ ایسی ہے ہمشیر
سمٹ کے آ گئی اشکوں میں خلد کی جاگیر
ادھر حسینؑ کی گردن پہ پھر گئی شمشیر
نہیں ہے نام کو بھی شرم تجھ میں قوم شریر
یہ زخمی پشت یہ درے یہ طوق یہ زنجیر
وہ قید خانہ وہ راتیں وہ ظلمتیں وہ اسیر

رہ حسینؑ سے ہم کو کوئی ہٹا نہ سکا
ملا دی خاک میں احسان وقت کی تدبیر

نوحہ نمبر

گھر آ ابھی جا میرے اصغرؑ کہ شام ہوتی ہے
گھر آ ابھی جا میرے اصغرؑ کہ شام ہوتی ہے

یہ بین کرتی ہے ماں اور جان کھوتی ہے!

ہے کوزہ ہاتھ میں اور ہے نظر سوئے مقتل
سکینہؑ تشنہ دہانی پہ بیتر سے روتی ہے

اندھیری رات یہ دشتِ بلا کا سناٹا
حرم تو جاگتے ہیں کائنات سوتی ہے

وہ شیر خوار وہ باچھوں پہ خون کے قطرے
قضا نثار الٰہی موتیوں پہ ہوتی ہے

نہ جائے گا دلِ فطرت سے غم شہیدوں کا
تڑپ کے رات بھی اشکوں سے منہ کو دھوتی ہے

زمیں کو عذر ہے اور آسماں کو ہے انکار!
رُخِ حسینؑ کی زینت لہو سے ہوتی ہے

نہ کوئی خیمہ، نہ مسند، ہے ایک آگ کا ڈھیر
رسولِ پاک کی عترت زمیں پہ سوتی ہے!

بکھرا تھا صبح کو گھر عصر کو ہوا تاراج!
قیامت آلِ محمدؐ کی رات ہوتی ہے!

نہ ہے نہ بالی سکینہؑ کے گوشوارے بھی!
چچا کو اپنے بہت یاد کر کے روتی ہے!

غمِ حسینؑ کا لے دے کے ہے یہ سرمایہ
یہ چشمِ گریہ جو موتی سے کچھ پروتی ہے

یہ خونِ ظلم کے دامن سے دھل نہیں سکتا
ہزار دنیا شہیدوں کا خون دھوتی ہے

یہ پیروی ہے جناب اویسؓ قرنی کی!
یہ قوم سینوں میں چھریاں اگر چبھوتی ہے

جہاں میں اجرِ رسالتؐ تو کیا ادا ہوگا
یہ دُنیا بیج عداوت کا خوب بوتی ہے

وہ جس کو اہلِ نظر جانِ کائنات کہیں
وہ دردِ لذّتِ غم رُوح میں سموئی ہے

جہاں میں چشمِ حقیقت پر رکھ سکے گی انھیں
یہ اَشکِ غم نہیں دامن پہ اپنے موتی ہے

پکار رہی ہے حرم کو جو قوم نابکار!
خود اپنی کشتی کو ہاتھوں سے خود ڈبوتی ہے

کہاں یہ تربتِ اصغرؑ کہاں یہ کارِ جدید
کہ ذوالفقارِ علیؑ آج خون روتی ہے

اسی کا نام ہے آسانِ منزلِ معراج
جو زیرِ خنجرِ قاتل نماز ہوتی ہے!

نوحہ نمبر

خیامِ آلِ محمدؐ کے پاسبان عباسؑ

خیامِ آلِ محمدؐ کے پاسبان عباسؑ
قدم قدم پہ مسلسل ہیں امتحان عباسؑ
وفا و مہر کے ہیں میر کاروان عباسؑ

یہ وہ زمیں ہے کہ جس کے ہیں آسماں عباسؑ
حسینیتؑ کے ہیں ہر دو رپاسباں عباسؑ
جہاں حسینؑ کہا، آ گئے وہاں عباسؑ

لبِ فرات پہ ہے تیری داستاں عباسؑ
ہر ایک موجِ تلاطم ہے نوحہ خواں عباسؑ
ہے تیرے ذکر ہی سے ہر جواں، جواں عباسؑ
وہ بھر دیں قوم کی رگ رگ میں بجلیاں عباسؑ

وفا کا نام ترے نام سے ہے وابستہ
وفا کو بخشی وہ عمرِ جاوداں عباسؑ
جمالِ خلقِ حسنؑ اور کمالِ صبرِ حسینؑ
جلالِ شیرِ الٰہی کے ہیں نشاں عباسؑ

حسینیتؑ کا تقاضا تھا جان دے دینا
اگر نہ فوجِ یزیدی کہاں، کہاں عباسؑ
لبِ حسینؑ زبانِ علیؑ دلِ زہراؑ
ترا فسانۂ غم ہے کہاں کہاں عباسؑ

ہوں اس میں عون و محمدؑ کہ اکبرؑ و قاسمؑ
ہے تیرے عزم کا آئینہ ہر جواں عباسؑ
سہارا زینبؑ و کلثومؑ اور سکینہؑ کا
قرار بیکسیِ دل شکستگاں عباسؑ

یہ صبر و ضبط و تحمل یہ جذبۂ ایثار!
ہیں تیرے خونِ وفا کی یہ سرخیاں عباسؑ

گناہگاروں کو معراج مل گئی احسان
سہر نیاز ہے اور یہ آستان عباسؑ

نوحہ نمبر

نامِ عباسؑ جو لیتے ہیں تو حال آتا ہے

جب کبھی شفقتِ مادر کا سوال آتا ہے
تشنہ لب ہنسلیوں والے کا خیال آتا ہے

جب نظر ماہ محرّم کا ہلال آتا ہے
اہل دل کے لئے پیغام ملال آتا ہے

کھینچنے دیتا نہیں تلوار کو حکم شبیرؑ
لاکھ عباسؑ کو رہ رہ کے جلال آتا ہے

شاہ کہتے تھے کہ ان فوجوں کی ہستی کیا ہے
کیا کروں بخشش امت کا سوال آتا ہے

جھوم کر کہتے تھے انصار شہ دیں رن میں
کہیں پیمانۂ عرفاں میں بھی بال آتا ہے

وجد ہو جاتا ہے ارباب وفا پر طاری
نام عباسؑ جو لیتے ہیں تو حال آتا ہے

ہر نظر خیرہ ہے جلووں کی فراوانی سے!
سوئے رن کون یہ خورشید جمال آتا ہے!

جب بھی اٹھتی ہے نظر سرد سبیلوں کی طرف
روز عاشور کے پیاسوں کا خیال آتا ہے

روزِ عاشور ہر اک سال ہے غم کی تمہید
دلِ تڑپ اٹھتا ہے جب وقت زوال آتا ہے

کہا سر پیٹ کے فضہؑ نے درِ خیمہ پہ
خون میں ڈوبا ہوا بانو تیرا لال آتا ہے

لکھا صغراؑ نے سکینہ کو یہ اپنے خط میں!
کبھی بھولے سے ہمارا بھی خیال آتا ہے!

روضۂ سبطِ پیغمبرؐ کی زیارت ہو جائے
دل میں احسان یہ زہرہ کے خیال آتا ہے

نوحہ نمبر

ہاتھوں پہ شہؑ کے اصغرؑ ناداں مچل گیا

جب حرملا کا تیر کماں سے نکل گیا
ہاتھوں پہ شہؑ کے اصغرؑ ناداں مچل گیا

اکبرؑ وفورِ درد سے غش کھا کے رہ گئے
برچھی کے ساتھ ساتھ کلیجہ نکل گیا

اس طرح اہلبیتؑ سے اکبرؑ ہوئے وداع!
جیسے نبیؐ کا گھر سے جنازہ نکل گیا

عباسؑ نامدار کے بازو قلم ہوئے
مشکِ سکینہؑ چھد گئی پانی نکل گیا!

نکلی اُدھر تو خیمے سے زینبؑ برہنہ سر!

خنجر ادھر حسینؑ کی گردن پہ چل گیا!

جب بحرِ خوں میں ڈوب گیا فاطمہؑ کا چاند
غم سے بساطِ چرخ پہ سورج بھی ڈھل گیا

رگڑیں وہ ایڑیاں تھیں صغیرِ حسینؑ نے
جلتی زمیں سے پانی کا چشمہ اُبل گیا

کب پہنچے رن میں لاشۂ قاسم پہ شاہِ دیں
جب گلبدنِ حسنؑ کا سموں سے کچل گیا

اب زیبِ فرشِ خاک ہے کنبہ رسولؐ کا
ایک ایک خیمہ ظلم کے شعلوں سے جل گیا

گودی میں جب سکینہؑ کے آیا سرِ حسینؑ
منہ رکھا منہ پہ باپ کے اور دم نکل گیا

بلوے میں اہلبیتِ محمدؐ ہیں بے ردا!
آلِ نبیؐ سے کیسا زمانہ بدل گیا

بخشا ہے خون دے کے سہارا حسینؑ نے
اسلام گر چکا تھا مگر پھر سنبھل گیا

جینے کا وہ سلیقہ سکھایا حسینؑ نے!
افسانۂ حیات کا عنواں بدل گیا

احسانِ غمِ حسینؑ کی یہ دل نوازیاں!
ہر شعر میرا درد کے سانچے میں ڈھل گیا!

نوحہ نمبر

(در حال حضرت زینبؑ)

"حسنؑ حسینؑ کی تصویر زندگی زینبؑ"

ضیائے خونِ شہیداں کی دلکشی زینبؑ
حسینیتؑ کے چراغوں کی روشنی زینبؑ
جلالِ شیرِ خدا ہیبتِ نبیؐ زینبؑ
حسنؑ حسینؑ کی تصویر زندگی زینبؑ

کوئی لٹا نہیں ایسا کبھی زمانے میں !
کہ جیسے عالمِ غربت میں لٹ گئی زینبؑ !
کئے ہیں بیٹوں کے مرنے پہ شکر کے سجدے
ہے یادگار تیرا جذبۂ بندگی زینبؑ

خدا کی راہ میں گھر کو لٹا دیا تو نے !
نہ کرسکے گا کوئی تیری ہمسری زینبؑ
ٹھہر تا نیزوں پہ کیونکر بھلا سرِ عباسؑ
برہنہ سر تھی جو زہراؑ کی لاڈلی زینبؑ !

کبھی رکے نہیں آنسو حسینؑ کے غم میں
نہ آئی بھولے سے لب پر تیرے ہنسی زینبؑ
سناں جو سینۂ اکبرؑ سے شاہ نے کھینچی
کلیجہ ہل گیا غش کھا کے گر گئی زینبؑ

کبھی اسیری میں جی بھر کے ہائے رو نہ سکی !

وہ بعدِ سبطِ نبیؐ تیری بے کسی زینبؑ

دلوں پہ نقش ہے دربارِ شام کا خطبہ
تیری زباں تھی اور لہجۂ علیؑ زینبؑ

غمِ حسینؑ میں سب کچھ بھلا دیا لیکن
بھلا سکی نہ سکینہؑ کی بے لبی زینبؑ

نہ مٹ سکیں گے وہ احسان قلبِ عالم سے
حسینیت کے جو سکّے جما گئی زینبؑ

نوحہ نمبر ۔

صدا یہ آتی تھی زہراؑ کی رن سے ہائے حسینؑ

صدا یہ آتی تھی زہراؑ کی رن سے ہائے حسینؑ
پڑا ہے خاک پہ مقتل میں سر کٹائے حسینؑ

گھرے تھے نرغۂ اعدا میں اس طرح سرور
تلاش کرتی تھیں زینبؑ نظر نہ آئے حسینؑ

ہنسا اپنا بھی سر خود روئے ظلم کے بانی!
جب اپنے ہاتھوں پہ اصغرؑ کو رن میں لائے حسینؑ

فرس سے گر کے کیا سجدۂ خدائے کریم!
چلا جو حلق پہ خنجر تو مسکرائے حسینؑ

جواب بانوؑ کو کیا دیں کہ کیا ہوئے اصغرؑ!
کھڑے تھے خیمہ کی ڈیوڑھی پہ سر جھکائے حسینؑ!

پڑا ہے خاک پہ زہراؑ کے قلب کا ٹکڑا !
جگر پہ اپنے بہترؑ کا داغ اٹھائے حسینؑ !

تجھے لعینوں نے پیاسا ہی ذبح کر ڈالا !
دیا نہ پانی کا قطرہ کبھی تجھ کو ہائے حسینؑ

زمین کانپ گئی آسماں لرز اٹھا !
ترے خیام لعینوں نے جب جلائے حسینؑ

اٹھائی میت اکبرؑ بھی اسی ضعیفی میں !
ذرا قدم بھی تمہارے نہ ڈگمگائے حسینؑ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

حسینؑ حسینؑ حسینؑ
حسینؑ
شہید کربلا حسینؑ

انجمن [illegible]

سر بلا سے جو کبھی مادر کے ہوا آتی ہے
کسی معصوم کی ہچکی کی صدا آتی ہے

صاحب بیاض
(۱) جناب آل پیمبر صاحب
(۲) جناب شکور انجم صاحب

تعداد ممبران
دو ہزار ۲۰۰۰

نوحہ نمبر

اے مصطفیٰؐ کے لال سوئے کربلا چلو!

اے مصطفیٰؐ کے لال سوئے کربلا چلو
نرغے میں ہے ہوا کے چراغِ خدا چلو

آئے گی کربلا سے یہی حشر تک صدا
جو حق کا راستہ ہو وہی راستہ چلو

جو منکرانِ ختمِ نبوت ہیں انکے پاس
بہرِ ثبوت لے کے کتابِ خدا چلو!

یہ ہے امامِ عصرؑ تلک ایک راستہ
ذکرِ نبیؐ سے سلسلہ در سلسلہ چلو

زینبؑ نبیؐ کے دین پہ ڈالے ہوئے ردا
دشتِ بلا سے حشر تلک بے ردا چلو

اب تو قریبِ نہر ہیں عباسؑ نامدار
اے بزدلو ہے دم میں اگر حوصلہ چلو

مقتل میں جا رہی ہیں سکینہ کو ڈھونڈنے
بنتِ علیؑ کو تھام کے فضہؑ ذرا چلو

ہیں عابدِ مریضؑ کے قدموں میں بیڑیاں
اتنا نہ تیز لے کے انہیں اشقیا چلو!

تشنہ دہن ہیں لال تمہارے شہِ نجف!
کوثر بدوش جلد سوئے کربلا چلو

شبیرؑ جانتے ہیں شہادت کا مرتبہ
سر دے کے حق کی راہ میں دارالبقا چلو

بزمی کسی بھی رنگ میں تنہا نہ جائیں گے
تم بھی رفیق کو ساتھ سوئے کربلا چلو!

نوحہ نمبر

آغاز ہو رہا ہے شہادت کے باب کا

(از ہدایت بزمی)

آغاز ہو رہا ہے شہادت کے باب کا
ہو کس طرح حساب غمِ بے حساب کا

اپنی مثال خود ہیں رفیقان ستارہ دین!
اعجاز ہے یہ سب نگہِ انتخاب کا!
ہے عافیت اسی میں پکارا یہ ابن سعد
شیروں کو نہر سے نہ ملے قطرہ آب کا

ہے شور فوج شام میں عباسؑ سے بچو!
شیروں کا شیر ہے یہ پسر بوترابؑ کا
حیران کائنات ہے اکبرؑ کی جنگ پر!
یہ عزم مرگ اور یہ عالم شباب کا

ہے امتحاں تشنہ لبی میں خدا شناس
تھا ذہن و دل پہ بار تصور بھی آب کا
قاسمؑ نے ڈانٹ کر کہا ارزق سے دور کر!
ہم کو کہاں ہے وقت سوال و جواب کا

ذہن و دل و نگاہ کو بخشی حیات نو!
شبیرؑ کیا جواب ہے اس انقلاب کا
مشک و علم سنبھالے جو نہر کو چلا دلیر
چہرہ اُتر گیا ہے شہ گردوں جناب کا!

خوں میں نہا گیا ہے جو زہرا کا ماہتاب
غم سے لہو لہو ہے جگر آفتاب کا!
آرام روزگار پہ بزمی ہیں خندہ زن
احسان ہے یہ سبط رسالت مآب کا

نوحہ نمبر

"ماتمِ شاہ میں رونے کا صلہ دیتے ہیں"

(از ہدایت برزمی)

ماتمِ شاہ میں رونے کا صلہ دیتے ہیں
سوگوارو! تمھیں سجادؑ دعا دیتے ہیں

ہائے سجادؑ کو سونے نہیں دیتے ظالم
نیند آتی ہے تو زنجیر ہلا دیتے ہیں

گرمیٔ تشنہ لبی سے یہ وفا کے پیکر
آگ بہتے ہوئے پانی میں لگا دیتے ہیں

پاسِ امت ہے تو بلوے میں کبھی یہ اہلِ حرم
چادریں چھیننے والوں کو دعا دیتے ہیں

جادۂ حق میں یہ آغوشِ نبیؐ کے پالے
صبر سے ظلم کی بنیاد ہلا دیتے ہیں

ہم غمِ شاہ کی آغوش میں رہنے والے
حق کا پیغام بحد شان سنا دیتے ہیں

یہ محمدؐ کے نواسے ہیں علیؑ کے بیٹے
اک اشارے میں یہ تقدیر بنا دیتے ہیں

یہ حقیقت ہے محرم میں دوا کے بدلے
اپنے بیمار کو ہم خاکِ شفا دیتے ہیں

مقتلِ جاں سے ہر اک اہلِ نظر کو برزمی
اہلِ حق منزلِ ایماں کا پتہ دیتے ہیں!

نوحہ نمبر

ماں جا کے کہاں تم کو پکارے علی اصغرؑ

(ہدایت برزمی)

ماں جا کے کہاں تم کو پکارے علی اصغرؑ
اے لختِ جگر آنکھوں کے تارے علی اصغرؑ

سن سے جو چلا تیر تو شبیرؑ پکارے
سنبھلو علی اصغرؑ مرے پیارے علی اصغرؑ

معلوم ہے جبکہ نہر پہ عباسؑ گئے ہیں!
بیتاب نہ ہو پیاس کے مارے علی اصغرؑ

آغوش میں شبیرؑ کی پانی کے بہانے!
ہنستے ہوئے مقتل کو سدھارے علی اصغرؑ

تم کون سے صحرا میں ہو خاموش پکارو
ماں کو کسی نظر آج آتا رہے علی اصغرؑ

گھبرا کے سکینہؑ نے یہ شبیرؑ سے پوچھا
کیوں ساتھ نہیں آئے ہمارے علی اصغرؑ

تھا کوثر و تسنیم کی موجوں میں تلاطم
پیاسے جو تھے دریا کے کنارے علی اصغرؑ!

صورت سے نمایاں ہے جھلک شیر خدا کی
سیرت میں ہیں قرآن کے پارے علی اصغرؑ

معلوم کسے غم کی کڑی دھوپ میں بزمی!
زندہ ہے ترے غم کے سہارے علی اصغرؑ

نوحہ نمبر

بے یار و مددگار ہیں اور تشنہ دہن بھی

(از ہدایت بزمی)

بے یار و مددگار ہیں اور تشنہ دہن بھی
لیکن نہیں شبیرؑ کے ماتھے پہ شکن بھی!

کعبے کے نگہبان نے اسلام کی خاطر

گھر بار ہی کیا چھوڑ دیا اپنا وطن بھی!

سینچا تھا جسے شافع محشر نے شب و روز
تاراج ہوا ظلم کے ہاتھوں وہ چمن بھی

عابد سے کہا شاہ نے منزل ہے ابھی دور
باقی ہے ابھی مرحلۂ طوق و رسن بھی

زینبؑ کے تھے یہ بین سرِ لاشۂ شبیرؑ
کیا بانیٔ سترِ بھائی کو دینگے نہ کفن بھی

شبیرؑ نہیں ہیں تو یہ بھولیں نہ ستمگار!
ہیں صورتِ شبیرؑ شہ دیں کی بہن بھی

اللہ رے شبیرؑ کا یہ آخری حملہ
رن ایک طرف کانپ اٹھا چرخ کہن بھی

چہروں سے شہیدوں کے عیاں رنگ تشکر
مصروف عبادت ہے ہر اک زخم بدن بھی

تھی جس کے تبسم میں ابھی دودھ کی خوشبو
گل ہو گیا اک تیر سے وہ غنچہ دہن بھی

یہ مرگ نہیں نیند سے جاگیں گی سکینہؑ!
یادِ شہ دیں بھی سفر کی ہے تھکن بھی

بزمی دلِ پُر سوز کو کافی ہے اشارہ
ہو سنگ تو بیکار ہیں پُر درد سخن بھی

نوحہ نمبر

رُو کر سکینہؑ کہتی تھی اماں کدھر چلیں!

رو کر سکینہؑ کہتی تھی اماں کدھر چلیں
بابا جدھر گئے ہیں اب ہم بھی اُدھر چلیں
اور ساتھ اپنے ہم علی اصغرؑ کو لے چلیں
اماں ہمارے قافلے والے کدھر چلیں
بابا کے بعد ہم پہ مصیبت یہ ٹوٹی ہے!
چادر ہماری چھین لی پوشاک لوٹی ہے!

(۲)

اماں ہمارے ننھے سے اصغرؑ گئے کہاں
قاسمؑ گئے کہاں علی اکبرؑ گئے کہاں
عباسؑ نامدار دلاور گئے کہاں
اور سب ہمارے مونس و یاور گئے کہاں
بابا کے بعد ہم پہ مصیبت یہ ٹوٹی ہے
چادر ہماری چھین لی پوشاک لوٹی ہے

(۳)

اماں بتاؤ کس کو بہتّر کو روؤں میں!
یا گھٹنیوں چلے علی اصغرؑ کو روؤں میں
اس کمسنی میں داغ اٹھانے کو روؤں میں
کنبے کے ساتھ قید میں جانے کو روؤں میں

بابا کے بعد ہم پہ مصیبت یہ ٹوٹی ہے!
چادر ہماری چھین لی پوشاک لوٹی ہے

(۴)

لاشے پہ گھوڑے چل دیئے روئی نہیں تھی میں!
پامال لاشہ ہوگیا روئی نہیں تھی میں
بازو بھی کٹ گئے مگر روئی نہیں تھی میں
گھر بھرا ہوا تباہ پر روئی نہیں تھی میں
بابا کے بعد ہم پہ مصیبت یہ ٹوٹی ہے!
چادر ہماری چھین لی پوشاک لوٹی ہے!

(۵)

زینبؑ یہ بولی پیٹ کے قصّہ کرو ختم
ہم میں نہ تاب ضبط ہے ہم میں نہیں ہے دم
کس کو سنائیں جا کے یہ روداد رنج و غم
رو کر سکینہؑ بولی کہ کیسے کروں ختم
بابا کے بعد ہم پہ مصیبت یہ ٹوٹی ہے
چادر ہماری چھین لی پوشاک لوٹی ہے!

(۶)

آخر ہوا یہ قصّۂ رنج و الم تمام
آ گئے بڑھی سواری دختر شہہؑ انام
رو کر علیم کہتا ہے لکھے اس کا نام
بالی سکینہؑ یہ یوں بیاں کرتی تھی لالہ فام
بابا کے بعد ہم پہ مصیبت یہ ٹوٹی ہے
چادر ہماری چھین لی پوشاک لوٹی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد او ہراد کرو شاد یا علیؑ

(۱) فریاد بارگاہ جناب امیرؑ میں!
(۲) فریاد بارگاہ سیدہؑ میں!

باب فریادی امام

(۳) فریاد بارگاہ ابوالفضل العباسؑ میں!

(۴) فریاد بارگاہ قائمِ آلِ محمدؐ امام مہدی الزماں علیہ السلام میں!

فریادی نوحہ

یا جناب سیدہؑ تم کو خدا کا واسطہ — کیجئے جلدی مدد خیرالوریٰؑ کا واسطہ
بخشوا دیجئے سب خطائیں رحم اب کیجئے شتاب — مشکلیں حل کیجئے مشکل کشا کا واسطہ
آپ کو محسنؑ کی دیتی ہوں قسم سن لیجئے — شبرؑ و شبیرؑ اور زین العبا کا واسطہ
باقرؑ و جعفرؑ کے صدقے میں ہو مومن کو شفا — معجزہ دکھلایئے موسیٰؑ رضاؑ کا واسطہ
حضرت تقیؑ اور نقیؑ کا دیجئے صدقہ مجھے — میری بی بی خون شاہ کربلا کا واسطہ
عسکریؑ اور مہدیؑ ہادی کی دیتی ہوں قسم — اور عباسؑ جری باوفا کا واسطہ
اکبرؑ و اصغرؑ کے صدقے میں ہو پوری ہر مراد — تم کو فرزندان بنت مرتضیٰؑ کا واسطہ
بخشش امت کی خاطر کتنی جھیلیں سختیاں — زینبؑ و کلثومؑ کے صبر و رضا کا واسطہ

سب عزیزوں سے ملیں اور جلد زیارت ہو نصیب
کل شہیدوں کا تصدق، انبیاؑ کا واسطہ

فریادی نوحہ

یا رب شفیع عرصۂ محشر کا واسطہ!

یا رب شفیع عرصۂ محشر کا واسطہ — اپنے ولی وصی پیمبرؐ کا واسطہ!
مشہور ہے جو دختر زہرا جہان میں — اس دختر رسولؐ مطہر کا واسطہ
جس کو کیا شہید لعینوں نے تشنہ کام — اس بے وطن کا کشتۂ خنجر کا واسطہ
جس کو نہ دی دوا و غذا فوج شام نے — اس بیکس غریب کا مضطر کا واسطہ!

جو کربلا میں شامیوں نے سر سے چھین لی
زینبؑ کی اُس ردا کے مُطہر کا واسطہ

بچے جو ہیں بچا لے یتیمی سے انکو تو!
یارب سکینہؑ دختر سرورؑ کا واسطہ

اولاد کا نہ داغ کسی کو نصیب ہو
یارب شہادت علی اصغرؑ کا واسطہ

جو جو دعائیں پھیلی ہوئی ہیں وہ دل ہوں قبول
تجھ کو جناب باقرؑ و جعفرؑ کا واسطہ

کاظمؑ کی اور رضاؑ و تقیؑ کی تجھے قسم
تجھ کو نقیؑ وصیٔ پیمبرؐ کا واسطہ

مشہور عسکریؑ ہیں جو دونوں جہان میں
اس اپنے شیر صاحب عسکر کا واسطہ

بہر جناب مہدیؑ دیں شاہ دوسرا
یارب تجھے ہر ایک پیمبرؐ کا واسطہ

عاشور کو شہید جو تا عصر ہو گیا
اس تشنہ لب حسینؑ کے لشکر کا واسطہ

فریادی نوحہ

یا علیؑ مشکل کشا آپ سے فریاد ہے

یا علیؑ مشکل کشا آپ سے فریاد ہے
آئیے بہر خدا آپ سے فریاد ہے

دیر نہ اب کیجیے جلد خبر لیجیے!
بہر رسولؐ خدا آپ سے فریاد ہے

دل ہیں ہمارے ملول بہر جناب بتولؑ
بہر حسنؑ مجتبےٰ، آپ سے فریاد ہے

باقرؑ و جعفرؑ کی ہے آپ کو مولا قسم
از پئے کاظمؑ رضاؑ آپ سے فریاد ہے

بہر تقیؑ و نقیؑ بہر حسن عسکریؑ
جلد ہو صحت عطا آپ سے فریاد ہے

از پئے مہدیؑ دیں جتنے ہیں سب مومنین
غم نہ ہو ان کو ذرا آپ سے فریاد ہے

اکبرؑ و عباسؑ کا واسطہ ہم کو شہا
آپ ہیں شیر خدا آپ سے فریاد ہے

زینبؑ کلثومؑ کا، اصغرؑ معصوم کا — دیتی ہوں میں واسطہ آپ سے فریاد ہے
عونؑ و محمدؑ کا اور قاسمؑ ناشاد کا — کیجئے صدقہ عطا آپ سے فریاد ہے
دے رہی ہوں واسطہ بالی سکینہؑ کا میں — بچپنے کی قید کا آپ سے فریاد ہے

آپ کے دَر سے سنہا کوئی نہ سائل پھرا
مجھ کو بھی کچھ ہو عطا آپ سے فریاد ہے

فریادی نوحہ

"امداد کرو آن کے یا حیدرؑ کرار"

امداد کرو آن کے یا حیدرؑ کرار
خالق کے ولی عقدہ کشا کل کے مددگار!
منجدھار میں جس طرح پھنسی ہے میری کشتی
امداد بغیر آپ کے ہوگی نہ کبھی پار!
تم رہبر عالم ہو شہنشاہ ولایت!
تم قلزم رحمت کے ہو یکتا در شہوار
جو مرضی تمھاری وہی اللہ کی مرضی!
تم چاہو تو ہو رنج و الم مجھکو نہ زنہار
اللہ و محمدؐ کے لئے حامی ہو آ کر!
حسنینؑ کا صدقہ بیٹے زہراؑ جگر افگار
سجادؑ کے، باقرؑ کے، لئے غم سے چھڑاؤ
امداد کرو میری بیٹے جعفرؑ طیار

جعفرؑ کی تمہیں روح کا ہے واسطہ مولا!
لو جلد خبر میری بیٹے کاظمؑ دیندار!
اب بہر رضاؑ میرے مددگار ہو آ کر!
حل کرنا میری مشکلیں تم کو نہیں دشوار
حامی ہو میرے بہر نقیؑ اور نقیؑ کے!
آزاد کرو غم سے بیٹے احمدؐ مختار
لو بہر حسن عسکریؑ فریاد کو سن لو
اب بحر مصیبت سے میری کشتی کرو پار!
میں واسطہ دیتا ہوں تمہیں حجتؑ حق کا
ہر رنج و مصیبت سے کرو مجھ کو سبکبار
لو جلد خبر میری بیٹے اکبرؑ و اصغرؑ
صدقہ میں علمدارؑ کے ہو آ کے مددگار

فریادی نوحہ

"دختر خیر الوریٰ کیجئے مشکل کو حل"

دختر خیر الوریٰ کیجئے مشکل کو حل
زوجۂ مشکل کشا کیجئے مشکل کو حل

شان میں نازل ہوا آپ ہی کے ہل اتیٰ
جلد بہر کبریا کیجئے مشکل کو حل

کر دو ہو میرا سوال آپ پہ روشن ہے حال
بہر رسول خدا کیجئے مشکل کو حل

دل میرا پریشان ہے مضطر و حیران ہے
از پئے مشکل کشا کیجئے مشکل کو حل

ہے یہ میری التماس یاس کبھی آئے نہ پاس
بہر حسن مجتبیٰ کیجئے مشکل کو حل

ہو عطا سب کو جنین بہر امام حسینؑ — واسطہ عباسؑ کا کیجئے مشکل کو حل
مالکِ کون و مکاں گیارہ اماموں کی ماں — آپ پہ لونڈی فدا کیجئے مشکل کو حل

دلِ کو جو ہے اضطراب حال ہے میرا خراب
سنئے میری التجا کیجئے مشکل کو حل!

فریادی نوحہ

یا صاحب الزماںؑ میری امداد کو آؤ۔ فریاد کو پہونچو
اے حجتِ حق جلوۂ پُر نور دکھاؤ۔ فریاد کو پہونچو!
سب حال میرا آپ پہ روشن ہے سراسر۔ بیٹھی ہوں مُنتظر
للہ مدد کرنے میں وقفہ نہ لگاؤ۔ فریاد کو پہونچو!
کر دیجئے میرے مرضِ غم کا مداوا۔ اے میرے مسیحا!
دنیا کی پریشانیوں سے مجھ کو بچاؤ۔ فریاد کو پہونچو!
اے مہدیؑ دیں آؤ مصیبت کی گھڑی ہے مشکل یہ پڑی ہے
تم اپنی کنیزوں کو مصیبت سے بچاؤ۔ فریاد کو پہونچو!
اب ظالموں کے ظلم تو جھیلے نہ جائیں گے۔ کب آپ آئیں گے
فریاد ہے فریاد! مدد کرنے کو آؤ! فریاد کو پہونچو!
تم چاہو تو ہو جائیں ابھی مشکلیں آساں۔ اے قوتِ ایماں!
اس خادمہ کو رنج و مصیبت سے چھڑاؤ۔ فریاد کو پہونچو
آقا تمہیں اکبرؑ کی اور اصغرؑ کی قسم ہے۔ اب ہم پہ ستم ہے!
دشمن پہ میرے تیغ کی بجلی کو گراؤ۔ فریاد کو پہونچو!
دشمن ہیں بہت اور میرا حال ہے ابتر۔ فرزندِ پیمبرؐ

بگڑی ہوئی تقدیر کو اب جلد بناؤ۔ فریاد کو پہونچو!
دن رات غم و رنج میں رہتی ہوں میں مضطر۔ اے دلبر حیدرؑ
للّٰہ بہ اعجاز مدد کرنے کو آؤ۔ فریاد کو پہونچو

فریادی نوحہ۔

یا حضرت عباسؑ مدد کرنے کو آؤ!
امداد کو پہونچو!

یا حضرت عباسؑ مدد کرنے کو آؤ۔ امداد کو پہونچو!
منجدھار میں بیڑا ہے میرا پار لگاؤ۔ امداد کو پہونچو!
اعجاز دکھا دیجئے دل ہے میرا مضطر۔ از بہر پیمبرؐ
اب معجزے سے سب میرے کاموں کو بناؤ۔ امداد کو پہونچو
میں چہاردہ معصومؑ کا ہوں واسطہ دیتی ہر دم ہوں یہ کہتی
صدقے سے سکینہؑ کے اب اعجاز دکھاؤ۔ امداد کو پہونچو!
بیمار جو ہیں ان کو شفا ہو میرے مولا۔ اب دل ہے ہراساں
اب رحم کرو آکے ہر آفت سے بچاؤ۔ امداد کو پہونچو!
ہے وقت کٹھن بن نہیں آتی کوئی تدبیر۔ اے بازوئے شبیرؑ!
جو ہم سے جدا ہیں انھیں اب جلد ملاؤ۔ امداد کو پہونچو!
ہے در پئے آزار فلک کیا کہوں آقا۔ کچھ بن نہیں آتا
اب رزق ہمیں اپنے خزانے سے دلاؤ۔ امداد کو پہونچو

رحمت کی نظر جلد ہو بن جائیں میرے کام صحت کے نکلیں جام
بیماروں کو مولا میرے اب جلد شفا ہو۔ امداد کو پہونچو
اعجاز سے سب مشکلیں کر دیجئے آسان۔ حیدر کے دل وجان
پوری ہو منت مجھے روضے پہ بلاؤ۔ امداد کو پہونچو!

فریادی نوحہ۔

فریاد کو پہونچو دم امداد کو پہونچو۔ یا حضرت عباسؑ

فریاد کو پہونچو، دم امداد کو پہونچو۔ یا حضرت عباسؑ
حسنینؑ کا صدقہ میری بگڑی کو بناؤ۔ یا حضرت عباسؑ
جو فکر معیشت میں پریشان ہیں ہر جا۔ ہم جیتے ہوں ہیں رسوا
صدقہ شہ مظلوم کا روزی پہ لگاؤ۔ یا حضرت عباسؑ
ہر ایک کی اولاد پھلے پھولے رہے شاد۔ اور نیک ہو آفتاد
جاہ و عمر و دولت و اقبال بڑھاؤ۔ یا حضرت عباسؑ
اولاد نہ ہو جن کو وہ ہوں صاحب اولاد۔ گودی بھی ہو آباد
پھر سایۂ ماں باپ میں پروان چڑھاؤ۔ یا حضرت عباسؑ
مشکل مومنوں کی عقدہ کشائی کرو پیہم ۔ اے غازی عالم
ہر بحر مصیبت سے بیڑا پار لگاؤ۔ یا حضرت عباسؑ
گھر جائیں جو طوفان غم رنج والم میں ۔ دکھ درد وستم میں
صدقہ علی اکبرؑ کی جوانی کا بچاؤ۔ یا حضرت عباسؑ

رنجور مریضوں کو بہت جلد شفا دو۔ آزار مٹا دو
سجادؑ کا ہے واسطہ اعجاز دکھاؤ۔ یا حضرت عباسؑ
گھر شیعوں کے آباد ہوں دلبند ہوں خوشحال۔ دشمن ہوئے پامال
جز آپ کے غم کے نہ کسی غم میں رلاؤ۔ یا حضرت عباسؑ
مومن رہیں دلشاد کلفت سے ہوں آزاد۔ فریاد ہے فریاد
آفات و بلیات سے ہر اک کو بچاؤ۔ یا حضرت عباسؑ

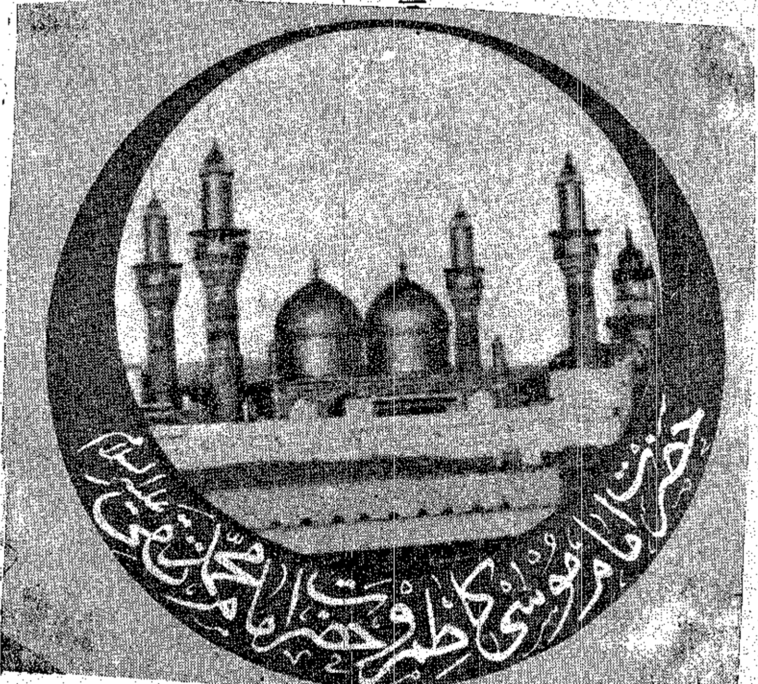

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علیؑ وارث نبیؐ وارث علیؑ وارث

یہ سوچنا ہی عبث ہے کہاں کہاں ہے علیؑ
جہاں جہاں پہ بھی حق ہے وہاں وہاں ہے علیؑ
ایک طرف ذاتِ محمدؐ اُدھر صفاتِ خدا
انھیں لطیف حجابوں کے درمیاں ہے علیؑ

یا غازی عباسؑ المدد یا غازی عباسؑ المدد

زہراؑ کے بھرے گھر میں تباہی کا سماں ہے

پنجابی زبان میں نایاب نوحہ جات

پنجاب کی مشہور انجمنوں کے مقبول عام دلسوز کلام!
جنکو بڑی مشکل سے حاصل کر کے ترتیب دیا گیا ہے

اٹھتا ہوا شبیرؑ کے خیموں سے دھواں ہے

مرتبہ

جناب مرزا ضمیر عباس وحید رضا خان

حسنین "انجمن غلامانِ علیؑ" باقر رضا
کراچی

نوحہ نمبر ۵۴

شام دی قید نبھا آئی آں!

میرے کیے بچھڑے ویراں دین بچا آئی آں

ویہڑی میرے موڈھے سر توں چادر وی لتھی!
دے کے پردہ شان پردے دی ودھا آئی آں!

تیرا صغریٰؑ نوں لگا ڈر سکینہ دے لتھے
ننھے اصغرؑ دی قبر وی ہیں بنا آئی آں

برچھی اکبرؑ نوں لگی سر وی نیزے تے چڑھے
تیرے غازی دے وی بازو ہیں کٹا آئی آں!

ہائے نانا تیری امت پھرایا مینوں شام
وچ دربار دے خطبے ہیں سنا آئی آں

مرگئی ہائے سکینہؑ وی رو رو بابا
تیرے عابدؑ نوں وی زنجیر لوا آئی آں!

نوحہ نمبر

گھن آ جام سکینہ پانی آگیا

چمک گیاں آساں جد غازی لا گیا!

آئی ہے مشک سکینہؑ خالی   آپ نہ آیا سیّد عالی
بن پانی دے آون توں شرما گیا!

اصغرؑ نیمے چپ نہیں کردا　　　اوڑی دا کوئی وس نہیں چلدا
ہوذی مار کے، کافی مشک ڈھلا گیا

عونؑ و محمدؑ جھوک لڑائی　　　قاسم سیدی موت دی لائی
غازی مر کے شہ دی کمر جھکا گیا

سر غازی دا جھولی پا کے　　　منہ تے منہ رکھ سیدؑ آکھے
سڈ کفن بھائی وقت اخیری آ گیا

نذیر ظلم دا مل گیا سوکا　　　قتل حسینؑ دا ہو گیا سوکھا
ماشکی نال مرن دے فوج مکا گیا

نوحہ نمبر

وچہ مقتل دے آگئی زہرا جائی

مجرا نڈھے نہیں منگدا بھیں کرن بھائی

آگئی زینب اٹھدی باہندی　　　قدم قدم تے غش کھا جاندی
موت بھرا دے صدمے نظر گھٹائی

زینب وہ دھو کے زلفاں چمیاں　　　تے وچہ مقتل دے قبراں ڈٹھیاں
شام دی قیدن رسیاں پا کے آئی

زینب چمیاں گل اظہر کوں　　　ویہ نڈھا بن چادر سر کوں
کنب گئی دھرتی سخت اندھیری آئی

درد کھائے سین سکینہ　　　بابے حاضر کیتا سینہ
عابد بیڑی تے زنجیر دکھائی!

نذیر نبی دا کنبہ رُلیا خون حسینی خاک تے ڈھلیا
ملکاں فلکاں توں جھک جاتی پائی

نوحہ نمبر

لوکو کیوں ذکر سناواں گھوڑا خالی آون دا

زینب تے کلثوم رقیہ بانو دے کرلاون دا
گھوڑے آ کائی گال ڈسائی بھینڑیں چا گلو نکھڑی پائی
آکھن گھوڑا دس کجھ ساکوں زین توں ویر دے لاہون دا
گھوڑا آ گیا مرتضیٰ زادی دھیئے پئی آلاش بھرا دی
گھوڑے کھجن توں پہلے کہ کوئی چارہ لاش اٹھاون دا
گھوڑے ول ایہہ گال سنائی امڑی کول پتر دے آ ہی
زخم زیادہ آہن بی بی کہ کجھ بیٹیاں لاون دا
کرکے طرف نجف دے مکھڑا زینب ڈسیاں پیو کوں دکھڑا
دور وطن ہے چارہ کوئی نہیں ویرن دے دفناون دا
گل مظلوم تے دھاراں چلیاں امت خیمے رسیاں کھلیاں
عجب نذیر طریقہ دیکھیا امت دے پرچاون دا

نوحہ نمبر

مسلم جائیاں آل رنیاں ماماں ساکوں بھولاہن
آئی ہے خواب ظلم دے وسے ماماں پے گئے دل تے ہول ہن
روروآکھن ماماں سائیں عیدنہ آئی ساڈے تائیں

اصلی عید اُنہاندی وے ماماں جنہاندے کول ہن

خط بابل دا کوئی نہیں آیا ویراں کیتے دل سدھرایا
امڑی کول غم لگا کلیجے دل بہنں دے ڈول ہن

چن نہار دا چوٹیاں جمدے لے ساون وانگوں ہن ترہدے
آکھے بچڑی منگو دعائیں کوئی بہن بے قول ہن

آکھن ویر منگا دے ماں ماں ! گلے وند بیٹھے شاہ وڈ شاناں
نذیرا اُٹھ گیاں نیں گراں خالی گھن کر جھول ہن

نوحہ نمبر

آ وے اکبر آ، آ وے اکبر آ !!!

مر چلی صغرا، آ وے اکبر آ

بیٹھی ہاں ویہن پیرے کج کے مکھ ناہ دیکھیا تینڈا رج کے
مر ویساں سدرہا آ وے اکبر آ

اکبر جانی بہوں بیماراں موت قریب ہے سخت لاچاراں
دھپ لوں آں اُٹھا آ وے اکبر آ

آ اکبر تینڈی جوڑاں شادی دنیا آخر جھوک فنادی
جیندیاں سہرے پا آ وے اکبر آ

ٹہینہ ڈھوئیں وا ڈھل گیا اکبر عمر کنوں اج رک گئی کیونکر
ملک فراق دی وا آ وے اکبر آ

سجناں خط نہیں خیر دا گھلیا — کیوں نہیں ویرن وطن تے ولیا
قاصد آن ڈسا آوے اکبر آ
دل صغرا دے رہیاں سدھراں — نہیں نہ رلیاں آ خیمہ قبراں
ہا جے نکھڑے بھین بھرا آوے اکبر آ

نوحہ نمبر

"ذرّہ ذرّہ ماتمی ہے کربلا دی خاک دا"

کٹ گیا لوکو نواسہ صاحب لولاک دا!

مظلوم روندا رہ گیا۔ دھی کوں ولیندا رہ گیا
مطلب سکینہ آن پچھیا جاں گریباں چاک دا!
مظلوم خیمہ چھوڑیا۔ بھینیں دے دل کوں توڑیا
زینب دے ہتھ کیوں چم گیا دلبر بتول پاک دا!
خنجر ظلم دا چل گیا۔ جنت بقیع ہل گیا!
رنگ خونی ہو گیا ہے گرد کیوں افلاک دا!
شاہ رت دے وچ غلطاں ہا بھینیں کوں ہوں ارماں ہا
جاں کلھے گویاں ہے کھلا جوڑا چھیٹی پوشاک دا!!!
اکبر دی شادی ہو گئی۔ خانہ آبادی ہو گئی
چھوڑ دے صغریٰ کھپیا رہ کربلا دی ڈاک دا
جیکر ڈسایا سیج وچے۔ نذیہ کیویں بچ دے بچے
خیمے دے دروں باہر آون زینب غمناک دا!

نوحہ نمبر

کربلا دی ریت تے دم توڑدا شبیرؑ سی

بسم اللہ پڑھ دی سی ماں جد سینے لگدے تیر سی
کرسیاں پے خیمیاں چوں باہر آئیاں بیبیاں
سجدیوں جد اٹھ نہ سکیا دیر تک شبیرؑ سی

ظالموں ڈینا لوتوں اصغرؑ خشک بلیاں لے گیا
پیاس لہو نال اوح بجھائی حرملا دے تیر سی

مارہ پایہ دلیس سدھ کے ظالموں شبیر نوں
آکھے زینبؑ کی میرے چن ویر دی تقدیر سی

لاش اکبرؑ تے کھلوتا رو دے تے آکھے حسینؑ
صغرا تیرے خواب دی ایہہ تے نہیں تعبیر سی

کوئی اکبرؑ نوں اڈیکے لاڑے اکبرؑ نوں کوئی!
بھین پئی جھورے نوں دیکھے ایتھے میرا ویر سی

لعل ودیں دا ہونے سی جے تیرے سہرے نیں
وہ صدقے ہون لئی ہا لے تیری ہمشیر ی

کربلا وچ مچ گیا کہرام جس ویلے حسینؑ!
اک بنا منڈی دا جھولا پادتا بے شیر سی!

نیزے تے پڑھدا رہیا قرآن سر شبیرؑ دا
فاطمہ زہرا تیرے ایہہ خون دی تاثیر سی

ہن منا سکدا نہیں کوئی خدا ایسے دین نوں
لکھ دتی شبیر اپنے خون نال تحریر سی!

خیبر و خندق پچھ حیدر سی تے کربلا چہ حسینؑ
شام وچ زینبؑ سواری دین سی تقدیر سی
اکبرؑ و اصغرؑ تے قاسمؑ وارکے عباسؑ نوں
اف نہ کیتی حسینؑ ناصر تیرا وہ پیر سی
وچ کچے غازی دا شیر زینبؑ نے چیکاں ماریاں
جد بھرے دربار وچ کہتی ہئی تقدیر سی

نوحہ نمبر

وچ سجدے سر شبیرؑ دا اے

ویلا آخری میرے ویر دا اے
کی حال نہ پا ہمشیر دا اے
وچ سجدے سر شبیرؑ دا اے
تلوار دا سر تے سایہ اے

تلوار تے تیر شبیرؑ لئی
تن عابد دا زنجیر لئی !
نہ یار دا دکھ ہمشیر دی
تطہیر دا بدلہ پایا اے

آکھے صغریٰ ہر اک وارے دن
گئے بابل تیرے پیارے دے دن
آئے ویر دے نہ اقرار دے دن
میرا سانس لباں تے آیا اے

ماں آکھیا لاشاں تے اکبرؑ نوں
رکھیں لاکے کلیجے اصغرؑ نوں

میرے لال خبر ہے مادر نوں — دل تیرا وی نہ ٹھہایا اے

جے کوئی قصور شبیر دا سی — کی جرم بھلا بے شیر دا سی
لی دو وشن دکھی ہمشیر دا سی — جنہوں کوفے شام پھیرایا اے

دکھ سن لو بات اصول دی نوں — کر قیدی بنت بتول دی نوں
وس دو ہتری پاک رسول دی نوں — کیوں وچ دربار بلایا اے

ڈہویا سی تلواراں وچ! — جو پیتا سی بازاں وچ
مولا دیاں ماتم داراں وچ — دکھ نال نثار سنایا اے

نوحہ نمبر

واویلا ہائے واویلا!

واویلا ہائے واویلا — اجڑ گئی آج ثانی زہرا
وچ کربل دے واویلا

ل گیا پانی کٹ گیا بانہواں — بال سکینہ تکدی راہواں!
ن پانی مک چلیاں ساہواں — پیاسے رہ گئے بہن بھرا
واویلا ہائے واویلا!

بدلوں گوڑی نیند نہ آئی — چھم چھم نہ تھکے امبڑی جائی

تیر نے تیری پیاس بجھائی ! اصغر اکھیاں کھول ذرا
واویلا ہائے واویلا !

پیاسے گل توں تیر پرویا جھولا تیرا خالی ہویا
عرش دی رویا فرش وی رویا ماں نے کیتا شکر ادا
واویلا ہائے واویلا !

روں اکھیاں کیوں دل گھبرایا شالا ہووے خیر خدایا
نہ اکبر نہ قاصد آیا ! ٹکڑے چاند دے چھپن دے ساہ
واویلا ہائے واویلا

قاسمؑ دی جنج کربل آئی ظالماں خون دی مہندی لائی
لٹ لئی پیر حسن دی کمائی رُل گیا ہر پھل سہرے دا
واویلا ہائے واویلا

کھول تے ہی اک داری باہواں آخری واری گل نال لاواں
سید آکھے صدقے جاواں اک واری تے آکھ بھرا !
واویلا ہائے واویلا

اک سید مظلوم وچارا مانن والا سکھ سارا
ظالماں کیتا پارہ پارہ باغ نبیؐ دا اجڑ گیا
واویلا ہائے واویلا

اج وی ہن عباس جے ہوندا کیہڑا سی جیہڑا چادراں کھوندا
دل زینب دا رت پیا روندا ظالماں خوف خدا دا کھا
واویلا ہائے واویلا !

آل نبیؐ دے نیزے ساہ ٹھے ظالماں سر نیزے تے چاہڑے

...بی رو رو کردی ہار ڈے — آکھے کیوں درد ونڈا!

واویلا ہائے واویلا!

...ر دی گرمی اگ برسا دے — نش تے غش عابدؑ نوں آوے

...نہ سکدا بیٹھ نہ جاوے — نال لے ساتھ یتیماں دا!

واویلا ہائے واویلا!

...دن ہوئی معصوم سکینہ — دفن نہ دیوے شمرؔ لعین کمینہ

...نہ آوے بابل دا سینہ — آ ویرن دے گل نال لا!

واویلا ہائے واویلا

...یرے وتح نبیؐ دے لواسے — دین دے دیری آسے پاسے

...ے گئے ساحل تے پیاسے — سر دے کے گئے دین بچا

واویلا ہائے واویلا!

نوحہ نمبر

ایمان رہیا قرآن رہیا!

از باباشاہ حیدری مرحوم

...مان رہیا ارمان رہیا — کیوں بعد حسینؑ جہان رہیا

...لم دا صدقے صلی علیٰ — ایمان رہیا قرآن رہیا

...ینبؑ آساں توڑ دیو — چدراں دی ضمانت موڑ دیو

...یا لولی بیوہ زینبؑ دا! — غازی نہ رہیا نہ مان رہیا

کدی اکبر دا رہ وکھایا جا! — کدی اصغرؑ نوں دفنایا جے
اکبر دی اذاں نوں پیشی تک — شہ بچھڑے کہہ داواں رہیے

ہے حال علیل دی تکدے سن — نبیؐ ذکریا آنسو ڈکدے سن
پیوؤں سینیاں برچھی گڈھ وا رہیا — دم ٹوٹ دا پتر جوان رہیے

فرمایا حُر نوں زینبؑ نے — نہیں سنبھلنے دیا ایہہ صدمے
افسوس کہ بھکھیاں پیاسیاں دا — دو گھڑیاں توں مہمان رہیے
کسے قاری نمانی تکنا نہ — کسے تیر ستم دا ڈیک
وچ گودی پیو دی ہوٹھاں تے — دودھ دا تا پھیر رہیا زبان

بیہوش الٰہی ڈولدا سی — ایدا دردی کوئی نہ بولدا
زینبؑ دا بھرا بیٹھڑی صدا — پیاسہ دا وچ میدان رہیے

وچ فوج یزیدی میلہ سی — کی بی بیاں تے اودیلا
بچیاں تے جٹائیاں والیاں دا — گھر سڑ گیا نہ سامان رہیے

صغریٰ دیاں انجھراں سسکیاں — اودیہ جدائیاں مکیاں
در دل کے ایہا دین سدا — آدیہن بین قربان رہیے

کدی ظلم کہانی لکھنی نئی — ایہہ زینبؑ دا احسان رہیے

کدی بانگ اکبر دی نہ کنی پئیں — کدی چھوہڑی سنہ پئیں کنی پئیں

تیرا در دی کوئی آیا نہ — کسے شمر نوں آن چھڈایا نہ
تیری قبر نہ دادی کول بنی — ارمان سکینہ جان رہیا

اکھ جیہڑی دی در توں وہ در کیتی — دربانی خود منظور کیتی
وچ قید امام زمانے دا — بن زینبؑ دا دربان کہیا

پئی روندی تے شرماندی سی — پئیں زینبؑ ہاں فرماندی سی
زینبؑ نہ پچھانی جاندی سی — دل صغریٰ دا حیران رہیا

ماتم دیاں بندشاں کھلیاں نہ — زینبؑ توں قیدن کھلیاں نہ
ماں کول دی جا کے رسیاں دا — وچ گردن پاک نشان رہیا

مروان جیہے سلطان بنیں — پیر سیدؑ بندی واں بنیں
دل میلیاں نخل اسا رہے لگے — سادات لئی زنداں رہیا

سچ بات نثار نے بول دتی — پیاسے نے حقیقت کھول دتی
وچ گھر دے نال دے قرآن رہیا — پر دل وچ نہ ایمان رہیا

نوحہ نمبر

ردا ہے سر پہ نہ بھائی کا سر پہ سایہ ہے

ردا ہے سر پہ نہ بھائی کا سر پہ سایہ ہے
الٰہی خیر ہو بازار شام آیا ہے

وہ جس کی شادی کا سامان ہی نرالا تھا
وہ جس کو ماں نے بڑی منتوں سے پالا تھا
کہاں سے کون سی مہندی لگا کے آیا ہے

ردا ہے سر پہ نہ بھائی کا سر پہ سایہ ہے
الٰہی خیر ہو بازار شام آیا ہے!

وہ جس کے پھول نشان رضائے یزداں تھے
وہ سہرا مادر قاسمؑ میں جس کے ارماں تھے
ستمگروں نے اسے خاک میں ملایا ہے

ردا ہے سر پہ نہ بھائی کا سر پہ سایہ ہے
الٰہی خیر ہو بازار شام آیا ہے

نوحہ نمبر

قیدی ہو کے تمام لوں چلیاں نانا تیریاں لاڈلیاں

قیدی ہو کے تمام لوں چلیاں نانا تیریاں لاڈلیاں

ننگے سرتے پیدل ٹریاں ہائے نازاں والڑیاں !
کربل دے وچہ ہر پاسے ہائے کفر دی بدلی چھائی اسے
دادی جان شہیداں نے اپنی دین دی آن بچائی اسے
کی کی آل نبیؐ تے سر تے ہائے مصیبتاں جھالڑیاں !
قیدی ہو کے شام نوں چلیاں نانا تیریاں ......
رنگیلی جوانی اکبر دی ہائے موت نے دار چلایا سی
امت نے ہائے شاہ دے سینے ڈاڈھا پھٹ لایا سی
چھائیاں بدلاں وانگوں شامی فوجاں ہائے لڑائیاں
قیدی ہو کے شام نوں چلیاں نانا تیریاں !
واہ مولا تیری بے پرواہی عابد قیدی ہویا سی !
پیریں بیڑیاں طوق گلے وچ خون دے اتھرو رویا سی !
آج خود قیدی ہو گیاں تیرے ناز اٹھاون والڑیاں !
قیدی ہو کے شام نوں چلیاں نانا تیریاں !
ایک گھٹ پانی لئی معصومؑ تے حرمل تیر چلایا سی !
رہ گیا جھولا خالی اصغر گوڑی نیند سُوایا سی !
کرکے یاد پئیاں روندی صغراں گھریاں دکھاں والڑیاں
قیدی ہو کے شام نوں چلیاں نانا تیری لاڈلیاں
بالی سکینہ رو رو کہندی چاچا پانی لے دی آ !
خشک زباں تے دل پیا ڈبدا آ کے میری پیاس بجھا
نہ چاچا نہ پانی آیا میں راہواں دے وچہ کھڑی آں !
قیدی ہو کے شام نوں چلیاں نانا تیری لاڈلیاں !

کیتی جان ظفر نذرانہ شگناں دے دن قاسمؑ نے
سہرا مکھ تے خون دا لایا ترس نہ کیتا ظالماں نے
کھیڈی خون دی ہولی ظالماں رُل گیاں سہرے دیاں لڑیاں
قیدی کرکے شام نوں چلیاں نانا تیریاں لاڈلیاں!

نوحہ نمبر
ننھے اصغر دا گلہ تے حرملا دا تیر سی!

ننھے اصغرؑ دا گلہ تے حرملا دا تیر سی
خالی جھولا دیکھ چیخاں ماردی ہمشیر سی

کربلا دے کوفیاں نوں آیا نہ خوف خدا
سر توں چادر لائی ہائے زینبؑ تطہیر دی

ننھے اصغرؑ دا گلہ تے حرملا دا تیر سی
خالی جھولا دیکھ چیخاں ماردی ہمشیر سی

پاکے ہتھاں تے جدوں لائے سی اصغر نوں حسینؑ
ویکھ کے روئی سکینہؑ لاش اپنے ویر دی!

ننھے اصغرؑ دا گلہ تے حرملا دا تیر سی
خالی جھولا دیکھ چیخاں ماردی ہمشیر سی

بے گئے پیراں دے وچہ چھالے قید ہو کے جب ٹرے
ہائے تتی ریت سادی۔ قافلہ شبیرؑ سی!

ننھے اصغرؑ دا گلہ تے حملہ دا تیر سی
خالی جھولا دیکھ چیخاں مار دی ہمشیر سی

دیکھ کے بازو کٹے عباسؑ دے بولے حسینؑ
ظالموں کیوں مار دیا اے ایہدی کی تقصیر سی
ننھے اصغرؑ دا گلہ تے حملہ دا تیر سی
خالی جھولا دیکھ چیخاں مار دی ہمشیر سی

شام دے بازار وچ ہو قید آئیاں بیبیاں !
وال کھلے خاک سر وچ لکھیاں اے تقدیر سی
ننھے اصغرؑ دا گلہ تے حملہ دا تیر سی
خالی جھولا دیکھ چیخاں مار دی ہمشیر سی

پا کے ہتھاں تے جدوں لا کے سی اصغر نوں حسینؑ
دیکھ کے روئی سکینہؑ لاش اپنے ویر دی
ننھے اصغرؑ دا گلہ تے حملہ دا تیر سی
خالی جھولا دیکھ چیخاں مار دی ہمشیر سی

یاد کر کے ویر نوں صغرا نے رو کے یہ کہا !
جان صدقے میں کراں ہو خیر میرے ویر دی
ننھے اصغرؑ دا گلہ تے حملہ دا تیر سی
خالی جھولا دیکھ چیخاں مار دی ہمشیر سی

کربلا وچ ظلم دا کہرام ہائے مچ گیا !
نیزے تے شبیر دا سر ظلم دی آخیر سی !
ننھے اصغرؑ دا گلہ تے حملہ دا تیر سی
خالی جھولا دیکھ چیخاں مار دی ہمشیر سی

عابد بیمار سی لاچار سی قیدی ہوا!
طوق سی ہائے گلے وچہ پیراں وچہ زنجیر سی
ننھے اصغر دا گلہ تے حرملا دا تیر سی!
خالی جھولا دیکھ چیخاں ماریاں ہمشیر سی

فاطمہ زہرا دا چمن وچہ کربلا دے لٹ گیا
ظالماں نے ہائے رنگ لئی خون وچہ شمشیر سی
ننھے اصغرؑ دا گلہ تے حرملا دا تیر سی
خالی جھولا دیکھ چیخاں ماریاں ہمشیر سی

کوفیاں دا زوری تے دن سی دسویں دا ظفر
لٹ گئی ساری کمائی ہائے میرے پیر دی
ننھے اصغرؑ دا گلہ تے حرملا دا تیر سی
خالی جھولا دیکھ چیخاں ماریاں ہمشیر سی

نوحہ نمبر

صغرا دا بابا کربل وچہ بنکے جدوں مہمان گیا

صغرا دا بابا کربل وچہ بنکے جدوں مہمان گیا
لج نبیاں دی رکھ لئی مولا بچڑے کر قربان گیا
ماں پانی رنج شیر دی پیتیا پیاسا گلہ تیر نے کیتا
اس دنیا توں رہا اصغرؑ لیکے خشک زبان گیا

لعل خشک رگھاں دا گرم لہو اے بلیاں تے دو گھڑی خوش ہوئے
تہ مل ظلم دا تیر چلا کے ظلم دی لتہ پا کمان گیا
کھچیا تیر تے رنگیا چہرہ، اجڑ گیا رباب دا ویڑہ
ناحق خون زمیں نہ جھلے نالے کمب اسمان گیا
لاش ہتھاں تے پتر دی چالی چھوٹی جہئی اک قبر بنائی
دفنا کے ہائے ہر ہر ویکھے چھپ دا قبرستان گیا
سینے دل وچہ رجھی لہہ گئی زینبؑ روندی نال تے بہہ گئی
کھل گئی رگ رگ تے ضعیفی آ گئی ماریا پتر جوان گیا
پھل کھچیا تے قاصد آیا، اکبر نے ہائے رنگ بدلایا!
صغراؑ ویر دے راہ پئی ویکھے تو ٹر جیدے ہائے مان گیا
لاش چکے نہ پئی جاوے قدم قدم تے کمر لڑاوے
غم پتر آندے راہ مکاندے صابر صبر دکھان گیا
اکو وخ تیر تے رنگیا چہرہ، عباسؑ نوں بین توں لہا وکھیرا
نال باہواں تاں آسرا کوئی موت وی نظر پہچان گیا!
تیراں کیتی مشک پامال اے ڈل گیا پانی آیا خیال اے،
مر جاون گے بال پیاسے غازی لے گل جان گیا
عرش توں سہرا رب نے گھلیا۔ دولہا بنکے قاسمؑ چلیا!
راہ وچ بنکے تیر۔ برائی جنج دا بدل عنوان گیا!
لاش قاسمؑ دی بن گئی گٹھڑی وچہ پردیس دے کبری اجڑی
اک دن وچہ جہیڑی بیوہ ہوئی اہ ندا اجڑ جہان گیا!
کربل والے خونی بن دچہ دچہ تیر ہزاراں تن وچہ

امنخ اگلا ہاک سچ ریت گرم تے رہیل توں اتم قرآن گیا
سجدے دے وچہ پاک نمازی، کیتا اپنے رب توں راضی!
پتر کہواکے سر کٹوا کے دین تے کر احسان گیا!
خیمیاں توں ہائے اگاں لا کے لٹیا گھر زہرا دا جا لکے
بیڑیاں دے نال اک اک ظالم سر توں چادراں لہان گیا
بچہ سکے اہائے ظالم، تنہائی دا وچ کے عالم!
چاندی واری رخساراں تے نیلے بالنشان گیا
کربل وچ کہتی توں وچھڑی آگئی لاش تے ہی بچڑی
تیراں نے بچڑی ملن نہ دیتی دل وچہ رہ ارمان گیا
لتھی وہ بردی لاش تے آکے وچہ غازی دا توپ ٹکے
لٹے ہتھ زینب دے پڑھے عرش تے کمپ میدان گیا
بچے ڈکرے ویکھ مائواں چپ کرکے ہائے بھریاں ہاواں
معراج مسافراں دا ہائے راہ وچہ بن دا قبرستان گیا

نوحہ نمبر

خون کے آنسو رولاتی ہے ادا بے شیر کی

خون کے آنسو رلاتی ہے ادا بے شیر کی!
رو کے لکھ قلب دو عالم پہ کہانی تیر کی!
بے زباں کے مسکرانے سے لعیں رونے لگے
بخشے ضرورت کیا علی اصغرؑ کو تھی شمشیر کی

دیکھ کر بچے کی حالت اَشقیا تھرّا گئے!
خون رویا آسماں! کاپنی کماں بے پیر کی!

بند تھے اصغرؑ کے لب اٹھا تھا طوفان بیان
مسکراہٹ نے ستم کی داستاں تحریر کی

خاکِ صحرا الاماں شبیرؑ پر سایہ کرے!
ظالموں نے چھین لی تسمیہ داماں شبیر کی!

قافلہ آلِ نبیؐ کا قید ہو کر جب چلا
عرش سے تا فرش آتی تھی صدا تکبیر کی

نوحہ نمبر

لاش حسینؑ تے بالی سکینہؑ رو رو کہندی!

لاش حسینؑ تے بالی سکینہؑ رو رو کہندی رہی اے!
ویکھ لے بابا قیدن بن کے زینبؑ جاندی پئی اے
جگر حسینؑ دا پارے ہویا تیراں بھلاں وانگ پروِیا!
لینے پاک لہو دی مہندی قاسمؑ نوں لگ گئی اے
یثرب ڈے ول راکبے جائیں صغراں نوں پیغام پوچائیں
برچھی تیرے ویر اکبرؑ دا سینہ کلیجہ آ گئی اے!
چین بچیڑا ہن ہوش سنبھالیں امت اگاں لائیاں نے
شرپے بے ہوشی عابدؑ تائیں زینتؑ اسے گل کہی اے

بالڑا وین کر دے ویرے اصغرؑ شام پئی گھر آیوں نہ
رہیا گھم دی قبر اندھیری لئوں بچھڑ مل لئی اے
کدے سکینہؑ ظالم لوکو پانی دا اک جام دیو!
بیڑی میرے ویر بھانی دی صبا ہر دی تپ گئی اے
ہائے مقتل دے وچہ آکے آکھیا زینبؑ نے کرلا کے
ویرا دی لاش تے کی میں پاواں چادر دی ترٹی اے
بی بی زینبؑ وین وین کہندی شام گئی
ویر علمبردار دی ہائے لاش تڑپ دی پئی اے
پاک محمدؐ سوہنے دی ہائی قیدن ہو کے زہراؑ جائی!
شام ویلے وچ شام دے ہائے خطبہ پڑھدی پئی اے
ادھی راتیں وچہ اندھیرے کلیاں قید نبھا کے تے
ہائے سکینہؑ بابا بابا کہندی ہی مر گئی اے
کر کے منہ مدینے دے ول دیندی اے کلثومؑ دہائیاں
ویکھ لے نانا وچہ کچہری زینبؑ سدی گئی اے
دیکھو لوگو اوسے گھر نوں ساڑیا کلمہ گویاں نے
جس گھر توں ایمان دی دولت ہو کے لوکاں لئی اے
ظلم کر نیلے ظالم ہائے فتح ہوئی مظلوماں دی!
ملائی صابراں دے سر اتے چوپے گئی اوہو ہی اے
ہائے دلاورا اوسے گھر دے پاک چراغ بجھائے نے
جس گھر کولوں ظالم لوکاں دل دی روشنی لئی اے

نوحہ نمبر

زہراؑ جائے ویرن میرے وچ پردیس دے مار مکائے

زہراؑ جائے ویرن میرے وچ پردیس دے مار مکائے
ہائے ہائے سر لتھن چادر لہہ گئی کون میری امداد لوں آئے

ہتھ نہ کنبیا، تیر چلایا
اصغرؑ نوں ظالم تڑپایا
مل کے خون اصغرؑ دا منہ تے سید بیٹھا قبر بنائے

گل دا زخم دکھا جا اصغرؑ
اپنا حال سنا جا اصغرؑ
خیمے اندر خالی جھولا دکھیا ماں دا دل تڑپائے

سانگ ظالم دی دل وچ کھب گئی
شکل رسولؐ دی خون وچ ڈب گئی
اس ویلے نوں اکبرؑ قاصد کی صغراؑ دا حال سنائے

پتر دے داغ نے کمر جھکائی
صبر دی شان امام دکھائی
ڈیل شیر جوان دا لاشہ چک کے آپ حسینؑ لیائے

پہنچے گھر وچ دل گھبرایا
وعدہ کر کے ویر نہ آیا!
صغرا آکھے اکبرؑ آ جا! بھین تماڑی مر نہ جائے

صغراؑ آکھے اکبرؑ آ جا! بھین بنا نڑی عرض نہ جائے
پتر بھتیجیاں دے غم سہہ گئی
پہریاں جوگی زینبؑ رہ گئی!
ویرے ویر عباسؑ نوں کوئی! نہر تے جا کے آکھ سنائے
دیکھ کے لاشاں بی بی روئی
ہائے رہیا نہ باقی کوئی
چارے پاسے دشمن وسدے کون مسافراں نوں دفنائے
رات نوں اٹھ اٹھ روے سکینہؑ
آوے یاد حسینؑ دا سینہ
نال دیواراں سر ٹکرا کے بابا بابا پئی کرلائے
گھر لٹیا بربادی ہوئی
وارث مر گئے بس نہ ہوئی
داغ بہتر لے کے دل تے ٹریئی زینبؑ دیس پرائے
قیدی ہو کے زہراؑ جائیاں
سر ننگے کوفے وچ آئیاں
ستم دی ماری ہر شہزادی منہ والاں دے نال لکائے
شام والا بازار نہ بھلیا
عابدؑ نوں دربار نہ بھلیا
بی بیاں دی لٹ شہر تے ستیا مردے دم تک نیر وہائے
دو جگ دی شہزادی قیدی
ہائے پیغمبر زادی قیدی

دیکھ آثر اسلام دی خاطر
خطبے وچ دربار سنائے

نوحہ نمبر

وسدا شہر مدینہ چھڈ کے سید کربل آیا اے

وسدا شہر مدینہ چھڈ کے سید کربل آیا اے
رُل گئے دین دے وارث یارب امت خوب ستایا اے
حلق پیاسا بانو شاہ دا چیر گیا ہائے دل زہراؑ دا
گود رباب دی ہو گئی خالی تیر نے حشر دکھایا اے
نیچھے دے وچ زہرا جائی اکبر نوں پوشاک پوائی!
ٹوریا اک جنازہ زینبؑ بیبیاں خوب سجایا اے
مقتل دے وچ اکبر جا کے ڈگیا کھل برچھی دا کھا کے
رب جانے کیویں لاش نوں لے کے شاہ خیمے آیا اے
آ گئی لاش تے زہرا جائیاں منہ ویکھن اکبرؑ دا آئیاں
ویکھ کے پتر دی لاش نوں ماں نے ڈھیا وین سنایا اے
روندی ماں نے کھولے وال اے حیدری سینہ منہ دے نال اے
خون اکبر دی مہندی لا کے ماں نے شگن منایا اے
جلد کوئی پیاسہ رو دسے غازی دے دل نوں جگر ہو دے
ویکھ کے حالت معصوماں دی علم تے مشک نوں چایا اے

جیہڑا تیر مشک ول آوے جسم تے روکے مشک بچاوے
کھا کھا تیر غازی نے سینہ زخمی ڈھال بنایا اے
جیہڑا تیر اہتھ وچہ آوے ویر حسن دی شکل بناوے
بین پئی لکھے سید نوں ہائے قاسم ویپ وڑایا اے

دیر لوں کہندی دھی زہرا دی وکھری منزل ہر شہدا دی
میرے لال نہ دیکھے آون تیرا صدقہ لایا اے
نہ غازی نہ اکبر قاسم اجڑے گھر دا دیکھیا عالم!
چڑھیا زین تے سید کلا کسے نہ آن چڑھایا اے

مقتل وچ احمد دا نواسہ دیندا نئیں تین دن دا پیاسا
گھوڑیاں دے پیراں نال ظالم ریتاں وچہ رلایا اے
بعد حسین اے ظلم دی ہوئے سڑ گئے خیمے بال وسی لمد
ہر اک سید زادی دا ہائے ظالماں برقعہ لہایا اے

لاش تے آئی پیاری سکینہ چم چم رکھے پیو دا سینہ
ہو گئی ملیں یتیم طمانچے مار کے شمر ستایا اے

نوحہ نمبر

لشکراں وچ بھیناں نوں۔ اک جان وسدی ویر دی
منگدیاں نے خیر جرماں۔ زینب دل گیر دی
وسدا سی بھرپور وہڑا کھا گئی کس دی نظر
ہو گئی برباد بستی کس طرح شبیر دی

جیہڑے ہاشم دے محلے کل اج سن رونقاں!

اوتھے اُج فریاد صغراں دی کلیجہ چیردی
وِچ حویلی ہاشمی تیر دِہے تے وسا اجندا
صغریٰ تکدی رہ جواناں نوں موڑے ویردی

صغراں بی بی کیتیاں انتظاراں رات دن
پر سکینہ دانگ نوں چھاتی نہ دیکھی ویر دی
مرگیا اکبر تے بی بی تیرا قاصد پہنچیا
گل نہ اکبر نے سُنی صغریٰ تری تحریر دی

لگ پیا پیاسا کرن غازی دیاں باہیں تلاش
لاش بن یا نہ وجود یکھی حیدری تصویر دی
لاش قاسم ماں دیاں آساں دی گٹھڑی بن گئی
پالئی چادر دے وِچ مولا نے ثانی ویر دی!

بھیج کے صغراں نوں ماں پھیلا کے جھولی آکھیا
رکھ لوے اصغر خدایا لاج میرے شیر دی
اوسے تھاں لویں کیہوں نشانی لالی اے ظالماں!
جہڑی تھاویں لاش دفنائی گئی اے بے شیر دی

نامہ بر دس شہ لکھے ہین نال یہ چھی دے جواب
پاک ورتے لوک مولا حرملا دے تیر دی!
کس طرح لڑیا گئی ابھلا او ذوالجناح یاد تا
پیر دُلدل دے پکڑ بیٹھی سی دھی شبیر دی
ایسا تے سجدہ کدی ہویا نہ سی رب دے حضور!
سر ہے سجدے وِچ تے سر تے دھار سی شمشیر دی

نوحہ نمبر

اِک مظلوم دے تن تے بارش تیراں دی

اِک مظلوم دے تن تے بارش تیراں دی
جیٹھ دی گرمی چھاں سر تے شمشیراں دی
ترس نہ آیا تیر چلایا
اصغرؑ پیاسا ماں نہ مکایا!
رہ گئی جگ وچ یاد حقلے بیراں دی
صغراؑ آ جا گل نال لاواں!!
اکبرؑ جیویں ہیں مر جاواں!!
صغراؑ خیر مناوے اپنے ویراں دی
دین دی خاطر سر کٹوایا!!
نیزے تے قرآن سنایا
لوک اَجے دی گل کردے تفسیراں دی
دَرداں ماری دَردو نڈا وے
زینبؑ بی بی لٹن پرچا دے
روندیاں بیٹھیاں رات گئی دلگیراں دی
عابدؑ کیویں طوق سنبھالے!
رس رس پین پیراں دے چھالے
روندے نال ونالڑی زنجیراں دی!

پنجتن دی جاگیر دی وارث
بے پردہ تطہیر دی وارث
قیدی ہو گئی موت رلائی ویراں دی
گھر برباد بتول دا ہویا!!!
کنبہ قید رسول دا ہویا!
زینبؑ تے منزل آ گئی تشہیراں دی
ویر دی لاش تے روندی آئی!
رو رو آکھے زہرا جائی!
بن چادر ہے موت تری ہمشیرا دی!
گردن کیوں شبیرؑ کٹائی!
زینبؑ کیوں دربار وچ آئی!
سوچ اثر کیوں لٹ پئی تقریراں دی

نوحہ نمبر
رو آکھے دکھیا زینبؑ

رو آکھے دکھیا زینبؑ — میرا جن ویرن ناطق قرآں!
پیاسا مارہ یا کوفیاں یا رب — میرا جن ویرن ناطق قرآں
ٹٹ گئی کمر شاہ فرمایا، غازی ڈیرہ نہر تے لایا!
خیمے علم عباسؑ دا آیا، میرا جن ویرن ناطق قرآں!

شکل نبیؐ دی لاش تے آیا ✧ بے کس زخمی تے تڑپایا!
سینوں نہ چھپی کڈھ کے آیا، میرا چن ویرن ناطق قرآن

دیکھ اے نانا ظلم کی ہویا! ✧ گودی ہیو دے اصغرؑ مویا
کوفیاں تیراں دا وچ پہ دیا، میرا چن ویرن ناطق قرآن!

دیوے زینبؑ بھین دہائی! ✧ ہوکے مہاناں آ گھر بھائی
ہائے ہائے مینوں موت نہ آئی، میرا چن ویرن ناطق قرآن

ہتھیں اصغرؑ نوں دفناوے ✧ دین اسلام دے بھاگ جگاوے
نیزے تے قرآن سناوے، میرا چن ویرن ناطق قرآن!

راکب دوش محمدؐ والا! ✧ رتبہ جس دا ارفع و اعلیٰ
ماں دیاں اکھیاں دا اجیالا، میرا چن ویرن ناطق قرآن

وچ گودی زہرا دی پلیا ✧ ہائے ہائے مڑ کے گھر نہ ولیا
نوک سناں تے چڑھ کے چلیا، میرا چن ویرن ناطق قرآن

کلمے گویاں بانہیں لائیاں! ✧ قیدی بنیاں زہرا جائیاں!
دیوے زینبؑ بھین دہائیاں، میرا چن ویرن ناطق قرآن

شاہ دے دل تے داغ بہتر ✧ حق دا سجدہ گل تے خنجر
زینبؑ دیکھیا سارا منظر، میرا چن ویرن ناطق قرآن

سن دے ظالم لوک ہزاراں ✧ آکھے زینبؑ وچ بازاراں
رل گیاں تیرے پردے داراں، میرا چن ویرن ناطق قرآن

کیویں مدینے جاواں گی ہیں ✧ کی جا منہ دکھلاواں گی ہیں
چین کدی نہ پاواں گی ہیں، میرا چن ویرن ناطق قرآن

جو رب سائیں کرم کماوے ✧ بی بی زینبؑ جا فرماوے
دین مراداں حلیم جا پاوے، میرا چن ویرن ناطق قرآن